

منشی موہن لال صاحب
صدیق بک ڈپو - امین آباد لکھنؤ
طبع شد
قیمت ایک روپیہ

بیشتر طبقے کے ہنگاموں سے ملک کی تباہی۔ عجیب و غریب حیرت انگیز واقعات مختلف جماعتوں کے لیڈروں کا دلچسپ مکالمہ زبان اعلیٰ درجہ کی۔ اگر قصہ سے قطع نظر کی جائے تاہم ادبی حیثیت سے کتاب دیکھنے کے قابل ہے۔ لکھائی چھپائی نفیس قیمت ۸

سراب فیشن

فیشن پرستی کے مہلک نتائج۔ اغیار کی تقلید کا قابل عبرت نتیجہ۔ موجودہ تعلیم اور کاروبار تجارت کا موازنہ۔ ایک ہندوستانی نوجوان کا ایک یورپین لیڈی سے شادی کرنا اور آخر میں اس بیوفا کے سلوک سے دست حسرت ملنا۔ قصہ کے اور بہت سے اندرونی تصلح بھی مکالمے آگئے ہیں۔ اکل حلال کی فضیلت ذہن نشین کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ اسکا پڑھنا اخلاق پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ قیمت صرف ۸/

طوفان زمین

جولیس ورن مشہور ناول نویس کے ایک جغرافیائی ناول کا ترجمہ۔ ارشد تھانوی کے قلم سے جو دل آویزی اور زبان کے اعتبار سے قابل دید ہے۔ ایک یورپین بازی لگا کر اسی دن میں تمام دُنیا کے گرد گھوم آتا ہے۔ اس سفر میں اسنے جو جو عجائب و غرائب دیکھے سب اس کتاب میں ناول کے پیرایہ میں درج ہیں۔ لکھائی چھپائی نفیس قیمت ۸/

آثار سانچی

بھوپال کے قریب سانچی نامی ایک تاریخی مشہور مقام ہے وہاں کے مناظر بے حد دلفریب ہیں بعض شکستہ عمارات اور کھنڈرات میں قدیم نقاشی اور فن مصوری کے جو جو نمونے پائے جاتے ہیں۔ انھیں دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ زمانہ گذشتہ میں کیسے کیسے ماہرین فن موجود تھے بودھ مذہب کے معبد گنبد اور مینار اب تک موجود ہیں جنکے دیکھنے کے لیے امریکہ اور جرمنی تک کے لوگ آتے ہیں اور یہاں کے تاریخی حالات اور معلومات سے مالا مال ہوکر جاتے ہیں۔ اور انکی اشاعت کرکے لاکھوں روپیہ پیدا کرتے ہیں۔ جناب ارشد تھانوی نے وہاں کی سیر سے لطف اندوز ہوکر وہاں کے تاریخی حالات اور نقش و نگار کو اپنے مخصوص شاعرانہ انداز میں صفحات کاغذ پر نمایاں کیا ہے۔ کتاب مصنف کی طبعزاد نظم و نثر سے آراستہ ہے۔ کاغذ سفید عمدہ لکھائی چھپائی پسندیدہ قیمت ۸/

پتہ:۔ صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

انقلاب قسطنطنیہ

پہلا باب

دو مسافر

سنہ ۱۹۱۸ء کے موسم بہار میں ایک دن شام کے وقت فلسطین کی سڑک کے کنارے جو مسجد اقصیٰ کی طرف چلی گئی ہے دو شخص زیر نخل بیٹھے ہوئے کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ کلام سے متوشح ہوا اُن میں ایک کا نام راعزنے اور دوسرے کا نام طہماز ہے۔ ایک ادھیڑ ہے اور دوسرا نوجوان رامز جسکا قیامت خیز شباب عالم سوز حسن تناسب اعضا قدرت کی بے نظیر صناعیوں کا ایک نمونہ ہے دونوں ترکی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ ادھیڑ شخص جسکا نام طہماز ہے نوجوان سے بولا۔

رامز! کچھ ہمیں بتاؤ تمھارے دل میں کیا ہے۔ مجھے تو معلوم ہوتا ہے تمھاری باتیں کچھ مذاق کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔

رامز۔ نہیں جناب۔ میں دل لگی نہیں کرتا۔ سچ کہتا ہوں۔ اس سال یہ حفظ کا

جانے کا قصد ملتوی کر دیا ہے۔

طہماز۔ اگر تم مکان کا عزم فسخ کر رہے تو یہاں بھی تمہیں چھوڑ کر جانے والے نہیں

راھز۔ میں آپ کو مجبور کرنا نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ میرے ساتھ زحمت اوٹھاؤ۔ بہتر یہ مکان جاکر اپنا کاروبار دیکھو۔ میرے ساتھ کیوں پریشان ہوگے؟ ۔

طہماز۔ اب یہاں رہ کر کیا ہوگا؟ جو کچھ دیکھنا تھا دیکھ چکے اور جو ہونا تھا ہو گیا۔ خلافت ممالک اسلامیہ اور اماکن مقدسہ پر ضرور آفت آنے والی ہے اور وہ کسی طرح ٹالے ٹل نہیں سکتی۔

راھز۔ رہنے کے اسباب تو شاید میں آپ کے گوش مبارک تک پہونچا چکا ہوں اُس دن مسجد اقصےٰ کے مجاوروں کی زبانی جو کچھ سُنا ہے اُس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ چار ہی پانچ ماہ میں فلسطین و شام اور جزیرۃ العرب کے حوالی پر عیسائی قوم کا تصرف ہو جائے گا۔ افسوس شام و فلسطین کا تمام علاقہ انبیاء سابقین کا مولد و منشاء ہے اس لیے اسلام نے اسکو مقدس و متبرک اور معراج نبوی صلعم کی پہلی منزل قرار دیا ہے مسجد حرام سے۔ مسجد اقصےٰ مسلمانوں کا قبلہ مدت تک رہ چکا ہے اور وہ اسکی طرف متوجہ ہوکر نماز پڑھتے ہیں۔ اور یہ نسبت کیا کم ہے کہ وہ سرزمین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دار الہجرۃ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کا مولد و مسکن ہے۔ اگر ہم نے اسلامی حکومت اور شوکت قائم رکھنے کے لیے اس قیامت خیز وقت پر اگر ہم لوگ یہاں ملک اور قوم کی جان نثاری کے لیے کچھ بھی کام کر سکیں تو ہماری زندگی کا مقصد حاصل ہے۔ خلافت مسلمانوں کا خالص مذہبی مسئلہ ہے اس لیے اس میں کسی غیر مسلم طاقت کی مداخلت مسلمان کبھی روا رکھنے والے نہیں ہیں۔

طہماز۔ ماشاء اللہ آپ کے خیالات پر قربان۔ کیا خوب بچوں کی طرح باتیں کر رہے ہو یہ ایک اہم مسئلہ ہے جو تم سے سمجھایا نہ کبھی نہیں سمجھ سکتا۔ مسلمانوں نے ان مسائل کی بابت اپنے اچھی خیالات صاف صاف ذمہ دار وزرا سلطنت برطانیہ کے کانوں تک بھی متعدد بار پہونچا دیے ہیں اور ان مسائل کے متعلق جس خوشخوانہ یقین ہی ہے دوران جنگ میں مسلمانوں کی دلجوئی بھی کی گئی مگر اُس کے خلاف

افسوسناک نتائج ظہور میں آرہے ہیں۔ اس لیے اب کیا ہو سکتا ہے اور تنہا تم کر ہی کیا سکتے ہو۔؟

راهز۔ گو آپ کا خیال صحیح ہے کہ ہم ایک دو شخص کچھ بنا بگاڑ نہیں سکتے۔ پھر بھی اہل فلسطین اور شام کے معزز باشندے اگر دشمنوں سے اپنا ملک بچانا چاہتے ہیں اور قومی حریت اور اسلامی جذبات کو منتشر ہونا پسند نہیں کرتے وہ ضرور اپنا مذہبی اقتدار باقی رکھنے کے لیے سینہ سپر ہو کر اٹھ کھڑے ہوں تو تعجب نہیں وہ ضرور اس بات کے دل سے کوشاں ہونگے کہ ممالک اسلامیہ و اماکن مقدسہ غیر مسلم طاقت کی سیادت یا انکے جبر سے پامال کر دیا جائے۔ پس اگر ہم لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تو ہم لوگ بھی ان کے پیچھے دشمنوں کی جماعت میں گھس کر اپنی نوکیلی تلوار کے جوہر دکھائیں گے اور ہر طرح اپنے مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس سے بہت کچھ ملک و قوم کو فائدہ ہوگا۔

طہماز۔ یہ تمھاری غلطی ہے کیا تم عیسائی طاقت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ کیا تمھیں معلوم نہیں سرویا۔ رومانیا۔ یونان۔ اٹلی جتنی طاقتیں ہیں ٹرکی کو پامال کر دینے کی فکر میں ہیں۔ انکی بے شمار فوج کا سیلاب جس وقت اسطرف امنڈ آیا فلسطین عرب اور شام پر کیا منحصر دیگر ممالک اسلامیہ کے باشندے اندرونی آزادی حاصل کرنے کے لیے خلیفۃ المسلمین سلطان ٹرکی کی سیادت سے منحرف ہو کر غیر مسلم طاقت کی سیادت کو قبول کرینگے۔

راهز۔ اسپر تو میرا بھی صاد ہے۔ اس سیلاب کو کوئی روک نہیں سکتا۔ کچھ دنوں میں قسطنطنیہ بھی مصر کی طرح مسلمانوں سے نکل کر ہمارا مذہبی اقتدار خاک میں ملا دیا جائیگا۔

طہماز۔ پھر کیوں اپنی جان پر خطرہ لا رہے ہو۔ اگر حیات ہے تو دینی اور دنیوی کام کرنا بیسیوں کام ایسے ہیں جن میں ملک و قوم کی ترقی متصور ہے۔

راهز۔ ایسا کام اور کون ہے۔ میں خانہ داری کی زنجیر میں جکڑا نہیں جا سکتا ہوں گرہستی کے دھندوں میں میرا دل نہیں لگتا ہے۔ میں ایک آزاد شخص ہوں کیوں دینی اقتدار کے قائم رکھنے کے لیے قربان ہو جاؤں۔

طہماز۔ اس طرح بے ٹھکی جان دینے سے کوئی فائدہ نہین۔ اپنے وطن چلو۔ کسی مہ جبین سے شادی کرو۔ خود بخود خانہ داری کے کامون مین دلچسپی پیدا ہوجائے گی۔

رامز۔ نہین مشفق۔ شادی کے نام سے نفرت ہے۔ ان بکھیڑون مین اپنے تئین پھنسانا نہین چاہتا۔ ہان اگر بھائی صاحب کی کچھ خبر سے کان آشنا ہوجاتے اسوقت شاید میرے خیالات مین تغیر ہوجاتا اور عقد کر لینے کا تہیہ کر لیتا لیکن اب اس بات کا تہیہ کر چکا ہون کہ جب تک اونکی کوئی خبر نہین ملتی تب تک دنیا کو منھ نہ دکھاؤنگا۔

طہماز۔ ایسا تہیہ کر لینا جاہلون کا کام ہے۔ اگر بھائی صاحب کی کشتی حیات بحر فنا مین غرق نہوگئی ہوتی زندہ ہوتے اب تک پلٹ آتے۔ آج چار پانچ برس سے جب انکی کوئی خبر ہی نہین ملی۔ تب اونکی فکر ہی کرنا عبث ہے۔

رامز۔ ایک طرح اونکی امید بالکل منقطع ہوگئی ہے لیکن کبھی کسی کی زبانی سننے مین آجاتا ہے کہ اُنکا خانہ حیات تاریک نہین ہوا ہے۔ کچھ دن ہوے کوئی شخص کسی گورنر کے دربار مین گیا تھا۔ لوگ کہتے ہین وہ اُنھین اپنی آنکھ سے دیکھ آیا ہے۔

طہماز۔ یہ خبر تو مین بھی سُن چکا ہون لیکن وہ جو کچھ کہتا ہے اوسپر اعتماد تو نہین ہوتا شاید یہ بھی کہتا تھا وہ عیسائی ہوگئے ہین۔

رامز۔ ہان یہ بھی سُننے مین آیا ہے۔ اسلام سے اُنھین نفرت ہوگئی عیسائی دین قبول کر لیا۔ لیکن عقل تو باور نہین کرتی۔ وہ اسلام کے سچے ہمدرد تھے۔ توحید کے قایل تثلیث کے ہمیشہ خلاف رہے۔ کیونکر اپنے دین برحق سے تارک ہوگئے۔

طہماز۔ درست ہے۔ مین اس بات کو مانتا ہون۔ اسی وجہ سے کبھی کبھی شک ہوجاتا ہے۔ یہ بتاؤ تمھارے بھائی سے اور بیت المقدس مین کسی بشپ سے کچھ جھگڑا اٹھا تھا کیا تم اسکا سبب جانتے ہو۔

رامز۔ جانتا کیون نہین۔ بیت المقدس کے بشپ نے مسجد حرام کی پاک

سرزمین پر سور ذبح کرنے کی نیت کی تھی - اُسوقت بھائی صاحب ہی نے کچھ لوگون کے روبرو کھڑے ہوکر اس کے ادب و احترام کے تقدیس مین وعظ کہا تھا اور لوگون کو آمادہ کیا تھا کہ اس سرزمین مین صحابۂ کرام کے مقدس مزار مین اس لیے فعل یہان نہین ہونا چاہیئے - چنانچہ لوگون نے بڑے جوش وخروش سے قابل احترام و متبرک زیارت گاہ کو بشپ کو اس فعل شنیع سے روک دیا - بشپ دل مین پشیمان ہوکر واپس گیا - بدنصیبی سے اس سال ہم لوگون کے ذمہ سرکاری مالگذاری کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا - بشپ دل مین بات لیے وہان کے قانون گو سے ملا اور اُسکی اعانت سے ہم لوگون کی زمینداری ضبط ہوگئی - برتن کپڑے اور دیگر خانہ داری کے اسباب نیلام کرائے گئے - برادرا عیسائی مظالم غریب مسلمانون پر دن رات ہوا کرتے ہین جسوقت مجھے وہ بات یاد آتی ہے بخدا کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے - مگر ہم لوگ تو ترکی مظالم سہنے کے عادی ہین - کہا جاتا ہے ترک جہان جاتا ہے - تباہی اور بربادی اس کے ساتھ جاتی ہے اور جہان وہ قدم رکھتا ہے وہان آبادیان ویرانون مین تبدیل ہوجاتی ہین لیکن یہ بات نہین تصویر کا دوسرا رُخ کچھ اور ہی کہتا ہے -

طھماز - بشپ کے اس مظالم کی داستان وہان کے گورنر کے کانون تک کیون نہ پہونچا دی -

رامز - بھائی صاحب اسی لیے گئے تھے - افسوس مقدر کی برگشتگی سے آج تک پلٹے ہی نہین - شفیق طھماز! جب ہم اپنی ریاست اور امارت کو کھو چکے - اس حالت کو پہونچ گئے تو اس فقیری حالت مین شادی کرکے خانہ داری کی زنجیر مین پھنسا اپنی جان ضیق مین ڈالنا ہے کہ نہین - اس لیے شادی کے نام سے میرے کان کھڑے ہوتے ہین - مین اس بلا مین دیدہ و دانستہ گرفتار ہونا نہین چاہتا -

طھماز - مگر صاحبزادے بغیر شادی کیے کام بھی نہین چلتا - ابھی تمھین راز و نیاز سوز و گداز کی لذت ہی نہین حاصل ہوئی - افسوس تمھین دنیا کی دلچسپ صحبت اٹھانے کا موقع نہ ملا برادرا عورت اور بال بچون مین بڑا لطف حاصل ہوتا ہے - خدا تمھین شادی کرنے کی توفیق دے -

راهز۔ آپکا فرمانا بجا ہے مگر پھر سے یہ نہیں۔
اس کے بعد اُسنے چاروں طرف دیکھا اور ذرا اسکا اطمینان کر لینے پر کہ کوئی آدمی قریب تو نہیں ہے۔ اسنے آہستہ سے کہا۔

راهز۔ سنا ہے یہاں انجمن اتحاد و ترقی قائم ہو چکی ہے۔ غیور۔ وطن پرست محترم انور بیگ اس انجمن کے بانی مبانی ہیں انور بیگ ایک شجاع اور با مروت افسر ہیں امید کی جاتی ہے کہ ایسے ہی وطن پرستوں کے ہاتھوں ملک آزاد ہو جائے گا۔ جبر و استبداد کا خاتمہ کیا جائیگا۔

طہماز۔ یہ خیال باطل دور رکھو۔ انور بیگ کی دال یہاں نہیں گل سکتی مجھے خطرہ ہے کہیں تم بھی ان سیکڑوں آدمیوں کی طرح جو وطن پرست تھے ظالم ارکان حکومت کے عتاب میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔ معلوم ہوتا ہے اسی لیے تمھاری قضا یہاں گھیر لائی ہے۔ مفت اپنی جان دیا چاہتے ہو۔

راهز۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے سروں میں حب وطنی کا سودا سمایا ہوا ہے جو ملک و قوم کی خاطر عزیز جان کی پروا نہیں کرتے۔ کاش ہماری طرح یہاں کے لوگ بھی وطن پرستی کے مفہوم کو معلوم کر لیتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے۔ اور وطن پر قربان ہونے سے تو ہماری روح خلد بریں کی سیر کرے گی۔ اس لیے موت سے ڈرنا ہی کیا۔

طہماز۔ اس حمق کو خدا کے لیئے دل سے نکال ڈالو۔ اپنے وطن کو پلٹ چلو یا پسند کرو تو حکومت کے صیغہ میں تمھیں کوئی عہدہ دلوا دیا جائے۔ ماشاء اللہ ذہین اور فاضل آدمی ہو۔ بے تکلف مجھ سے کہو۔ اور ایسی جہالت سے باز آؤ۔ یہ ایک ایسی روش ہے جو نہایت خطرناک اور لغو ہے اسمیں بجائے نفع کے مضرت ہی مضرت ہے۔

راهز۔ محترم دوست معاف کرو۔ شاہزاد ترقی پر چڑھنے سے مسترد ہیں اسلامی حریت قائم رکھنا چاہتا ہوں۔ مسلمانوں کا مطالبہ انصاف اور حق پر مبنی ہے اگر یوروپ کی سلطنتیں ہمارے مطالبہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں تو انکو یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کو کبھی امن اور صلح کی زندگی میسر نہیں آسکتی۔

طماز - کیا ہم تم دو آدمیوں کے ہمخیال ہو جانے سے اسلامی مطالبے اٹھا سکتے ہیں -

راهز - ایک اور ایک گیارہ ہوتے ہیں ہماری طرح سیکڑوں ہزاروں قومی اقتدار بحال رکھنے کے لیے اس انجمن ترقی و اتحاد میں شریک ہونگے اور آئندہ ہوتے جائیں گے - اور اسی طرح جب تمام مقبوضات اسلامی تلوار کھینچکر اٹھ کھڑے ہونگے تو کیا ممکن ہے جب اسوقت ہمارے جوش و خروش کو کوئی روک سکے گا - اور ہم اپنے مطالبات پر قادر نہ ہو سکیں گے - اسوقت میں لاکھو ترک خانماں برباد مارے مارے پھر رہے ہیں - کیا یہ ہمارا ساتھ نہ دینگے -

طماز - عیسائیوں کی تمام فوج کے سامنے تمھاری حقیقت ہی کیا ہے - وہ بحر بیکران ہے اور تم قطرہ کی برابری بھی نہیں کر سکتے - پھر کیونکر اتنا دشوار کام انجام دے سکتے ہو -

راهز - قطرہ قطرہ بہم شود دریا - اسی طرح جب ہماری طرح کروڑوں بندگان خدا اکٹھا ہو جائیں گے تو عیسائیوں کے دل بادل ہماری آندھی کی طرح چلنے والی توپوں کے سامنے منٹ بھر بھی تو ٹھیر نہیں سکیں گے - پیارے طماز اسمیں معصوموں کی چابکدستی نے جو تصویر کھینچ رکھی ہے وہ اسقدر مہیب ہے کہ اسکو دیکھکر جسم انسان میں خون اوٹنے لگتا ہے -

راهز - تمھاری راے بہت صائب ہے اسلامی دنیا ہمخیال ہو کر ایک ہو جائے تو ہو سکتا ہے - مگر ہونا ہی تو محال ہے -

راهز - ہمخیال ہونا کیا معنی ضرور ہونگے - جب ہمارے سامنے [illegible] کی گردن پر کند چھری چلائی جارہی ہے - جب ہزاروں [illegible] ترکی عورتوں بچوں اور ضعیفوں کے خون آلودہ اعضا دکھائی دے رہے ہیں - جب [illegible] سے ترکوں پر ظلم کیا جارہا ہے تو کیا انکی بےچینی اور اضطرابی کا اثر برقی روشنی کی طرح اسلامی دنیا میں ہو کیا محال ہوگا - ضرور قومی غیرت میں جوش ہوگا اسوقت مہذب دنیا اپنی تمام تہذیب اور شائستگی کے ساتھ اس قسم کے جان گسل مظالم کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیگی اور ہماری مدد پر [illegible]

چاند ہو رہا ہے۔ اِ قدرت نے کیا جامہ زیبی عطا فرمائی ہے۔ کمسنی، شباب اور لڑکپن کا رنگ ہی جداگانہ ہے۔ جوانی کے سرور اور شراب عشق سے آنکھیں چور ہو رہی ہیں رخسارے کنول کے تختے سے مشابہ ہیں۔ اُف کیسی شیرین او اُن سے لبریز چہرہ سے شہاب کی ہلکی ہلکی رنگت جھلک رہی ہے۔ اے بہشتی حور تو کس جرم میں قعر جہان کو ڈھونڈھ رہی ہے۔ راستہ تلاش کرتی ہے۔ راستہ سے گا میں تجھے راہ بتادونگا۔ خدا ایکبار مسکرا دے تاکہ یہ پژمردہ رخسارے گلاب کے پھولوں کی طرح شگفتہ ہو جائیں۔ اور تردد افکار کی گھٹائیں جو ترے گرد چھائی ہوئی ہیں دفع ہو جائیں مسرت سے چہرہ دمک اُٹھے۔

رامز نے اپنے دوست طماز کو رخصت کرکے وہ رات تو اسی بیابان میں کاٹی دوسرے روز لق ودق صحرا کی خاک چھانتا ہوا بمشکل مسجد حرام کی بستی میں پہونچا اور ایک مجاور کے مکان پر جس سے کبھی کی شناسائی تھی مقیم ہوا۔

مجاور کا نام علی یوسف ہے۔ مسجد حرام اور مسجد اقصےٰ اور دیگر اماکن مقدسہ کی حرمت بچانے کے لیے تمام قصبے کے مجاور سعید بک پاشا سے صلاح کرنے گئے ہیں سعید بک پاشا صوبہ دار اور ذی اثر شخص ہے۔ زیادہ تر جسکا قیام سالونیک میں رہتا ہے۔ سالونیک ایک خطرناک مقام بنا ہوا ہے۔ نئے ارکان حکومت کے خفیہ مخبر خائنوں کا پتہ لگانے اور اُنکو گرفتار کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

رامز نے اس مفہوم کو مدنظر رکھکر تاوقتیکہ اہالیان قصبہ اور مجاور پلٹ نہ آئیں اپنا قیام نہیں رکھیں گے اس لیے کچھ دنوں علی یوسف کے مکان پر بود و باش کی۔

علی یوسف کے مکان سے تفریح گاہ دور نہیں ہے جس روز سے رامز یہاں آئے ہیں روزانہ ٹہلتے ہوئے اُس تفریح گاہ میں جاتے ہیں۔ لہو و لعب کے متوالوں اور تماشائیوں کو یہ جگہ ایک نعمت ہے۔ روزانہ شام کے وقت یہاں جم غفیر جمع ہو جایا کرتا ہے۔ کوئی روشوں پر ٹہلتا ہے۔ کوئی بیچوں اور سبز گھاس کے قدرتی فرش پر بیٹھا ہوا دوستوں سے باتوں میں مشغول ہے۔ کوئی [illegible] کوئی کچھ کھا پی رہا ہے۔ اس طرح شوقین تماشائیوں کا دستور ہے کہ روزانہ یہاں آ

اور فرحت حاصل کرتے۔

آج رات زیادہ آ گئی ہے اتفاق سے تفریح گاہ میں ایک بنگا بھی نہیں۔ تاریکی زور پکڑے ہوئے ہے اور یہ مہردستان بیٹھی ہوئی کسی فکر میں اُلجھ رہی ہے۔

ہمارا دوست راز خدا جانے کن کن شہروں کا پانی پی چکا ہے۔ صد ہا مقامات کی پیمائش اس کے قدموں سے ہو چکی ہے اور نہ جانے کیا کیا دیکھ ڈالا ہے مگر اس دلستان کے گورے گورے چہرے کی جھلک اور زلف عنبر بار کی مہک دیکھنے سننے میں نہیں آئی۔ اُسنے اپنی زندگی میں بہت سی حیرت افزا باتیں مشاہدہ کی ہیں آج کی سی تعجب انگیز بات کبھی دکھائی نہیں دی۔ ہزاروں خوبصورت پری جمال عورتیں نظر سے گذرتی رہتی ہیں۔ کبھی اسکا پاکیزہ نفس متاثر نہیں ہوا۔ آج اس حسین وجمیل لڑکی پر آنکھ پڑتے ہی خواہ مخواہ سر اطاعت جھک گیا۔ کیوں؟ شاید اس کے حسن وجمال میں کچھ معنوی خوبیاں ہیں۔ جن سے اسکو اپنے قلب وجگر پر قابو نہ رہا۔ دل ہاتھ سے جاتا رہا بے اختیار منہ سے نکلا۔

بصورتے تو بتے گر آفرید خدا

تراکشیدہ ودست از قلم کشید خدا

یہ متفکر کیوں ہے؟۔ کونسا اسے غم ہے؟ کیوں کسی طرف آنکھ نہیں ڈالتی؟ آسمان پر کیا دیکھ رہی ہے؟ راز کس سے استفسار کرے۔ کون اس کے سوالات کی گتھیاں سلجھاوے۔ ان معموں کو حل کرنے والا کہاں ہے۔ البتہ اس دوشیزہ سے گفتگو کرنے کی نوبت آئے تو یہ پڑی ہوئی مشکلیں آسانی سے حل ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ شرم وحیا کی پتلی ایک اجنبی شخص سے کیوں ہمکلام ہونے لگی۔ راز تمہارا یہ منصوبہ بالکل بیجا ہے۔ کبھی کی تم سے شناسائی نہیں۔ ہاں اگر کوئی غیبی فرشتہ آجاتا تو تمہاری مشکل کشائی ہوجاتی۔ یہ بھی ناممکن ہے بہتر ہے صبر کرو صبر کا انجام اچھا ہوتا ہے۔

ہمارا دوست راز دوشیزہ کے پیچ وتاب میں پھنسا ہوا عمیق نظر سے اُسے گھور رہا ہے۔ اور کیا جانے کیسے خطرناک اندیشے دل میں جاگزین ہوتے

جاتے ہیں۔

کچھ دیر تک دوشیزہ کی نگاہ سطح فلک کی مساحت میں مصروف رہی جسکی وہ متلاشی تھی اُسکا سُراغ نہ لگا۔ رفتہ رفتہ آسمان کی خاک اُڑاتا ہوا اُسکا سمند نظر کسی دوسری سمت جا پڑا۔ دوشیزہ کے ہاتھ میں جست کا ایک سبوچہ تھا اُسے بآہستہ زمین پر رکھ دیا۔ پھر اپنے پژمردہ ہونٹوں سے ایک لمبی سانس لی اور آنسو کے دو قطرے اُسکے گل سے رخساروں پر ڈھلکتے ہوئے دوپٹہ کے آنچل پر گر پڑے۔

دوشیزہ نے پرنم آنکھوں کی تری پونچھی اور سبوچہ کو اُٹھا کر نہر کے پانی میں غوطہ دیا اور چاہا پھر کر اپنے مکان کا راستہ لے۔

اتنے میں کوئی دوسری نوعمر لڑکی سبوچہ لیے اُدھی نہر پر آئی اور اس دوشیزہ کا آنچل تھام لیا اور مسکرا کر پوچھا کیوں حمیدہ؟ تم پہلے چلی آئیں۔ میری راہ بھی نہیں دیکھی۔

دوشیزہ نے پلٹ کر دیکھا اور اُدھر اس نے بھی حمیدہ کا پیارا پیارا نام سُن لیا۔ نام کیا تھا آب حیات تھا اُس کے جسم میں ایک طرح کی توانائی آگئی۔ باچھیں خوداً کھل گئیں۔

حمیدہ منہ پھیر کر ہنسی اور جواب دیا۔ اری زہرہ! تو آن آئی۔ میں سمجھی تھی آج اپنے ناناجان کے گھر روٹیاں توڑے گی۔ میرے یہاں بھی ایک ناظر آئے ہیں۔ کھانا پکوانے کا انتظام کرنا ہے۔ میں نے کہا چلو پہلے پانی لے آؤں۔ پھر چولھے کا منہ پھونکوں۔

زہرہ۔ یاد رکھنا۔ یہ چال ہوئی ہے اب میں بھی تمہارے لیے نہ ٹھہروں گی۔ آج میں نے ایک اچھی خبر سنی ہے اب وہ بھی نہ کہوں گی۔

حمیدہ۔ [illegible] بات [illegible] مجھے میرے سر کی [illegible]

زہرہ۔ [illegible] اگر پہلے تم اسکی قسم کھاؤ تو بھی مجھے [illegible]

حمیدہ۔ تیری قسم کبھی تجھے چھوڑ کر نہ آؤں گی۔ [illegible] ساتھ [illegible]

زہرہ۔ اچھا سنو۔ آج ناناجان کے یہاں [illegible]

حمیدہ۔ بس یہی خبر۔ کونسی اچھی بات ہے۔ [illegible]

ہی آیا کرتے ہیں۔ اس سے ہوتا کیا ہے۔

زہرہ — نہیں بہن! بھلا ایسا ویسا تو نہیں ہے۔ ماموں جان نے تمہاری نسبت اُس سے گفتگو کی تھی۔ تمہارے ساتھ رشتے تمہارے شرکی وضع قطع اور بول چال سے پوری پوری واقف ہوں۔ اس سارے نے تمہارے رشتے کے لیے ماموں جان سے اصرار کیا ہے۔ بڑے اچھے ہیں۔ مجھے تو ظاہر ہوتا ہے جس وقت نانا جان ولایت سے مراجعت فرمائیں گے تمہارے ساتھ اُس کا عقد کر دیں گے۔

عقد کا نام سنتے ہی شرم و حجاب سے حمیدہ کی گردن جھک گئی۔ جواب دیا۔

چل دور ہو۔ ایسی بات کو منہ سے نکالتی ہے۔

یہ کہہ کر حمیدہ نے تکیہ اٹھا کر زہرہ پر پھینک دیا۔

زہرہ ہنستی ہوئی [illegible] کھڑی ہوئی اور [illegible] زبان کو حرکت دی۔

"بہن! غصہ [illegible] دیکھ لینا۔ ایک دن تمہارا اور اُس کا عقد [illegible] ہو کر رہے گا۔"

حمیدہ نے سر [illegible] کہا۔

"خالہ [illegible] رشتے میں کسی کا نام آیا ہے۔ کچھ تم نے سنا ہے؟"

زہرہ — سنا کیوں نہیں [illegible] اور بہن! تمہارا کان بھی [illegible]

حمیدہ — اچھا۔ خدا [illegible] کل انہیں دیکھنے ضرور جائیں گے۔ نانا جان کا نام لیتے [illegible] شاید [illegible]

[illegible]

[illegible]

" پتا بدو ہی غنفو ہے۔ اسکی اور اُسکی صورت بالکل تشابہ کھاتی ہے۔ ویسا ہی چہرہ مہرہ۔ ویسا ہی لانبا قد۔ اور ویسے ہی ہاتھ پاؤن ہین۔

حمیدہ۔ (بہت آہستگی سے) مین تو صورت سے ناآشنا ہون تونے دیکھا ہے بتا سکتی ہے۔

زہرہ۔ ہان مجھے تو وہی معلوم پڑتا ہے۔ اسوقت تم بھی اچھی طرح دیکھ لو۔

حمیدہ نے چہرہ پر دوپٹہ سنبھالکر کنکھیون سے اجنبی کی طرف بمشکل نگاہ اُٹھائی مگر شرم سے فوراً ہی نیچے جھک گئی۔

اسوقت رامز کی عجیب کیفیت تھی۔ ہائین کیا معاملہ ہے؟ کیون دل بے قابو ہوا جاتا ہے۔ دیکھنا رامز یہ پرخطر وادی ہے اسمین سیکڑون آزاردہ باتین پیدا ہونگی۔ ہاے مین کس کام کے لیے مکان سے نکلا تھا۔ انجمن ترقی و اتحاد کے ممبرون کی تلاش مین اپنا شہر چھوڑا اپنے خیالات کی اشاعت مین مارا مارا پھر رہا تھا اپنی جماعت بڑھانے کے لحاظ سے ممبرون کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور کہان اس جادو جمال نازنین نے قلب و جگر تک مسحور کر لیا۔ اب مجھ سے کوئی کام نہوسکے گا۔ تیر نظر کا مارا ہون زلف دوتا کا اسیر ہون۔ مجھ سے ملک و قوم کا کوئی کام نہین ہوسکتا۔ اس غارتگر دین و ایمان سب کچھ کھو دیا۔ تیغ ابرو نے میرے دل کو فتح کر لیا ہرگز نہین کبھی اسکی طرف رُخ نہ کرونگا۔ کیا عقل کھو چکا ہون۔ مگر مجھے تو اسنے اپنا شیدا بنا لیا ہے۔ اسکی صورت نے اتنا فریفتہ کر لیا ہے یہ بھی نہین جانتا مین کون ہون کہان ہون قائمان بر باد تو ہو ہی چکا تھا۔ اب کیا عشق کی ہتھکڑیان پہننا پڑا ہے۔ کیا پیارے وطن سے منہ موڑو۔ ناقسمت [illegible] لکھ دیتی ہے۔ [illegible] پکڑ کر آپ کو کیون کھوے جاتے ہو ابھی مشکلین بڑے بڑے [illegible] خبردار۔ ہوشیار۔ [illegible] اسکی چاہت چھوڑ دو۔ اور جس کام کے لیے بیڑا اُٹھایا ہے اسے فراموش مت کرو۔

[illegible]

[illegible]

حمیدہ اور زہرہ دونون نے ایک دوسرے کی طرف نگاہ ڈالی۔ زہرہ حمیدہ سے ہنسی کر رہی تھی اور حمیدہ مسکرا کر بات کا جواب دیتی جاتی تھی۔

حمیدہ بولی - چلو زہرہ دیر ہوئی جاتی ہے - گھر چلین -

زہرہ - اچھا - چلو - کل صبح اللہ نے چاہا اچھی طرح دکھادونگی -

حمیدہ اور زہرہ اپنے مکان کی طرف چلی ہوئین ادھر یہ نوگرفتار دام محبت پشیمانی ٹھونک کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتا ہوا اُس ظلمت کی گلی مین پلٹ کر غائب ہوگیا زہرہ اور حمیدہ پلٹ پلٹ کر دیکھتی جاتی تھین - مگر اوسکی صورت تاریکی کی وجہ سے محسوس نہوتی تھی -

تیسرا باب

دربار

مدت سے استنبول پر عثمانیون کی حکومت چلی آتی ہے اسوقت بھی وہ شاہی شہر کی حیثیت رکھتا ہے جابجا شاہی خاندان اور ارکان حکومت کی بستیان ہین - مساجد اور مدارس کی معقول تعداد ہے کسی زمانہ مین قریب قریب استنبول ایک اسلامی آبادی تھی - یہان غیر مسلم کم رہتے تھے عثمانیون کا قبضہ ہونے سے پہلے یہ استنبول ایک غیر آباد جگہ تھی اکثر وہ لوگ یہان آکے جمینون مقیم رہتے تھے جو غیر ملکون سے یہان آتے تھے مگر اب زیادہ حصہ یورپین قومون کا آباد ہے - جس سے اور بہترین آبادی ہوگئی ہے - البانیون بلغاریون کے بہت سے قبائل یہان بستے ہین اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے نام سے منسوب ہے اکثر یہ گروہ ون پر مسلمان مسافرون کو لوٹا کرتے تھے اس سے سچی سلطنتین اس بات کی درپے تھین کہ جو مظالم اسلامی حکومت نہ ہونے پر ہوئے ہین وہ انکا انتقام مسلم رعایا سے لین - مندرجہ بالا قبائل مین سب سے زیادہ سخت اور خطرناک جرجیس البانی کا گروہ ہے - مسلمانون کے لیے بلقان کے پہاڑون کی راہ کو انھین نے دشوار گذار کر دیا اسلیے اُنکو جلاوطن ہوجانا پڑا - اسوقت استنبول مین سچی حکومت ہے اور جرجیس یہان کا گورنر ہے - دربار لگا ہوا ہے - کچھ لوگ باادب استادہ ہین اور کچھ ارکان حکومت کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین - گورنر سگرٹ پینے مین مشغول ہے - فوجی لباس زیب تن ہے - سکوت چھایا ہوا ہے - قاعدہ ہے جبتک

جلیل القدر افسر گفتگو کا آغاز کرے ۔ کسی کا خود گفتگو کرنا داب حکومت کے خلاف ہے ۔ گورنر نے اپنے چیف سکریٹری کی طرف دیکھا اور کہا ۔

تم جانتے ہو یہ امر اہمیت سے خالی نہیں لیکن انگلستان اور روس کے شاہوں نے جو فیصلہ کیا ہے اسپر عمل کرنا لابدی ہے ۔ گو یورپ کی حکومتیں اپنے اپنے مقاصد کے اعتبار سے مختلف الخیال ہیں ۔ تاہم اس مقصد میں وہ ساعی ہیں کہ تمام دنیا خصوصاً یورپ کی قومیں ایک ذہن ہو جائیں ۔ اس وقت یورپ تمام براعظموں کا سرتاج ہے اسکی حکومت کا نقارہ تمام دنیا میں بج رہا ہے اس لیے ہم بھی اسکے آرزومند ہیں کہ ترکی حکومت یورپ میں جن جن مقامات پر پھیلی ہوئی ہے نکالکر عیسائی قوموں کے تصرف میں دیدی جائے ۔ اور رعایا دستور کے قابل ہو جائے ۔ عثمانی رعایا اس قابل نہیں کہ اسپر اسلامی حکومت ہو شخصی طرز حکومت نے ملک میں خطرہ ڈال دیا ہے اور دول یورپ خیالی تصرفات اور ترکی مظالم سے بچانا چاہتے ہیں اسلیے ترکی حکومت کو اپنے ہاتھوں سے کر ملک کو خطرہ سے بچانا لابدی ہے دراصل مشرقی اقوام عموماً اور عثمانی قوم خصوصاً حکومت کے قابل ہی نہیں ہے ۔

چیف سکریٹری ۔ ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حکومت کیلیے قابل اور عادل حکمران کی ضرورت ہے اگر یہ بات تمام ہو جائے تو سلطنت کی اصلاح جلد ہو سکتی ہے ۔

گورنر ۔ بہر حال حکومت کی اصلاح ہوتا ہے بغیر ملکی اصلاح سلطنت کبھی [illegible] اور بہبود نہیں ہو سکتے ۔ پارلیمنٹ کی راے پر کام کرنے سے حکومت کی پائداری متصور ہے ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

غیر ممکن معلوم ہو رہا ہے کہ عیسائی حکومت کا پھریرا ٹرکی کی جان نثار قومین اڑتے دیکھ سکین اور عیسائی حکومت قائم رہنے دین مین سمجھتا ہون ایک صدی کی متواتر کوششون اور ہنگامہ آرائیون مین بھی عیسائی حکومت کے پاؤن جمنا دشوار ہین۔

گورنر۔ (جرجیس) آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا سوائے دار العمارہ شاہی یعنی قسطنطنیہ کے ٹرکی حکومت کی بنیادین ہل نہ گئی ہین عثمانی سلطنت کے حصے بخرے کر ہی دیے گئے۔ صرف ٹرکی کی رعایا کیونکر اپنی حریت بچا سکتی ہے۔

چیف سکریٹری۔ خداوند! سلطان ٹرکی کے چار جلیل القدر افسر۔ انور بے۔ مصطفٰے کمال پاشا۔ نوری بے۔ اور ناظم بک۔ اپنی پوری طاقتون سے اٹھ کھڑے ہوئے ہین۔ اون مین قومی اسپرٹ اسقدر زوردار ہے کہ تمام دُنیا کے مسلمان اُن کے جذبات کے دلدادہ ہو رہے ہین اور کل قوم اُنکی طرف کھنچی جا رہی ہے وہ اسلامی دُنیا کی نگاہون مین سچے قوم پرست بہادر معلوم ہو رہے ہین اسلیے اُنسے مسلمانون کی بہت کچھ دلچسپی ہو رہی ہے۔

جرجیس۔ ہمیشہ ٹرکی نے اپنی رعایا کے ساتھ تباہ کن بدسلوکی روا رکھی ہے۔ اس لیے یوروپ کے حریت پسند کیون نہ اسکی خبر لین۔ ٹرکی معاملات مین مداخلت نہ کرین۔ آپ جانتے ہین فرانس الجیریا اور مراکش پر قابض ہے۔ بوسنہ دھرسک ہرزگووینا آسٹریا کے قبضے مین ہین۔ یونان نے سلانیک چھین لیا ہے۔ اٹلی نے طرابلس پر قبضہ کر لیا ہے۔ مصر انگلستان کے ہاتھ مین ہے ٹرکی املاک و مقبوضات پر جب اسقدر قبضہ ہو چکا ہے تو اب دول یوروپ کیون خاموش بیٹھے ہین۔ ارمینیا کو ٹرکی سے آزاد ہی کر لیا۔ جب اسقدر وسیع ممالک پر عیسائی قوم اپنا نقارہ پیٹ رہی ہے تو اب باقی ملک پر کیا ہمارا تصرف نہ ہو سکے گا۔ مسلمان ہمارا کچھ نہین کر سکتے۔

چیف سکریٹری۔ مگر خدا نہ کرے کہین اسلامی دُنیا مین مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی تو اسکا بجھانا ایک طرح سے بہت مشکل ہو جائیگا۔

جرجیس۔ جناب! عیسائی قومین حریت پسند ہین نہ ایسی دُفی سے حکومت کرنا

نہین چاہتین - مسیح کے نام پر شمشیر برہنہ اُٹھ کھڑے ہوئے ہین - دیکھ لینا کس بیباکی اور آزادی سے مشرقی ممالک مین سلطنتین قائم کرینگی - آتش حرب دہکنے دیجیے کچھ حرج نہین - خون کی دھارسے بجھادی جائیگی -

چیف سکریٹری - عیسائی قوم بلا کسی رُکاوٹ اور ہنگامے کے ٹرکی کا دوبلہ کردے یہ میری بھی غرض ہے - مگر جزیرۃ العرب اور اماکن مقدسہ اسلام پر قبضہ ہوجانا سہل کام نہین ہے - معاف کیجیے گا گذشتہ واقعات کی طرف نگاہ ڈالنے سے نظر آتا ہے جسوقت عیسائی قوم اسلامی مقدس مقامات پر تصرف جمانا چاہے گی اسی وقت شیدایان قوم وملت (تمام دُنیا کے مسلمانون) مین اضطراب اور بے چینی کا مادہ پھوٹ نکلیگا - اور اپنے مقدسہ مقامات پر فدا ہونے کیلیے طیار ہوجائین گے - کیونکہ اسلامی دُنیا مذہبی جذبات پر مبنی ہے -

جرجیس کی آنکھین سُرخ ہوگئین چہرے پر غیظ آلود پسینہ جھلک آیا - ذرا خشکی سے جواب دیا -

جناب! عیسائی لوگ اس معاملے مین آپ سے صلاح نہین چاہتے - جسوقت بیت المقدس مسجد حرام اور مسجد نبوی پر چڑھائی کے وقت اگر فوج بھیجنی ہوگی تو الجیریا - مراکش - سلانیک کی نئی حکومتین ہماری مدد کرینگی یا نہین -

چیف سکریٹری - کیون نہ کرینگی - الجیریا - مراکش - سلانیک کی عیسائی قومون کا خاص منشا ہی یہ ہے کہ پہلے اسلامی مقدس مقامات پر دخل کرلیا جائے اور مسلمانون کا شیرازہ توڑ دیا جائے - اور ہم لوگ تو جان نثار ہین ہماری خاص غرض تو یہی ہے کہ جزیرۃ العرب کو ٹرکی کے تصرف سے نکال لین اور اس مین صرف عیسائی رہین - مکہ - مدینہ - یا مصر - مین پر عیسائی حکومت کا پھریرا لہلہاتا نظر آئے -

جرجیس - بس یہی چاہیے - ان باتون کو یہین ختم کرو - اور کام کرنے کی سبیل نکالو -

یہ کہکر گورنر پاشا تعجب خیز خفیہ کی طرف متوجہ ہوا اور بولا -

غسل کا وقت آگیا ہے اور دربار برخاست کیا جاتا ہے - سرشام آپ پھر

مجھ سے پہلے کا کچھ خاص باتوں میں مشورہ لینا ہے۔ اور ہمارا افسر صاحب بک بہت بڑا افسر مدبر دار ہے۔ وہ ہر طرح طیار ہے۔ شام تک میں کسی کی زبانی اوسکے پاس جنگ کا بابت کہلا بھیجونگا۔

بادشاہ کاتب۔ جار شاد۔ بہادر صاحب بک شجاع اور اعلیٰ درجہ کا سپاہی ہے مجھ کو یقین ہے کہ حضور کے نام کے ساتھ تمام تاریخیں بہادر صاحب بک کے نام کی تعریف کرتی رہینگی۔

گورنر کرسی سے اٹھا۔ ساتھ ہی حاضرین بھی کھڑے ہوگئے۔ دربار کے اختتام کی خبر دینے والا نقارہ بجنے لگا۔ جرجیس نے اپنے خیمہ کی طرف مراجعت کی حاضرین بھی گھوڑوں پر سوار ہوکر اپنے کیمپ کو آئے۔ دربار کا دروازہ بند ہوگیا۔

باب ۴ چوتھا

مرشد سے ملاقات

رات کے وقت مسجد حرام کے وسیع میدان کے قریب کسی رفیع الشان عمارت کے پائیں باغ میں ایک طویل القامت عیسائی ٹہل رہا ہے۔ آسمانی سطح ماہ دو ہفتہ کی ضیا سے منور ہو رہی ہے۔ زمین پر چاندنی صاف چھٹکی اور بلاشکن چاندنی بچھی ہوئی ہے۔ باغ میں رنگ برنگ پھول کھل رہے ہیں شمیم عنبر بیز کی لپٹ سے باغ معطر ہو رہا ہے۔ نوجوان چہل قدمی میں مصروف ہے کہ اتنے میں کسی کے گانے کی آواز نے کان کے پردوں کو ہلایا نوجوان عیسائی اس دلکش آواز سے متاثر ہوا زیر نخل ایستادہ ہوکر اس نغمہ کا لطف اٹھانے لگا۔

کچھ دیر یہی کیفیت رہی۔ گانا بند ہوگیا اور نوجوان کسی کے انتظار میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اتنے میں باغ کے گوشے سے ایک شکل سفید کپڑوں میں لپٹی ہوئی نکلی اور آہستہ آہستہ بڑھنے لگی۔ نوجوان دیکھتے ہی بیتابی کے ساتھ اس سے ملا اور سوال کیا۔

نوجوان۔ کون ہے یا مرشد۔

نام سنتے ہی وہ انسانی شکل ذرا تیزی سے اور آگے بڑھی جیسے اسے کوئی شناخت

کا لفظ استعمال کیا پھر نوجوان کے سوال کا جواب دیا۔

خداوند مرخص ہی ہے۔

مرخص ایک کافوری خواجہ سرا ہے۔ اسکی آواز سنتے ہی وہ نوجوان اور بھی اضطرابی کے ساتھ آگے بڑھا۔ قریب پہونچتے ہی آواز دی۔

اُس ترک سے کیا تم سے ملاقات ہوئی تھی۔ تمھین دیر لگنے سے مجھے بہت اندیشہ تھا۔

مرخص - پیر مرشد! سخت پریشانی اُٹھانا پڑی۔ تب کہین پتہ لگا۔ غروب آفتاب سے مین اُسکی تلاش مین لگا۔ مین نے تمام اسلامی درگاہون کی خاک چھانی اُسکا نشان تک نہ ملا۔ مجبور ہوکے مسافرون کے اڈے کی راہ لی وہان بھی جانا بیکار ہی ہوا۔ کوئی پتہ نہ چلا حیران و پریشان ہاتھ جھلاتا قصر بلدز کو پلٹ رہا تھا۔ اتنے مین قصر امین صغیر کی مسجد کے احاطے مین زیر نخل کھجور ایک شخص چادر سے لپٹا زمین پر سوتا ہوا دکھائی دیا۔ غلام اُسکے قریب پہونچا متواتر آواز دینے پر اُسکی آنکھ کھلی اور وہ اضطرابی کے ساتھ اُٹھ بیٹھا۔ میری اُسکی آنکھ چار ہوگئی۔ مین پہچان گیا یہ وہی ترک ہے جسکی فکر مین حضور کئی روز سے لگے ہوے ہین۔

ترک کے حالات سُننے کا وہ نوجوان بہت ہی مشتاق تھا۔ مرخص کی لمبی چوڑی تمہید سُننا اُسے ناگوار ہو رہا تھا۔ گفتگو ختم ہونے پر اُسنے سوال کیا۔

"خیر۔ ان باتون کو رہنے دے۔ یہ بتا وہ ساتھ آیا ہے۔ اور آیا ہے تو وہ کہان ہے۔؟"

مرخص کو طول طویل جملے استعمال کرنے کی بہت بڑی مہارت ہے۔ چاہے کیسی ہی بات کیون نہو؟ وہ بلا کسی مبالغے اور دو چار جملے فضول استعمال کئے باز نہ آتا تھا۔

مرخص بولا۔ خداوند۔ ساتھ ضرور ہے مگر دل سے نہین آیا۔ وہ ترک نہایت بدذات اور شریر النفس ہے۔ کہتا تھا مین تیرے بادشاہ کے منہ مین پیشاب کرتا ہون۔ مین نے حضور کا نام نامی لیا اور کہا۔ ہمارے سردار نے آپکو یاد کیا ہے۔ اسنے جواب دیا۔ جا اور کہدے مین اُنکا تابعدار نہین ہون۔ مشتری فرصت کسی دن ملونگا

اپنے کام کے وقت میں کسی کی نہیں سنتا - فدوی نے لاکھ سمجھایا بجھایا اور کہا میرے ساتھ چلو گے تو بہت کچھ انعام پاؤ گے - مگر وہ خود پرست کسی طرح راضی نہوا - ناچار غلام نے دھمکیاں دینا شروع کیں اور کہا میں تیری عزت بگاڑ دونگا - تب تو وہ بڑبڑاتا ہوا میرے ہمراہ ہولیا پھر دریا کے کنارے آ کے بولا ٹھہر جا تھوڑا پانی پی لوں -

نوجوان اس بے سروپا گفتگو سے منغض ہوگیا جھلا کر بولا -

اسقدر غل کیوں مچاتا ہے - اس وقت ہے کہاں ؟ جلد سامنے حاضر کر -

مرفض نوجوان کی جھلاہٹ سے بہت دلگیر ہوا جواب دیا -

"یہاں ہے - اسی باغ میں ہے"

ترک کو اپنے ہمراہ نہ لانے کا بھی سبب تھا وہ جانتا تھا کہ بجز خوجوں کے بیگموں کے محل کے باغیچہ میں کوئی مرد نہیں آسکتا - اور اسی سے وہ دروازے پر اسکو چھوڑ آیا تھا -

مرفض کا جواب سنکر نوجوان عیسائی کو کسی قدر طیش آگیا مگر ضبط کیا پوچھا - ہاں - یہی - اسی باغ میں - وہ شخص تجھ سے ہزار درجے ایماندار اور قابل اعتبار ہے -

مرفض آہستگی کے ساتھ "یا خدا" کہکر وہاں سے دروازہ کی طرف لمبے لمبے قدم قدم رکھتا ہوا چلدیا -

وہیں ٹھہرتے ہوئے نوجوان عیسائی نے ایک سرد آہ بھری اور آسمان کی طرف نگاہ ڈالتے ہوئے بولا -

"میرے محسن ! میرے مرشد !! ممکن ہے آپ میری زندگی سے مایوس ہوگئے ہوں کیونکہ مدت سے آپ کی زیارت سے فیض اٹھانے کا موقع نہ ملا - میری حیات کی امید منقطع ہوگئی ہوگی - کیونکہ وطن سے جدا ہوئے بہت دن ہوگئے بچپن کا زمانہ جب خیال آجاتا ہے اور آپ کے وہ خوشگوار افسانے جو اکثر تعلیم کے وقت سنایا کرتے تھے یاد آجاتے ہیں دل بہت ہی بے قابو ہوجاتا ہے اور حریت کا مادہ زور پکڑنے لگتا ہے - آپ ہی کی توجہ سے حریت کی دلدادہ اور وطن پرست جماعت ایک وسیع پیمانے پر مرتب ہوگئی ہے اور اسمیں

کامیابی کی صورت نظر آرہی ہے یقین ہے کہ ہم منزل مقصود تک بآسانی پہونچ جائینگے - اور ہمارا مقصد بغیر خونریزی کے حاصل ہو جائے لیکن نہیں عیسائی اقوام ہمارے خون کی پیاسی ہو رہی ہے وہ کبھی اس بات کو روا نہ رکھے گی کہ عثمانی رعایا اُنکے قابو سے نکل جائے اور کعبہ شریف - مدینہ منورہ انکے زیر نگین نہ رہے - اسے جو اسلام توحید کا قایل ہے - وہاں پیروان تثلیث کا نقارہ بجے گا کیونکر اسلامی دنیا قائم رہ سکے گی - اور کیونکر مسلمان اپنے مذہبی فرائض ادا کر سکینگے

یہ کہکر نوجوان نے ٹھنڈی سانس بھری اور فکر و اندیشے کے دریاے میں غوطہ کھاتا ادھر ادھر ٹہلنے لگا -

تھوڑی دیر بعد مرخص اُس ترک کو ساتھ لیے ہوے نوجوان کے روبرو کھڑا ہو گیا ترک کا رنگ گورا - بدن دُبلا تھا - عمر ساٹھ برس سے کچھ زیادہ نکل چکی تھی - سر پر بال نہ تھے لیکن ریش تا بناف لٹکی ہوئی - کپڑے بہت میلے تھے - ہاتھ میں تسبیح تھی - دو پہر رات کو مسلمانوں کے دشمن عیسائی اقوام کے لشکر کی آمد سنکر اُسکو بڑی فکر دامن گیر ہوگئی - اسوقت بھی نوجوان کے سامنے کھڑے ہونے پر اسکا جسم کانپ رہا تھا - مرخص کے ساتھ ترک کو دیکھکر اس نوجوان نے اشارہ سے مرخص کو رخصت کر دیا - ترک بولا -

خدا جلالت پناہ کو تا صد و سی سال سلامت رکھے - حکومت کا دو روزہ ہو مین نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے - ایک غریب مسلمان ہوں - مجھے کیوں پکڑوا بلایا ہے مجھکو چھوڑ دیجیے -

نوجوان - آپ کسی قسم کا اندیشہ نکریں اور نہ کوئی خوف کھائیں - آپ پر سختیاں روا نہ رکھی جائینگی صرف دو چار باتیں دریافت کرنا ہوں اسی لیے آپکو تکلیف دی گئی ہے اگر اجازت ہو تو میں آپکے قدم مبارک کی خاک لیکر پیشانی پہ مل لوں - تاکہ میرے دینی مقاصد میں کچھ برکت ہو -

خاک قدم کا لفظ سنتے ہی وہ ترک دو تین قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا - جن جن اندیشوں سے دماغ کھوکھلا ہو رہا تھا انمین اور بھی اضافہ ہوا - یہ خیال پیدا ہو گیا کہ شاید یہ شخص عیسائیوں کا کوئی جلیل القدر افسر ہے - اور مجھ سے بیان کے

اندرونی حالات پوچھنا چاہتا ہے - ضرور یہ ہمارے بھیدوں کی ٹوہ لینے آیا ہے"
ایک عیسائی کو مسلمان کی خاک قدم لینا چاہیے تھی - یہ لوگ پہلے اسی طرح آدمیوں کو
اپنے اخلاق سے خوش کرتے ہیں - پھر سور وغیرہ کا حرام گوشت کھلا کر اسکا دین لے لیتے
ہیں - ترک نے ہاتھ کھینچا اور کہا -

"آپ امیر آدمی ہیں ہم غریبوں کے قدم چھونا کسی حالت میں زیبا نہیں - یہ
حضور کی کسرِ شان ہے - دوسرے ہمارے پاؤں میں چھالے ہیں پوست
ادھڑ گیا ہے آپ کی نازک انگلیاں چھل جائینگی - ہاں دعا کرتا ہوں خداوند عالم
آپکا اقبال بالا رکھے اور آپکی حکومت کا آفتاب دنیا بھر میں درخشاں رہے
آپ کی قوم ترقی کرے اور قدرت آپ کو جاہ و منال عطا کرے -

نوجوان - مسکرا کر میں آپکے دلی مقاصد سمجھ گیا - میں عیسائی نہیں بلکہ مسلمان
ہوں - آپ خیال کرتے ہیں کہ میرا ہاتھ لگنے سے آپکا جسم ناپاک ہوجائے گا -
کیونکہ یہی بات ہے نا -

ترک کی زبان رک گئی کچھ جواب نہ دے سکا - کچھ دیر سکوت کا عالم طاری رہا
اور پھر زبان کو حرکت دی -

ترک - نہیں جناب - یہ بات نہیں ہے - ہم اور آپ دونوں ایک ہی خدا کے
بندے ہیں - انسانوں میں ان باتوں کا تکلف نہیں ہونا چاہیے - یہ تو ایک قسم کا
تعصب ہے - اس سے کبھی برکت نہیں حاصل ہو سکتی -

نوجوان - آپ پیر مرد ضعیف اور درویش باخدا ہیں - میں گنہگار مسلمان ہوں
آپکا مقصد سمجھ کے کہ مجھے کوئی حق نہیں ہے - یہ بات بتائیے کہ قبل غروب آفتاب
آپ جبکہ بازار میں بیٹھے ہوئے علم نجوم سے کچھ حساب لگا رہے تھے اسوقت کسی
پاس کھڑے ہوئے مسلمان سے آپ نے کہا تھا تمہاری قوم پر آفات شلیث نازل
ہونے والی ہیں کیا اس کا آپکو دھیان ہے -

ترک - جناب اس زمانہ میں خدا جانے کتنی باتیں زبان سے نکل جاتی ہیں
کس کو یاد رہتی ہیں - ہاں مجھے کچھ خیال آتا ہے ایک مسلمان ضرور میرے
پاس کھڑا ہوا تھا - اور اس سے کچھ باتیں بھی ہوئی تھیں - مگر یاد نہیں کس قسم کی

ذکر و اذکار رہتے ہے۔

نوجوان ۔ آپ نے اُسے کبھی پہلے بھی دیکھا تھا۔

ترک ۔ نہین صاحب مین پہلے کبھی نہین آیا۔ یہان کسی مخلوق سے آگاہ نہین البتہ اُسکا چہرہ دیکھنے سے ضرور دل پر چوٹ پڑتی ہے۔ شاید اُسے کہین دیکھا ہے۔

نوجوان ۔ کہان دیکھا ہے کچھ خیال ہے۔

ترک ۔ یہ نہین بتا سکتا غریب مسلمان ہون کشکول گدائی ہاتھ مین لیے شہر بشہر پھرا کرتا ہون ۔ کہان کسے دیکھا ہے کہین ذہن نشین رہ سکتا ہے۔

نوجوان ۔ آپ درویش باخدا ہین ۔ گداگر نہین ہین ۔ آپکے لیے اللہ تعالیٰ ہر جگہ اعلیٰ ترین سامان بہم پہونچا سکتا ہے ۔ جنگل مین بھی منگل ہے۔

ترک ۔ غریب اور فاقہ کش آدمیون کو آپ ایسے سخی باذل اشخاص مل ہی جاتے ہین ۔ انھین سے ان کی شکم پوری ہوتی رہتی ہے اور اسی سے وہ کسی کے سامنے ہاتھ نہین پھیلاتے ۔ ہم لوگ مولوی ہین آپ لوگون کے پادری کی طرح مسلمان بچون کو انجیل مقدس کی تعلیم دیتے رہتے ہین ۔ آپکے اسکولون مین انجیل کا درس لابدی ہے اور ہمارے مکتبون مین قرآن شریف پڑھانا فرض سمجھا گیا ہے ۔ آج چار پانچ سال ہوے میرا شاگرد اسی شہر مین آ کے کھو گیا اُسے مین اپنے بیٹے کی طرح چاہتا تھا چنانچہ اُسکی تلاش مین اس جوار مین بھی آنا ہوگیا۔

نوجوان ۔ کچھ پتہ لگا۔

ترک ۔ آج ہی دوپہر کو یہان آیا ہون ۔ یہ وسیع شہر ہے اُسکا سراغ لگنا ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ آپ جس مسلمان شخص کا حوالہ دے رہے تھے اُسکا چہرہ مہرہ ملتا جلتا ہے جسکی تلاش مین سرگردان اتنی دور نکل آیا ہون لیکن تو اُسکے متعلق معلوم ہوتا مسلمان نہین بلکہ عیسائی ہے ۔ [illegible] نہین سکتا۔ آپکی آواز بھی اُس نوجوان کی آواز سے مشابہ [illegible] ہے۔

اس جملہ [illegible] نے کہان کا سحر تھا کہ نوجوان عیسائی متاثر ہوکر رو گیا

قدمون پر گر پڑا - ترک نے اُٹھا کے بدقت اوس سے کھڑا کیا - اور پوچھا اچھا اپنے حال سے آگاہ کیجیے -

نوجوان - پیر مرشد! کچھ زیادہ مدت نہیں ہوئی - آج پانچ سال ادھر جو بدقسمت مسلمان آپ کی خاک قدم چومتا تھا اور شرف تعلیم سے بہرہ اندوز ہو رہا تھا اور آج ہی غروب آفتاب سے پہلے جس سے فرمایا تھا کہ تم پر مصیبت آنے والی ہے وہی بدنصیب مسلمان عیسائیون کے پھندے مین پھنسکر خاندانی عزت پر پانی پھیرنے والا اسلام کے پاک مذہب سے تارک ہوگیا - افسوس بے دین ہوکر قوم کو برباد کرنے والا بجائے قرآن کے انجیل کی تقدیس قائم کرنے والا - توحید کے نام کو مٹانے والا عیسائیون کے نکتے پڑا ہوا صاحب بک بن بیٹھا ہون - آگے نہ کہا گیا چشم دریا بار سے شکون کی طغیانی ہوئی - روتے روتے جیب و دامن تر ہوگئے -

نوجوان باتین کر رہا تھا اور ترک محویت کے ساتھ ان باتون کو سن رہا تھا سردار صاحب بک بے دین ہوگیا آہ اسنے وطن پرستون مین جو روح پیدا کی تھی وہ کمزور اور ضائع ہوگئی - آہ حصول عزت اور دین کے لیے ہم جو کوشش کر رہے تھے وہ اسی محترم کی پیدا کی ہوئی روح تھی اسنے تو ملک و قوم پر بڑے بڑے احسانات کیے تھے - اے خدا! کیا وہ یہین تک ختم ہوگئے - افسوس اب ہم خطرات کو پیش نظر رکھین گے کسی کے مواعید پر بھروسا کر لینا بھی سراسر جہل ہے جسطرح اسنے اپنی زندگی عیسائیون کے پھندے مین پھنسکر خراب کر دی تعجب نہین دیگر شیدائے وطن اور قوم پرست اشخاص عیسائیون کے جال مین پھنس جائین اور قوم کا نام مٹا دین - ہائے اسلامی شیرازہ شکست ہوگیا اُسکا قبل بڑا افسوس عیث اب ہم کس کی تقلید کرین جسکا نام لے دینے سے عیسائیون کے رونگٹے کھڑے ہو جایا کرتے تھے - وہی صاحب بک آج عیسائی بن گیا - کچھ دیر تک ترک کی زبان انھین منصوبون مین بند رہی پھر سوچا - اس نوجوان کی باتین کچھ نئی سی معلوم ہوتی ہین - عیسائی جماعت عموماً مسلمانون کو دیکھکر اسی طرح کا مذاق کیا کرتی ہے آخرکار ترک نے پھر سلسلہ سخن جنبانی کی -

ترک - کرنل صاحب! آپ کیا فرماتے ہین آپ امیر باتوقیر ہین جس کی

تلاش میں اسطرف آیا ہوں وہ آپ نہیں ہیں وہ ایک مفلس محتاج مسلمان کا لڑکا ہے وہ صائب بک کیونکر ہو سکتا ہے - وہ تو لوگ صائب صاحب کہا کرتے تھے صائب بک فوجی جرنل تھا - اور میں دوزانو بیٹھکر پڑھتا -

پیر روشن ضمیر یہ بدنصیب درحقیقت وہی صائب ہے - وہی آپکے روبرو بیٹھکر قرآن شریف اور دیگر مسئلے مسائل کا درس لیا کرتا تھا - یہ وہی گنہگار ہے - اکثر غسل کے وقت وضو تہجد کیلئے حضور کے لیے کنوئیں سے پانی لایا کرتا تھا اور رات ان قدموں کی خاک لیکر چشم و جبین پر ملا کرتا تھا - میرے ساتھ ایک لڑکی بھی درس لیتی تھی - حضور کو یاد ہوگا -

زیادہ کہنا نہ پڑا - لڑکی کا نام سنتے ہی ترک کے قلب و جگر پر گہری چوٹ پڑی آنکھوں سے آنسوؤں کے تڑپ بہنے لگے - پوچھا -

ترک - بیٹا - صائب بک اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - تمہاری شیریں زبانی اور بھولی بھولی باتیں جب تک [illegible] یاد رہیں گی - شاید کوئی [illegible] وقت میری نظر تمہارے چہرے پر پڑی اور بول اٹھا یہ عیسائی نہیں - صائب [illegible] ہے جو بچپن میں تعلیم تھا - مگر تیرا لباس اور روش دیکھکر کچھ کہہ نہ سکا - اسوقت بھی جب تم گفتگو کر رہے تھے - وہی آواز اور وہی رنگ وہی صورت جو بچپن میں زیر نگاہ تھی آنکھوں کے تلے پھر گئی - لیکن یہ کیا صاحب کا نام صائب بک کیونکر ہو گیا جس کے نام سے مسلمانوں کو فضیلت تھی - آج وہ عیسائی کیونکر ہو گیا - اکثر سننے میں آیا تھا تھا وہ اب عیسائیوں کے گورنر جنرل کا ملازم ہو گیا ہے کسی جلیل منصب پر ممتاز ہے گورنر سے بہت پیار کرتے ہیں آج وہ باتیں صحیح معلوم ہوتی ہیں -

صائب بک - پیر دستگیر - آپ سے اجر ہوا آپ پر ظاہر ہو گیا ہے تقدیر انسان چاہے جتنی کوشش اور تدبیر کرے قسمت کے لکھے کو نہیں مٹا سکتا - آہ میں پہلے ایک دیندار مسلمان تھا روزہ نماز کا پابند اور آج مذہب ترک کر کے دینی مقدس کتابوں کو فضول خیال کر کے مسیحی دین کا قائل ہو گیا - بجائے قرآن کے انجیل کا پیرو بنکر اپنے دین کی تحقیر کرنے لگا -

ترک - کیا عیسائی گورنر کے بہکانے سے عیسائی ہو گئے - کسی کی زبانی

تو یہ حصے میں آیا ہے کہ لاکھی لیڈیوں کے پیچھے جن تم نے اپنا دین کھو دیا۔

صائب۔ یہ جتنی باتیں ہیں گزری ہوئی ہیں۔ میں اپنی داستان آپ سے کہونگا۔ کیوں عیسائی ہوا۔ میری زندگی دن رات طرح طرح کے تفکرات میں گھری ہوئی ہے۔ جسم کے اندر ایک چنگاری ہے جو ہر وقت سلگا کرتی ہے۔ اس وقت آپ کی صورت دیکھ کر وہ اور بھی دہک اُٹھی۔ ابھی بہت سی باتیں کہنا ہیں۔ چلئے اُس پتھر کے چبوترے پر بیٹھیں۔ اطمینان سے اپنی کیفیت گوش گزار کروں۔

یہ کہکر صائب بک کرنل اُدھر کھڑا ہوا ترک بھی ساتھ ہو لیا۔ پتھر کے چبوترے پر دونوں بیٹھ گئے۔ صائب بک نے اپنی پُر درد داستان چھیڑ دی۔

باب پانچواں

خواب

لگی بُری ہوئی ہے جو ارض بیت المقدس۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد حرام پاک اور متبرک مقاموں کو مسیحیوں کے دست برد سے بچانے والا ہے جو اپنی زندگی کو ملک و قوم کے نام پر وقف کر چکا ہے۔ حمیدہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے کے بعد کیا وہ اپنے اُس عہد کو قائم رکھ سکے گا۔ آزادی کی طرف جس کی طبیعت مائل ہو گیا وہ کسی معشوق کے زلف دوتا میں اسیر ہو سکتا ہے۔ جو شخص عورت کو اپنے اوپر حرام سمجھتا ہو گیا وہ مستقل مزاجی سے اس عہد کا پابند رہے گا۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ حمیدہ کے مرقع حسن کا جمال گلو سوز چہرے کا نور اور اس کی آنکھ کا [illegible] حسن کو سوالی پر کھینچ رہا تھا۔ راوی کا دل قابو سے نکل گیا۔ صبر و شکیب نے دو ٹوک جواب دیا۔ جذبہ عشق اور شوق اشتیاق نے ورغلایا۔ چلو دربار تک چلیں آنکھیں سینکیں۔ انہیں خیالات میں اُلجھا ہوا یہ تو گرفتار دام محبت باغ سے نکلا۔ پتہ نہیں وہ گلچہرہ کون ہے۔ کس سے پوچھیں۔ ارادہ کیا ڈیرے پر چلو وہیں سراغ نکالیں گے۔ طرح طرح کی فکر و سنجاب میں غوطے کھاتا مکان پر آیا۔ بستر پر لیٹ رہا۔ آنکھیں بند کر لیں۔ حمیدہ کی تصویر سامنے پھرنے لگی۔ ریشم کی طرح سیاہ اور نرم بالوں کی لٹیں کالی ناگنوں کی طرح سینے پر پڑی تھیں۔ کانوں میں بندے۔ [illegible]

ہاتھ مین بیش قیمت رومال اور پاؤن مین نہایت عمدہ ہلکا سا بوٹ تھا آنکھون مین بلا کی کشش - جس عضو کی طرف رامز کی خیالی نگاہ پڑتی تھی بے چین کرتی تھی - رامز نے گھبرا کے آنکھین کھولدین - دیکھا کوئی نہین ہے - نہ اوس زہرہ جمال خورشید خصال کا پتہ ہے -

موسم بہار کے آتے ہی ہزارون بُلبلین دیوانہ وار پھولون پر نثار ہونے لگتی ہین - شراب محبت سے سرمست بھونرے آزادی کے ساتھ ہر پھول پر منڈلاتے پھرتے اور رس چوستے رہتے ہین - حمیدہ تم گلزار پُربہار ہو - تمھارا ہر پھول شگفتہ ہے - لیکن یہ شگفتگی کس کام کی وہ پھول کیا - جسپر کوئی بُلبل نثار نہو وہ شمع کیا جسپر کوئی پروانہ نہ جلے - وہ حُسن کیا جسکا کوئی شیدائی نہو - قسمت کا مارا ہمارا دوست رامز شام کے وقت ہوا کھاتے اس باغ مین آگیا - تمھاری شرمیلی نگاہون نے اوسکا اندوختہ دل خاک سیاہ کردیا - اب کہان جائے - بیچارہ یہ بھی نہین جانتا - تم سے ملنے کی آرزو ہے - تمنا ہے کیا اُسکی خواہش پوری نہوگی ہے اسکے سوا اور کچھ وہ نہین چاہتا -

رامز اکتا کر بستر سے اُٹھا ادھر اودھر ٹہلنے لگا - محبوب سے ملنے کی تدبیر سوچتا تھا کوئی تیر نشانے پر نہین بیٹھتا -

[illegible] آج کسی [illegible]
[illegible] آیا - علی یوسف [illegible]
[illegible]
[illegible] اسکا نام جانتے ہو -

علی یوسف - (کچھ مسکرا کر) جانتا کیون نہین ہون وہ میرے بھنوئی کے گھر رہتی ہے - ہمارے مکان پر بھی اکثر آتی رہتی ہے حمیدہ نام ہے ہم لوگ سب بہت مانوس ہوگئے ہین -

[illegible] ہمیشہ ہی ہوتے تھے - وہ اتنی مسافت طے کرکے یہان کیون آئی - کیا اُسکے مان باپ نہین ہین -

علی یوسف - ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے والدین کا جامۂ حیات شاید قطع ہوگیا ہے تم بھی تو اپنا مکان اناطولیہ میں بتاتے ہو - اسکا بھی وطن اناطولیہ ہے شاید تم اسے پہچان لو - اناطولیہ میں ایک مولوی رہتے تھے - سُنتے ہیں وہی اسکے نانا جان تھے -

راقم یہ سُنکر سخت متعجب ہوا جب پریشان برسنے لگی جواب دیا -

ہاں وہ ایک بزرگ آدمی تھے - خیر یہاں کیسے آگئی -

علی یوسف - اسکی قسمت کا ستارہ گردش میں ہے - اسکے ماں باپ اسے ساتھ لیے حج کرنے آئے تھے واپسی کے وقت عرب کے بدوؤں نے انھیں لوٹ لیا بدنصیب حمیدہ بھی اپنے والدین سے چھوٹ گئی - حمیدہ کہتی ہے کہ قزاقوں نے ماں باپ دونوں کا نخل حیات قطع کر دیا -

راقم - پھر آپ لوگوں کے ہاتھ کیونکر آئی -

علی یوسف - کمبخت قزاقوں نے اسکا زیور کپڑا اُتار لیا اور اسے عرب کے ریگستانی میدان میں تنہا چھوڑ دیا - یہ روتی ہوئی ادھر اُدھر بھٹک رہی تھی - میرے بھولی کا ایک خدمتی اتفاق سے حج کرنے گیا تھا ادھر سے نکلا وہ اُسے اپنے ہمراہ یہاں لیتا آیا -

راقم - اسے آپ نے مجھ سے کیوں [illegible] -

علی یوسف - کوئی [illegible] ہوگئے -

[illegible]

علی یوسف - [illegible] - [illegible] پہچانتے بھی ہیں

راقم - تو کسی [illegible] کے ساتھ وہ کے مکان پر بھیج دیا ہوتا -

علی یوسف - [illegible] تلاش بہت کچھ کی تھی - [illegible]

[illegible]

راقم - آپ کے [illegible] ہمراہ کر دیا ہوتا -

علی یوسف - ملازموں کی آمد و رفت رہتی ضرور ہے - اول وہ شہر شہر [illegible]

پھرتے ہیں - دہم اسکا سن اس قابل نہیں کہ نوکرون کے حوالے کر دی جائے - جوان لڑکی ٹھہری - سوئم خشکی کا راستہ - ریگستان کا معاملہ - پیادہ پائی کی زحمت کیونکر گوارا کر سکتی ہے - اب کے ہمارا اور ہماری بیوی کا قصد تھا کہ اس لڑکی کو اسکے گھر بار سپرد کرا دیں - مگر سنتے ہیں کیسی آفت آنے والی ہے - عیسائیوں کا بیڑہ لشکر سنا ہے حملہ کرنے والا ہے - اپنی اپنی پڑی ہے - ہمیں بتاؤ کیونکر جا سکتے ہیں -

رافع - حمیدہ اپنے والدین اور وطن کی یاد ضرور کرتی ہوگی -

علی یوسف - کچھ دن ادھر دن رات رویا کرتی تھی - اب رہتے رہتے مساوات ہو گئی - اور میری بہن اُسے بہت چاہتی ہے اور وہ بھی اوسکو مادر مہربان سمجھتی ہے - جب کبھی حمیدہ کو اُسکے وطن پہونچانے کا ذکر چھیڑا - میری ہمشیرہ رو رو کر آفت مچا دیتی ہے -

رافع - یہ بھی اسکی خوش قسمتی ہے - اللہ نے ایسی مہربان عورت کو حمیدہ کے گلے کا ہار کر دیا - اسوقت اسکی عمر کیا ہوگی -

علی یوسف - کوئی دس یا گیارہ سال کی عمر تھی وہ یہاں آئی تھی - اور قریب پانچ سال سے وہ یہاں رہتی ہے - اسوقت عمر ہوگی پندرہ برس سے کم نہ ہوگی -

رافع - یہ کہئیے وہ شادی کے لائق ہو گی - مگر جب تک وہ اپنے وطن پہونچا نہ دی جائے گی شادی ہونا محال ہے -

علی یوسف - ہاں اندازہ تو یہی کہتا ہے - لیکن وطن پہونچا یا نہ تو پھر تمہارا وطن بھی اتنا طویل ہے ارادہ ہے تمہارے ہمراہ کر دوں - اور اسی لیے اُس دن تم سے اسکا ذکر بھی چھیڑ دیا تھا -

رافع - کیا کل وہ یہاں آئے گی -

علی یوسف - یقینی بات ہے میں نے اپنی خواہر کو خبر پہونچا دی ہے کہ دیکھیے وہ کل اُسے اپنے ہمراہ لے آئیگی - تم اُس سے استفسار کروگے بہت سی باتیں کھل جائینگی - حمیدہ جیسی خوبصورت ہے ویسی ماشاءاللہ سیرت اچھی ہے - نہایت سگھڑ لڑکی ہے - طباع ذہین اسقدر ہے - عربی ادب کی خدا جانے کتنی کتابیں دیکھ ڈالیں - اسے دیکھ کر دل چاہتا ہے گلے لگا لے -

سوچنے لگا

ہے۔ واقعی اُسکا جمال ہی ایسا ہے۔ بڑے بڑے مرتاض تو
ہو جاتے ہونگے۔ مجھے اس سے انکار ہی نہیں حمیدہ کو سب
پیار کرتے ہیں۔ کیا حمیدہ ایک شخص سے محبت نہیں کر سکتی۔

اسی طرح دوپہر رات سے لیکر حمیدہ کے ذکر و اذکار کی داستان ہوتی
رہی۔ بالآخر علی یوسف خدا حافظ کہہ کے رخصت ہوا۔ ادھر یہ خیال آیا کہ سوتی
بھی پلنگ پر لیٹ رہا۔ آنکھیں بند کر لیں مگر نیند کہاں۔ حمیدہ کی شبیہ آنکھوں کے
پردے میں سمائی ہوئی ہے۔ نیند اُسکے تو کیونکر آسکے۔ حمیدہ کا تصور پیش نظر رہنے سے
دل اضطراب ادھر آتے ہیں کس طرح دل نہیں بہلتا کسی کروٹ چین نہیں کبھی اٹھ بیٹھتا ہے
کبھی کھڑا ہو جاتا ہے کبھی لیٹ رہتا ہے۔ اور کبھی یہ جملے زبان سے نکلنے لگتے ہیں
دلنواز معشوقہ! تیری جدائی ناقابل برداشت ہے۔ تیرا تصور ہی میرا سب
سے پسندیدہ شغل ہے اگر اب بھی محروم رہوں تو کیا اس دکھی بیچاری طبیعت کو
ناگوار ہوگا۔ کیا ایسی حالت میں سینہ چاک کر کے مر جانے کی خواہش نہیں ہوتی
جاتا ہوں مجھ کو کل میرا دھیان نہیں۔ پھر بھی مجھے پیار کیوں کرتا ہوں۔ سمجھتا تو
سب کچھ ہوں مگر کیا کروں۔ دل کسی طرح مانتا ہی نہیں ہائے شام کے وقت وہاں
کیوں گیا۔ اس کیفیت کا کیا جواب ہے۔ اُسکے بغیر زندگی کیونکر قائم رکھ سکونگا۔ اندر سے
کوئی جواب دیتا ہے۔ نہیں۔ سب سے زیادہ مصیبت تو یہ ہے کہ اُس سے کچھ
کہہ نہیں سکتا۔ گفتگو کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ یہ دل کہتا ہے اُس کے قدموں پہ
قربان ہو جانا ہے۔ بھلا اس تک یہ پیغام کون پہنچائے کہ میں اُس سے پیار کرتا
ہوں۔ ہائے میرے خانہ خراب دل کو کیا کوئی ایسی طاقت نہ ملی جو سمجھا سکے کہ جب
وہ اپنی حالت کا اظہار اُسکے روبرو کرے۔ دل میں سوچ رکھا تھا کہ اُس سے
اپنی محبت کا اظہار نہ کرونگا۔ دل کا معاملہ مجھ سے پوشیدہ رکھونگا۔ گو عمر بھر
چھپے لگے رہیں گے۔ مگر شکست دیکھے بیٹھا ہوں۔ میرا عہد ٹوٹ گیا۔ اگر
اُس جلوہ جمال سے اس روز ملاقات دیکھوں تو زندگی ہی فضول ہو جائے
ہائے عہد شکن جگر بھی ایک لفظ نہیں کہہ سکتا۔ اُف وہ سنہرا دل لگا تو سب



انتظار مین ہے کہ تیرے کانون مین اوس دلربا کا یہ نغمہ سنائی دے - مین تجھے پیار کرتی ہون - اس جملے کے لیے کب سے کان ترس رہے ہین

یکایک راز کو کچھ خیال آگیا - سڑی سودائی تو نہین ہوگیا - کس سے کلام ہے حمیدہ یہان کہان - تیری مجنونی کیفیت تجھے لے نہ ڈوبے - تجھے اوس حسین کی پاک محبت نہین - تو اسے بدنام کردے گا - اسکی عصمت مین فرق آجائیگا - لوگ سنین گے تو کیا کہین گے - حمیدہ آوارہ ہے - غیر مانوس شخص سے محبت کر بیٹھی - بس اب خاموش خبردار زبان سے کوئی لفظ خلاف شان نہ نکلے - دیوار ہم گوش دارد تو کیا الحمد [illegible] زمانہ اسی خواہش مین گذر جائیگا - باشد گذر جائے - مین امید کی رسی نہین ٹوٹنے دونگا - ایک نہ ایک دن وہ خود کہے گی تمہارا ریاض پورا ہوا - قفل سکوت توڑو - مین بھی تمہاری طرح ناچار ہو رہی تھی - تمہارے ذکر اور فکر نے مجھے دیوانہ بنا دیا تھا آج وہ کشمکش جاتی رہی - آؤ - آؤ - دل مین آؤ -

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست

دیکھو آج نسیم سحری کس انداز سے اٹکھیلیان کر رہی ہے - اسکا ایک ایک جھونکا دل مین گدگدی پیدا کر رہا ہے - ماہتاب کی شعاعین صفحۂ دل پر گلکاریان کر رہی ہین کائنات کے ذرہ ذرہ مین مسرت کی جھلک ہے - آج رنج وغم کا نام ونشان نہین - مسرت در ودیوار کی بلائین لے رہی ہے - خوشی کی دیوی محو رقص ہے - دیکھو گوشۂ چشم مین اشک مسرت کس انداز سے جھلک رہے ہین - دل محبت کے بحر بیکران مین بار بار غوطے کھا رہا ہے - آج کوئی رکاوٹ نہین - جسطرح آسمان پر دو بادلون کے ٹکڑے مختلف اطراف سے آکر مل جاتے ہین اور ایک ہوجاتے ہین - اسی طرح ہم دونون بھی دیر خرابات کی ٹھوکرین کھاتے کھاتے مل گئے ہین -

محبت کے سودائی کو اس خیال نے بہت کچھ تسکین دی - نیند کے خمار سے آنکھین بند ہوئی جاتی تھین - بستر پر لیٹ رہا - جھپکی آگئی - خواب مین دیکھا حمیدہ کے ساتھ نکاح ہوگیا ہے - وہ حمیدہ کو لیکر [illegible] جا رہا ہے - سفر عجیب دلکش منظر نظر آیا - [illegible] آسمان سے ریشم کی ڈوری [illegible]

سطح پر بہ رہی ہے - وہ بہتی ہوئی کچھ دور نکل گئی - رامز نے بھی اس خیال سے تعاقب کیا دیکھیں یہ کہاں جا کر ٹھہرتی ہے - اس نے دیکھا وہ ریشم کی ڈوری نہیں اسکی حیثیت مبدل ہو کر نیلگون سمندر میں ملگئی ہے - پھر سمندر کا نیلا پانی سنہری ہو گیا - رامز سمندر کے ساحل پر کھڑا بغور دیکھ رہا ہے - یکایک سمندر کے پانی میں تلاطم پیدا ہوا اور بیسیوں زرین کنول شگفتہ ہو گئے - ایک بہت ہی خوشنما کنول پر اٹھتی جوانی کے نشے میں چور حسن وجمال پر مغرور رہی دلستان حمیدہ بیٹھی ہوئی رامز کے چہرے کو دیکھ دیکھ مسکرا رہی ہے - اور حنائی انگلیوں کے اشارہ سے اسکو اپنی طرف بلا رہی ہے - رامز کا دل بیتاب تھا - چاہا سمندر میں کود پڑے پشت پر کسی نے اسکا دامن تھام لیا - رامز نے پلٹ کر دیکھا تو پشت پر پریشان حمیدہ کھڑی کہہ رہی ہے - یہ بحر بیکران ہے - خبردار کہیں اترنے کا قصد نہ کرنا - ڈوب جاؤ گے - چلو ہم تم اپنے وطن چلیں - اس مسرت کے سین میں رامز کی آنکھ کھل گئی -

چھٹا باب

پھولوں کے نام

ہم گذشتہ باب میں رامز کا خواب اور نیند ٹوٹنے کا حال لکھ چکے ہیں رامز بستر سے اٹھا صحن میں آیا دیکھا قرص آفتاب مشرقی گوشے میں جلوہ گر ہے - طائران خوش الحان حمد باری میں مصروف ہیں - رامز کھڑے کھڑے طائروں کے چہچہے اور زیر و بم کے نغمے سن رہا تھا - اتنے میں علی یوسف مسکراتا ہوا اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور بولا -

"کل مجھے گمان تھا - خدا جانے حمیدہ یہاں آئے گی یا نہیں - مگر آج صبح کے وقت ہی سے حمیدہ اور منیرہ یہاں آگئی ہیں" -

یہ جانبخش مژدہ سنتے ہی رامز کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا - بے ساختہ زبان سے نکلا -

"کیا آگئی"

علی یوسف - آج مین نے اُس سے کون کلام نہین کیا عرفت اتنا غرور رکھا - کیا تم
سے ملنا چاہتی ہو - مگر اُس نے سر ہلا دیا - تو یا وہ تمھاری ملاقات کی خواہان نہین -

راهز - آج کیون نہین - کیا کہتی ہے -

علی یوسف - اسکا کوئی جواب ہی نہین دیتی معلوم ہوتا ہے اُسے شرم دامنگیر ہے
وہ دیکھو دروازے کے پاس حمیدہ اور زہرہ دونون کھڑی ہین تھا یسے وطن کی دختر
ہے - شناخت کرلو - جسکا رنگ گورا ہے وہ حمیدہ ہے -

رامز نے جس دلستان کو سمندر کے ساحل پر دیکھا تھا اسوقت دروازے کے
پٹون کے اوٹ مین وہی زیبا شکل نظر آئی - علی یوسف کو مخاطب کرکے پوچھا -
اسکے والد بزرگوار کا نام کیا ہے ؟ -

علی یوسف - تم خود کیون نہ استفسار کرلو - مین یہین بلاتا ہون معلوم ہوتا ہے
وہ یہان آنا چاہتی ہے -

یہ کہکر اُس نے حمیدہ کو آواز دی - شرم کاہے کی - یہ تمھارا نام پوچھتے ہین - یہان آؤ
اور اپنے خاندان کا پتہ بتاؤ -

حمیدہ نے شرم سے گردن [illegible] - زہرہ نے حمیدہ کا ہاتھ [illegible]
نہین ہو - ماموں جان بلاتے ہین - اپنے وطن کے آدمی کے پاس [illegible]
کاہے کی -

حمیدہ نے زہرہ کی باتون کا جواب نہ دیا - بلکہ اُس کے ہاتھ سے فوراً اپنا ہاتھ
چھڑا لیا -

رامز - بیوی! کیون نہین آتین - شرم کاہے کی کیا تمھارا مکان اناطولیہ ہے -

حمیدہ کا چہرہ کسی اندرونی امتیاز سے سُرخ ہوگیا - زہرہ سے بولی -
"چلو اپنے گھر چلین"

زہرہ - چلتے چلتے [illegible] - پلک تک نہ جھپکائی - وہان تو
کہتی تھین اُنسے اپنے وطن کی باتین پوچھونگی - جب یہان آگئین تو گھر چلنے کی
ٹھن گئی -

حمیدہ کے لبون پر ہنسی کا نام نہین - لیکن چشم فسونساز سے مسکراہٹ عیان تھی

حمیدہ نے کان میں کہا۔
شرم جانے کیوں شرم معلوم ہوتی ہے۔
زہرہ۔ (ابروؤں کو جنبش دے کر) حجاب کاہے کا۔ پہلے تو اسقدر شرمندہ نہ تھی۔ تمہارے وطن کے کیا جانے کتنے شخص یہاں آیا کرتے ہیں اور تم بیتابی سے ساتھ سے ملنا چاہتی ہو۔ یہ بھی تو ماشاء اللہ تمہارے شہر کے باشندے ہیں بلکہ ہم محلہ ہیں۔ پھر ان سے مغایرت کیسی۔ کیا تمہارے شوہر ہیں جو سب کے روبرو بات کرنا پسند نہیں کرتیں۔
اب اوس سے رہا نہ گیا۔ دل کے انقباض اور حجاب میں دو چند ہونے لگی۔ کلیجہ دھڑکنے لگا۔ زہرہ کے سوال کا جواب اوسے دیتے نہ بنا۔ قدم رک نہ سکا۔ کھسک کھڑی ہوئی۔
علی یوسف نے زہرہ کو پاس بلایا اور کہا۔
یہ حمیدہ کہاں چھپ ہو گئی۔؟
رام کی مایوس نظر زہرہ دیکھ سکی یا نہیں دیکھ سکی ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ حمیدہ نے کچھ کہا نہیں تھا تاہم اوسنے موقع محل دیکھکر بات بنائی۔
"ہاں چلی گئی ہے لیکن کہہ گئی ہے دوپہر تک پھر آؤنگی"
یہ کہکر زہرہ بھی اپنے مکان میں گھس گئی۔
اسوقت رام کے چہرے پر اضطراب پریشانی وحشت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ علی یوسف نے اوسکے چہرے سے اسکے دلی کوفت کو محسوس کرکے کہا۔
"چلیے سڑک تک چلیں ہوا کھاتے ہیں"
رام ساتھ ہولیا۔ ایک پہر تک دونوں سڑک پر چہل قدمی کرتے رہے۔ جب مکان کو پلٹے تو عجیب کیفیت مشاہدہ میں آئی۔ مکان کی آراستگی اور قیمتی فرش کو چوکھ... دیر تک دیکھتا رہا انواع و اقسام ... سے کمرے کی زینت بڑھ رہی ہے۔ جا بجا پھولوں کے گملے رکھے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے خوشبودار پھولوں سے بیچ آراستہ ہے جنہیں نفاست اور خوشنمائی کے ساتھ حمیدہ کے نام کے حرف بنائے گئے ہیں۔ اس نام کے دیکھتے ہی رام کے دل میں بجلی دوڑ گئی۔

حمیدہ کے نام کو دیکھ کر بے اختیار رافع کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ ایک قسم کا
حمیدہ کا اظہار محبت ہے اور وہ اس ذریعہ سے اپنی چاہت کی تصدیق کرتی ہے
رافع آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا قیمتی سیج پر بیٹھ گیا اور بچھونوں سے ہٹتے ہوئے
حمیدہ نام کے حروف کو اٹھا کر اپنے رخساروں سے مل دیئے اور پھر اسی ترتیب
سے رکھ دیئے۔

اتنے میں حمیدہ ناز مشتاقانہ کے ساتھ آ کے اسی سیج پر بیٹھ گئی۔ رافع سے بولی آہا
دنیا میں تمہاری ہوں اور تم میرے۔ ہم تم ایک جان دو قالب ہو کر دنیا کے
کار خیر کو ہیں جیسے ایک قوم کی بھلائی ہو۔ آپکو مسیحی مظالم سے نجات دلانا اور
آزاد رہ کر بسر کرنے کا موقع بہم پہونچانا چاہتی ہوں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ یہ مسلمانوں
اور مسیحیوں کے تعلقات میں کشیدگی اور منافرت پیدا کرنے کی کوشش ہو رہی
ہے۔ دونوں قومیں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہیں پس جس طرح ممکن
ہو ملک کو خرابیت دنیا ہی سے بچائیں۔ مسلمان صلاح و فلاح کے حامی ہیں۔ اور
خونریزی دفع کرنے کی ساعی ہوں ۔

ابھی حمیدہ اپنی اسپیچ ختم کرنے پائی تھی اور نہ رافع کوئی جواب دینے پایا تھا
اتنے میں نقارہ بجنے کی آواز آئی۔ معلوم ہوا مسیحی لشکر سامان حرب ساتھ لیے
قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا چاہتا ہے۔ شہر میں اعلان ہو رہا ہے مسلمانوں کو چاہیے
اپنی حیرت انگیز شجاعت دکھائیں اور اس ملی خدمت کو نہایت خوبی سے
انجام دے۔ یہ فرض ہر مسلمان کا ہے۔ چہ جس اور اسکے گروہ کے لوگ یہاں آگئے
ہیں۔ اور پہاڑی پر خیمہ زن ہیں۔

باب ساتواں

فوجی جنرل کا انتخاب

اس خبر سے باشندگان بیت المقدس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ چہرے زرد
پڑ گئے خوف سے تمام جسم کانپ رہے تھے۔ خدا اپنا فضل کرے۔ رب العالمین
ہمارا محافظ ہے بجز ان جملوں کے اور کوئی لفظ سنائی نہ دیتے تھے۔ رافع کی دلجوئی اور

[illegible] لوگوں نے ایک انجمن منعقد کی اور جلسے کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا۔ بڑے
[illegible] بڑے بڑے معزز اشخاص اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ سب
[illegible] ہو گا۔

علی یوسف نے انجمن کا مقصد بیان کر کے لوگوں سے رامز کا انٹرویو کرایا
اور کہا انجمن اتفاق و اتحاد کے آپ سرگرم ممبر رہ چکے ہیں۔ اسلامی طبقے کے بیلے
فدائی شخص ہیں، حاضرین نے اس بہادر کے نام پر تحسین و آفرین کے نعرے مارے
اسکے بعد علی یوسف نے سب کو مخاطب کر کے کہا۔

بھائیو ہمارے پاس جو خبریں آئی ہیں وہ نہایت اہم ہیں۔ ہماری اقوام
و مذاہب پر بہت بڑا دھکا لگنے والا ہے۔ مسیحی ہم میں نفرت و حقارت کو نشوونما
بخشنے کے لیے آئے ہیں اور ان کا لشکر ہم سب کو تباہ و برباد کرنے کے لیے
کمربستہ ہے۔ اس لیے ہم سب کو پوری توجہ کرنا چاہیئے۔ اگر آپ سب صاحب
اتحاد و اتفاق پر مضبوطی سے قائم رہنے کا مشورہ دیں تو ایک اعلان اپنے علاقوں
میں تقسیم کریں اور دشمنان قوم کی چالاکی سے ملک کو آگاہ کریں۔ یہ اعلان بلغاری
سربی، البانی اور ترکی وغیرہ زبانوں میں لکھے جائیں اور رؤسا و قبائل کے سرداروں
کے پاس پہنچائے جائیں تو کیا آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔

ایک بزرگ نے کھڑے ہو کر کہا۔

آپ کی رائے صائب ہے میں اس سے صرف اتفاق ہی نہیں کرتا بلکہ تقسیم اشتہارات
کی خدمت اپنے ذمہ لیتا ہوں۔

رامز بزرگ کے الفاظ سنکر کھڑا ہو گیا اور کہا۔

میں ان محترم بزرگ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس خدمت کو انجام دینے
کا فخر حاصل کیا ہے۔ صرف ایک مشورہ باقی رہ گیا ہے کہ اس مسیحی لشکر کے متعلق کیا
کیا جائے۔ پیارے بھائیو ہمارے محترم بلغاری۔ یونانی اور البانی کی ریاستیں
تقریباً نصف قرن سے اپنے ذاتی اغراض کی تہ میں اسکا اظہار کر رہی ہیں کہ ترکی
حکومت کے حصے بخرے کر دیے جائیں۔ بھائیو وطن پرست دوستو ہوش میں آؤ
سوچو اور غور کرو یہ سلطنتیں تمہارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ اور موقعہ

تک جو امن وامان تمہارے مقدس مقامات پر رہا ہے ہماری متحدہ ساعی کا نتیجہ اور ہماری قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ جو ملک کے امن وامان پر ہم حرف آتے ہیں۔ بایں ہمہ ہمیں اس سے بھی انکار نہیں کہ دولت عثمانیہ کی انتظامی حالت کسی قدر خراب ہو رہی ہے تاہم ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس شکایت کا دور ہو۔ ہم چاہتے ہیں ملک کی کمزوریاں رفع ہوں اور رعایا آرام وآسایش سے بسر کرنے کے قابل ہو جائے۔ محترم بزرگو! آپ سمجھ سکتے ہیں کیا غیر قوم کے ہاتھ میں ملک کا انتظام منتقل کر دینے سے ہم آزادی سے بسر کر سکیں گے۔ کیا آپ دیکھ سکیں گے کہ ہمارے مقدس اماکن یعنی مسجدیں گرجا تعمیر ہو جائیں اور ملک مقدم مسیحی جامہ پہن لے۔ اسلام پر تباہی آئے۔ اسلام کی کتابیں غتربود ہو جائیں۔ انجیل کی تعلیم ہو ہماری اولاد مذہب سے بے بہرہ ہو جائے۔ ہمارے دینی مسائل خاک میں دبا دیے جائیں۔ جبکہ ہمیں اسلام سبق دے رہا ہے کہ ایسے موقعوں پر جہاد سے کام لو۔ مذہب پر حرف آنا بہت بڑی بلا ہے مسیحیوں کی حکومت قائم ہو جانے سے مسجد اقصیٰ۔ اور دیگر عبادت خانوں میں سناٹا چھا جائے گا۔ لوگ نیا طرز اور نئی روش اختیار کریں گے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی یکلخت موقوف ہو جائے گی۔ پنجگانہ نماز کا کوئی قائل نہ رہے گا۔ رسول مقبول صلعم کے نام لینے سے نفرت ہوگی۔ ان باتوں کو گرہ میں باندھ لو۔ زیادہ کیا کہوں متبرک عبادت خانوں کو ہمیشہ کے لیے ہاتھ سے کھو دینا پڑیگا۔ اسوقت اگر ہم متفق ہو کر اپنے مال ومتاع کی محبت ترک کر دیں۔ جان کی پروا نہ کریں تو ممکن ہے۔ خدا ہماری مستعدی دیکھ کر ہماری مدد کرے۔ اگر آپ دینی اخوت کے لیے قومی آزادی کے خاطر ایثار نفسی نہ دکھلائیں گے تو خدا ہمارے ارادوں کو پست کر دیگا اور اسلام کی تلوار ہمیشہ کے لیے کند ہو جاوے گی اور ہم طوق غلامی ہمیشہ کے لیے زیب گلو کر لیں گے۔ آج بڑی مسرت کا دن ہے۔ آج دین اسلام کے پیرو اور اس پاک مذہب کے معتقد کیسی مشکلات کے وقت ہزاروں کی تعداد میں فراہم ہوئے ہیں۔ آؤ۔ بھائیو! ہم لوگ باہم ملکر جناب صمدیت میں عہد وپیمان کریں کہ مسیحیوں کے حملہ آور ہونے کے وقت اسی طرح ہماری جماعت فراہم رہے اور دشمنان ملت

قوم کے دانت کھٹے کرے - ہم آزادی کے خاطر اپنی جانیں قربان کرنے رہیں -
اپنے اپنے جسم کا لہو بہا کر عرب کی سرزمین کی پیاس بجھائیں -

یہ منظر نہایت عجیب تھا - حاضرین غیرت و حمیت کے جذبات سے [illegible]
اور انتقام کا جذبہ اور خودداری کی اسپرٹ برقی رو کی طرح جسم میں دوڑ رہی تھی [illegible]
آنکھوں سے جوش نمایاں تھا - پانچ ہزار آدمیوں کی زبان سے ایک ساتھ نکلا بیشک
قوم و ملک پر ہم سب نثار ہونے کے لیے آئے ہیں - ہم نے اپنی جانیں قوم
کی حریت قائم کرنے کے لیے وقف کر دی ہیں - اگر دشمنوں کو مارا تو فاتح کے
لقب سے دنیا میں سرخ رو ہوئے اور مرے تو قومی شہید کہلائے اس سے
بہتر اور ہماری عزت کیا ہو سکتی ہے -

دیر تک اس پرجوش نعرے سے انجمن کا ہال گونجتا رہا - جب سکون ہوا تو
راہرو نے پھر کہا -

غیرت - حمیت - حریت - [illegible] کا نام ہے میں دعا کرتا ہوں [illegible] کی
ہمتوں میں برکت [illegible] آپکو کامیابی بخشے - آپ [illegible] کی
قوت و شوکت کو [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کے نعرہ کے ساتھ کرہ گونج اٹھا - علی یوسف [illegible]
[illegible] قوم [illegible]
اور جسکی کشادہ پیشانی [illegible] کے آثار [illegible]
جسم جسارت و بسالت کے خمیر سے بنایا گیا ہے [illegible]
موجزن ہے - کتنی بعید مسافت طے کر کے یہاں آیا ہے اور [illegible]
کے جنگ و جدل کے موقع پر تمہاری پشت و پناہی کریگا - گو ہم ابھی نہیں کہہ سکتے
کہ میدان کارزار میں کیسا ثابت ہوا ہے جنگی قواعد سیکھی بھی یا نہیں - لیکن
لمحہ لمحہ اسکے دلی جذبات سے ہم لوگ متاثر ہو رہے ہیں - ظاہر ہوتا ہے
یہ معمولی شخص نہیں - تلوار کا دھنی ہے - یہ اپنے ارادوں میں مستقل ہے اسلیے
ہم اس کے ہاتھوں میں فوج کی باگ دیتے ہیں اور اسے [illegible] بناتے ہیں
یہ ہمارا جنرل ہے - کل ہی اسی بہادر کو [illegible] سلطنت کو [illegible] -

سلطان محمد خامس سے اسکو سالار لشکر کا معزز عہدہ دلاؤنگا - شاہی اجازت سے کوئی شخص ان کے حکم سے انحراف نہ کرے گا - مجھے امید ہے کہ جو بہادر [illegible] اپنی نیت سے مصیبت کے بحر ظلمات مین پھاند پڑنے کو طیار ہو چکا ہے وہ رامز ہماری اس تحریک سے متفق ہو کر سلطان کے پاس چلنے سے کبھی گریز نہ کرے گا اور ہزارون کی جماعت مین ایستادہ ہو کر میری دی ہوئی اس عزت کو فخر و مباہات سمجھے گا -

اس کے بعد علی یوسف ایک زرین ہار لے کر اسٹیج پر کھڑا ہو گیا ہزارون کی نگاہین اُس ہار پر اور رامز پر پڑنے لگین - اتنی بڑی عزت مل جانے سے رامز مسرت سے کھل گیا اور پھر اسٹیج پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے بولا -

برادران ملک اور فرزندان قوم! ہمکو چاہیے اب سکون و اطمینان سے کام شروع کردین - خدا ہمارے نصب العین کو قائم رکھے اور یہی وہ چیز ہے جو ظلم و ستم کی بنیاد کو اکھاڑ پھینکے گی - آج سب صاحبون کے روبرو مین پاک خدا و پاک رسول کا نام لے کر عہد کرتا ہون کہ جب تک ان ہاتھون مین ہتھیار اُٹھانے کی قوت رہیگی تب تک دشمنان ملک و قوم کو تباہ کرنے سے منھ نہ موڑونگا - جان عزیز کے بچانے کے لیے میدان کارزار سے کبھی یہ قدم ہٹ نہین سکتے - لہذا آپ سب صاحب بھی ہمارے پشت پناہ رہین اور وقت مصیبت ہماری اعانت فرمائین -

رامز نے اپنی اسپیچ ختم کی علی یوسف نے کھڑے ہو کر وہ گوٹے کا زرین ہار رامز کے گلے مین ڈالدیا - چارون طرف مبارک مبارک کی صدائین بلند ہوئین -

مغرب کا وقت تھا ادھر مسجدون مین ملاؤن نے اذان دی - ادھر جلسہ برخاست ہوا - جوق جوق لوگ سڑکون سے گھرون کی طرف راہی ہوئے -

علی یوسف اور رامز نے [illegible]

باب آٹھوان

بوسہ

آج لیلۃ القدر کا دن ہے قرص ماہتاب سے جلوہ گاہ دنیا منور ہو رہی ہے۔ کوئی پہر بھر رات گئی ہوگی مسجد اقصےٰ کی سڑک پہ ایک شخص زیر نخل کھجور ایستادہ ہے معلوم ہوتا ہے کسی کے انتظار مین کھڑے کھڑے اسے دیر ہوگئی ہے۔ پاس ہی سڑک پر سیکڑون آدمی اُس کے پاس سے گذرتے جاتے ہین لیکن اُسکی جانب کوئی دھیان بھی نہین دیتا۔ کوئی گھنٹہ بھر بعد تین عورتین اُس سڑک پر نکلین جو نوجوان کو دیکھ کر پہلے ٹھٹکین پھر پاس آکے کھڑی ہوگئین۔ ان عورتون مین دو تو ادھیڑ ہین۔ اور ایک جوانی کی امنگون مین چور نشہ شباب سے مخمور دکھائی دے رہی۔

ناظرین کیا آپ نے اس نوجوان شخص کو پہچانا اگر نہ پہچانا ہو تو ہم بتائے دیتے ہین وہ اس ناول کا ہیرو اور مسجد اقصےٰ کے مجاورون کا کپتان، رافع ہے۔ آجکل قوم نے سپہ سالاری کی خدمت عطا کی ہے۔

رافع کی نگاہ ان تینون عورتون کو دیکھ کر پہچان گئی ان مین ایک تو علی یوسف کی بیوی زبیدہ اور دوسری اوسکی بہن نجبن اور تیسری وہی مصیبت زدہ دشتا حمیدہ ہے جس کے چہرے سے ماہتاب کی ضیا ماند پڑی تھی۔ زبیدہ اور نجبن ستارون کے مقابل تھین جن مین حمیدہ کی شبیہ نور چاند تھی ہوا کا ایک جھونکا حمیدہ کے مشکبو زلفون سے مس ہوتا تھا۔ رافع کے مشام جان کو تازگی بخشتا گیا کون کہہ سکتا ہے کہ یہ جھونکا حیات بخش ثابت ہوا یا نہین۔

جتنے روز تک رافع پردیسی اور غیر کفو سمجھا جاتا تھا اُتنے دن تک علی یوسف کی عورتین سامنے نہین آتی تھین۔ غیر کفو کا سامنا کرنا مذہبًا درست بھی نہین۔ اسوجہ سے پردہ ہوتا رہا۔ جب سُنا کہ رافع مہمان ہی نہین ہین بلکہ قسطنطنیہ پر جو مصیبت آنے والی ہے اوسکے دفعیہ کی فکر مین اپنا جان تک قربان کر دینا فرض سمجھتے ہین۔ وہ اسلام کے سچے پیرو اور دینی مسائل کے

حامی ہیں - اسدن سے زبیدہ نجمن اور دیگر بستی کی عورتوں نے رامز کا پردہ
ترک کر دیا - زبیدہ اور نجمن رامز کو اپنا لڑکا سمجھنے لگیں - دعا کرتی تھیں خدا
انکی حیات کی رسی دراز کرے اور اس کے ارادوں میں کامیابی بخشے -

علی یوسف کی خواہر نجمن رامز کے پاس آ کر بولی -

"رامز! تمہارے پاؤں دکھ گئے ہونگے دیر تک کھڑا رہنا پڑا لیکن ابھی کچھ دیر اور
قیام ہوگا - سڑکوں پر اژدحام ہے - بھیڑ چھٹ جانے تو لڑکی کو (حمیدہ کی طرف
اشارہ کرکے) مکان لے آنا - ہم دونوں مسجد اقصیٰ جاتے ہیں - وہاں منت مانگنا
ہے گھنٹہ بھر بعد مکان آئیں گے -

یہ کہہ کے نجمن اور زبیدہ دونوں وہاں سے کھسک گئیں - حمیدہ اوسی نخل کے
نیچے ایستادہ رہی - رامز نے آواز دی -

"حمیدہ!"

حالانکہ کوئی غیبی فرشتہ ان دونوں کے کان میں روز پھونکتا رہتا ہے کہ حمیدہ رامز
کی ہے اور رامز حمیدہ کا ہے مگر یہ دونوں اسوقت کیوں نہیں دل کھول کے باتیں
کر لیتے ہیں - آنکھوں سے تو کئی دفعہ گفتگو ہو چکی ہے لیکن ہونٹوں سے ایک لفظ بھی نہیں
نکلتا - حمیدہ کا خوبصورت چہرہ اتنا [illegible] تھا
تھا - رامز [illegible] پاس آ کر [illegible] "حمیدہ"

حمیدہ نے کوئی جواب نہیں دیا وہ [illegible] جواب [illegible] - ادھر رامز [illegible]
فکر میں غلطاں تھا - اس سے ایسا سوال [illegible] کیا جائے [illegible]
ہونٹوں سے کوئی کلمہ نکلے جس سے میری دوست کو ناگوار نہ ہو - [illegible]
چہرہ [illegible] -

تم اس سے کوئی سوال نہ کرو اس سے [illegible] پوچھو [illegible]
[illegible] -

رامز کو ان [illegible] حمیدہ [illegible] یہاں سے
جانے والی ہوں معلوم ہوتا ہے - [illegible] ہو سکے گی -

حمیدہ نے [illegible] جواب نہ دیا - ادھر رامز [illegible] کسی طرح اس کے

منہ سے کوئی لفظ نکلے - پھر پوچھا
"سوچا تھا تمہیں ہمراہ لیکر اٹلی چلیں گے لیکن مجبور ہوں - یہاں تو جنگ و جدل کے بادل چھائے ہوئے ہیں - اگر لڑائی میں کام آگیا تو یہ اُمید بھی منقطع ہو جائے گی - وطن کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا -

یہ جملہ دلکو تڑپا دینے والا ثابت ہوا - دلستان حمیدہ سے رہا نہ گیا - وہ نیک و بد کچھ سمجھتی نہیں - وہ مستقل مزاج ہے - وہ چاہتی ہے کسی طرح خونریزی کی نوبت نہ آئے اور ہمارا ملک مسیحی دست برد سے بچ جائے - اُسنے گردن اوپر جھکا لی اور خوف کے آثار چہرے سے نمایاں ہونے لگے دھیمی آواز سے کہا -

"یہ ضروری نہیں آپ اس جنگ میں حصہ لیں - آپ کوئی ایسی چال چلیں کہ اسلامی اخوت پر دھبہ نہ آنے پائے اور نہ جنگ و جدل کی نوبت آنے - کیا آپ کی کوئی کوشش کارگر نہیں ہو سکتی -

راھز نے آج حمیدہ کے لبوں سے پہلے پہل یہ جملے سنے - دل ہاتھوں سے گیا گویا کونین کی دولت مل گئی -

اسنے جواب دیا -

یہ تو امکان سے باہر ہے -

حمیدہ پر سناٹا کھینچ گئی - جواب دیتے نہ بنا -

راھز - مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہاں سے رخصت ہوتے وقت تم سے ملاقات ہو سکے گی اور نہ اسکی خبر تھی آج تمہارے گلابی لبوں سے ایسے روح بخش کلمات سنونگا - کاش اسکی خبر ہوتی کہ مجھے جنگ میں حصہ لینا تمہیں منظور نہیں تو کبھی جنگ باری میں اس عہد کا پابند نہ ہوتا -

حمیدہ کے لبوں پر قفل سکوت لگا ہوا ہے - لاکھ چاہتی ہے کوئی جواب دے جواب نکلتا ہی نہیں

راھز - خاتون حمیدہ اسکے مجھے اپنی زیست کی کچھ بھی پروا نہیں ہے - میں تمہارے یہاں مسافرانہ بود و باش کرتا تھا - کوئی ساتھی نہ تھا - جب سے تمہارا چاند سا چہرہ دیکھا ہے بخدا میری نئی زندگی ہو گئی - میرے دل میں اسوقت سیکڑوں

تمنا مین رقص کر رہی ہین - آج ہی مین نے ہزارون آدمیون کے روبرو عہد کر لیا ہے کہ جب تک اس جسد خاکی مین روح ہے تب تک دشمنان مذہب سے لڑونگا کل صبح سالونیک جانے کا عزم ہے اگر خدا نے کامیاب کیا اور واپسی کی نوبت آئی تو پھر تمھارا منھ دیکھونگا ورنہ یہ حسرت قبر تک ساتھ جائے گی - مسیحی لشکر سالونیک پہاڑی پر اترا ہوا ہے - وہان بہت بڑا کشت وخون ہوگا -

رامز جواب کا انتظار کرنے لگا - مگر حمیدہ نے کوئی بات نہین کہی - رامز کے دلمین اور پیچ وتاب کی گتھیان پڑگئین - اضطراب بڑھ گیا دلمین کہنے لگا -

"حمیدہ چاہے تم بولو یا نہ بولو - مین پھر ایک دن تمھارے پاس آؤنگا اور اوسدن تم سے وہ بات کہونگا - جو دل کے پردون مین ابھی تک مخفی ہے - دیکھو اوسدن تم میری بات کا جواب دینا"

رامز نے پھر حمیدہ کو مخاطب کیا اور پوچھا -

مین ہمیشہ تم سے تمھارا پتہ پوچھا کرتا ہون - تم کچھ جواب ہی نہین دیتی ہو - اگر کہنے مین کوئی عار نہین ہے تو اپنا حسب نسب بتاؤ تمھارے والدین کا نام کیا ہے مین اونکا پتہ لگاؤنگا - اناطولیہ مین میرا بھی مکان ہے ممکن ہے اونکا سراغ لگاؤن یا تمھین اسوقت بھی کچھ پتہ دیسکون"

"حمیدہ کا ذہن خالی ہے اوس مین کوئی لفظ ہی نہین - بیچاری جواب کیا دے البتہ اوسکے چشم فتنہ ساز سے قطرات اشک کی لڑیان ٹوٹنے لگی ہین وہ زار زار رو رہی ہے کیا رامز نے اوسکو روتے ہوے دیکھا ہے - سرشک غم جو اوس کے نکل کے رخسارون کو تر کرتے ہوے پیرہن پر گرتے ہین کیا رامز کی نظر ابھی تک انکی طرف مخاطب نہین ہوئی - اگر راز ان اشک کے آبدار گوہرون سے کوئی سوال کرتا تو شاید اوسے اپنے سوالون کا جواب مل جاتا - کیونکہ آنسوون کا پانی اندرونی جذبات اور دلی انقباض کی کیفیت ظاہر کر دیتا ہے - اب کی دفعہ رامز دیر تک جواب ملنے کا منتظر رہا - مگر وہی سکوتی مہر قفل دہان رہی -

رامز نے پھر ٹوکا -

حمیدہ! کیا خاموش رہوگی جواب نہ دوگی تمھین میرا جرم بخش دینا ہوگا - مین

تمھارا گنا ہگار ہون معاف کرو - دیکھو آج یہان سے چلا جاؤنگا اور یہ ہار جو
کل مجھے انجمن کی طرف سے دیا گیا تھا تمھارے گلے مین حمائل کرنا چاہتا ہون
جب تمھین میرا سایہ نظر نہ آے اور یہ یقین ہوجاے اب اُس کے دیدار نہوینگے
اسوقت اسے دریا مین بہادینا -
یہ کہکر رامز نے اپنے گلے کا زرین ہار اوتار لیا - حمیدہ نے برقعے کے اندر سے
باہستگی تمام ہاتھ نکالا اور گلابی رخساروں کو بوسہ دیا - آسمان کے تارون کے سوا
جو درختون کے پتون کی اوٹ سے جھانک رہے تھے - اور کوئی اس سین کا مشاہدہ
نہ کرسکا -

*

۹
نوان باب

صائب بک کی سرگذشت

سپہ سالار صائب بک اپنے مرشد کو ساتھ لیے میدان مین بنے ہوے پتھر کے
چبوترے پر جا بیٹھا - سپہ سالار کی آنکھون سے اشک خونین کے تراڑے
بہ رہے ہین ایک سوتا جاری ہے کہ بند ہی نہین ہوتا - دیر تک یہی کیفیت رہی
ایک آہ سرد بھر کر جیب سے رومال نکالا چہرہ صاف کیا - اور بولا -
" پیر و مرشد ! جو لوگ مجھے کہتے ہین - غلط کہتے ہین - عیسائیون کی عقیدت کیشی
اور اُنکے مسائل کو دیکھکر عیسائی نہین ہوا ہون - آپ کو خیال ہوگا کہ بیت المقدس
کے بشپ اور مجھ سے کس بات پر جھگڑا ہوا تھا - اوسی بشپ اور قانو کے
جالی کارروائیون سے مجھپر آفت آئی اور ایمان کھو بیٹھا - اسوقت حضور ہی نے
اطمینان دیا اور ہدایت کی کہ عیسائیون کے فوجی افسر جرجیس سے فریاد کرو -
وہان تمھارا انصاف ہوگا -

مرشد - درست ہے - ضرور ہدایت کی تھی مگر توقع تھا فریاد سُنی جائیگی - مگر
معاملہ برعکس نظر آیا - بجاے بھلائی کے بُرائی دیکھ رہا ہون - افسوس ! سباقت کا ہم
تم اپنا دین کھو بیٹھے -

صائب بک - جی ہان - جسوقت دمشق چھوڑا مکان سے نکلا - متعدد

بدشگونیوں سے سابقہ ہوا - اُنپر کچھ توجہ نہ کی - آپ سمجھ سکتے ہیں عیسائیوں کے دربار میں یہودیوں رسائی مشکل ہے - پھر ایک مستغیث کی وقعت ہی کیا دُھتکار بتائی جاتی ہے - جیسپر گذر چکی ہے وہی خوب جانتے ہیں - دوسرا شخص ان مشکلات کو نہیں سمجھ سکتا - جرجیس کی چھاؤنی میں کوئی ایک ماہ تک مقیم رہنے پر بھی گورنر سے ملنا نصیب نہوا - البتہ چند ملازموں اور خانساماؤں سے ملاقات ہوتی رہی اونکی خوشامد کرتے کرتے مہینہ گذر گیا - تعجب تو اس بات کا ہے جنھوں سے ملاقات ہوئی دولت کے بھوکے نظر آئے - سب میری ہی جیب ٹٹولتے رہے - جسے دیکھو رحم سے کورا اور مطلب آشنا کسی نے میری آہ وزاری پر کان نہ دیے -

ھرشمد - واقعی یقین بڑی دقت ہوئی ہوگی - آخر ہوا کیا ملاقات ہوئی یا نہیں -

صاحب بک - ایک روز عام دربار تھا - بڑے بڑے عالم - اور معزز افسر شریک دربار ہوئے - اعلان تھا - ہر حیثیت کا آدمی آسکتا ہے اور اپنی غرض بیان کرسکتا ہے معمولی حیثیت کے لوگ خیال کرتے ہیں اُس دن مستغیثوں کی فریاد سنی جاتی ہے - اور انصاف کے ساتھ مقدمات فیصل ہوتے ہیں - لیکن یہ خیال ہی خیال ہے - مجھے بھی گمان تھا آج انصاف کا روز ہے - کچھ نہ کچھ داد مل جائے گی چنانچہ اسی خیال سے دربار میں پہونچا - لیکن کسی شخص نے میری درخواست گورنر کے سامنے پیش کرنے کی حامی نہ بھری - مجبوراً خود ہی جرات کر بیٹھا اور چلاتا فریاد کرتا جرجیس کی میز کے روبرو جا کھڑا ہوگیا - جرجیس نے بھی قہر آلود نظر سے گھورا -

ھرشمد - یہ کیوں - کیا تم پر بھی کوئی جرم قرار دیا گیا تھا - کیا تم مجرم تھے غصہ کی نظر سے گھورا گیا تھی -

صاحب بک - بجز خدا کی قہر کے اور کیا کہا جائے - بیت المقدس کے سمی ہانسیپ کا ایک رشتہ دار دربار میں موجود تھا - گورنر کی اُس پر بہت مہربانی تھی اس لیے اُسے رسوخ حاصل ہوگیا - اُس نے انگی ... زبان ... ایسی باتیں کہیں جس سے گورنر کی نیت میری جانب سے خراب ہوگئی اُسے خشمناک ہوکے

مجھ سے کہا۔

"او مسلمان میں جانتا ہوں تو نے قسطنطنیہ کی رعایا کو مسیحی حکومت سے بدظن کیا ہے یہ شور و شغب تیری ہی ذات سے قائم ہے۔"

میں نے گڑگڑا کر جواب دیا۔

"خداوند! میں ایک غریب سید ہوں۔ مجھ میں رعایا کو اکسانے کی طاقت نہیں رعایا میری بات کب سن سکتی ہے۔ پادری صاحب میرے محلے میں تنور گرانا چاہتے تھے۔ اتنی گستاخی ضرور ہوئی میں نے انھیں روکا اور عرض کیا کہ تمام مسلمان بگڑ جائیں گے۔ یہ مذہبی معاملہ ہے آپ اس میں ہاتھ نہ ڈالیے۔ پادری صاحب کو کب تاب تحمل و ضبط کی تھی سخت جواب دیا مسیحیوں کی حکومت میں بھی اپنا مذہبی فعل نہ کریں یہ کیا مہمل خیال ہے اور تو منع کرنے والا کون۔ ان کلمات سے میرا خون ضرور تاؤ کھا گیا۔ میں نے کہا حضور! یہ سرزمین مدت سے مسلمانوں کے تحت میں ہے وہی یہاں کے مالک ہیں۔ ہمارے بادشاہ خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان محمد خامس ہیں وہ اس فعل کو ہرگز گوارا نہ کریں گے۔ بہت بڑی خونریزی ہو جائے گی۔"

یہ سنتے ہی گورنر کے تیوروں پر اور بھی بل پڑ گئے۔ جھلا کر جواب دیا۔ "او کمبخت سن! پادری صاحب نے تیرے حق میں جو سزا تجویز کی ہے وہ بہت کم ہے۔ جو شخص مسیحیوں کے دینی تقدس میں رکاوٹ ڈالنے والا ہے اور اُنکے حکم سے سرتابی کرتا ہے اسکے لیے قید ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں وہ اپنی حیات کے دن پورے کر سکتا ہے۔"

گورنر کے اس قہرناکی سے دل لرز اٹھا۔ بہت کچھ خوشامد کی اور عرض کیا کہ حضور میں بے گناہ ہوں کیوں مورد عتاب بنا رہا ہوں۔ مجھ پر رحم کیجئے میں فریادی ہوں۔ ... سب کچھ کہا وہاں سننا کون تھا گورنر پادری کی رشتہ داری کی باتیں گورنر کی آتش حرارت میں روغن کا کام دیتی تھیں۔ الغرض درکنار رہا تک قید خانہ میں پہنچا دیا گیا۔

فرشتے۔ یا امین خدا جانے تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اتنی سی بات پر تم جیل بھیجے گئے

توبہ توبہ! کیا قیامت ہے خداوند! تو نے ایسے ظالموں کے ہاتھوں میں ہماری پاک سرزمین کی حکومت کیوں تفویض کی۔

صاحب ایک - پیر مرشد! میں تین روز تک ایک تنگ کوٹھری میں بند رہا کھانے کی طرف توجہ ہوئی - ایک سپاہی تین روز تک مٹی کے طباق میں سوکھی روٹیاں ایک پیالہ دال اور کوزہ بھر پانی رکھ جاتا رہا۔ مگر مجھے اُس کھانے سے نفرت رہی کبھی کھانے کی طرف نگاہ نہ ڈالی - چوتھے روز ایک مسیحی نے آکر وعظ سُنایا اور مجھے بپتسمہ دینے کا ارادہ کیا۔ مگر خدا کی شان میں اُس روز بھی بچ گیا - میں نے سوچا دین عیسائی قبول کرنے سے مرجانا بہتر ہے -

مرشد - صاحبزادے! ایسے وقت میں خدا ہی مددگار ہوتا ہے - تیرا عیسائی ہونا تعجبات سے معلوم ہوتا ہے۔

صاحب ایک - اب میں اپنی بدقسمتی کا حال سناتا ہوں - جس قیدخانے میں مقید تھا بغل میں چھوٹا سا باغیچہ تھا - باغیچہ میں ایک خوشنما قصر تھا - اوس قصر میں ایک لیڈی رہا کرتی تھی جو خدا کے فضل سے بہت ہی نیک دل اور رحیم تھی -

مرشد - وہ لیڈی کون تھی - شاید گورنر کی میم ہوگی -

صاحب ایک - گورنر کی میم تو نہیں تھی - تھی کسی افضل خاندان کی - گورنر کے بھائی مرجس کا نام شاید آپ نے بھی سُنا ہوگا - اسی مرجس نے بیت المقدس پر قبضہ کیا تھا - یہ لیڈی اسی مرجس کی دختر تھی - مس فلورا نام تھا - بیت المقدس کی رعایا مرجس کو بہت مانتی تھی - اکثر اشخاص کا قول ہے کہ جب سے گورنر کے ایما سے مرجس کو زہر دیا گیا اور یہی ایک وجہ ہے اکثر یہاں کے باشندے جو جیس کے نام سے جھڑکتے ہیں اور یہاں کی رعایا کو اغوا کررہے ہیں - تو اتفاق و اتحاد کے نام سے ایک انجمن ترتیب دی گئی ہے - بجز فلورا کے مرجس کے اور کوئی اولاد نہ تھی - اور یہ چالاک گورنر اپنی بدنامی کا دھبہ مٹانے کے لیے فلورا کو بہت عزیز رکھتا تھا - فلورا جو شے چاہتی اوسی وقت مہیا ہو جاتی تھی اُسکی عمر بھی کچھ زیادہ نہ تھی -

مرشد۔ ان باتوں سے مطلب نہیں۔ جانے بھی دو۔ اپنی کیفیت کہو پھر کیا ہوا۔؟

صائب بک۔ اپنی ہی کیفیت عرض کرتا ہوں۔ جب فلورا سن تمیز کو پہنچی۔ جرجیس نے اُسے یہ قصر دے دیا اور کہا تم اسمیں سکونت اختیار کرو اور آزادی کی زندگی بسر کرو۔ میرے پاس قرآن شریف کی ایک جلد تھی جسے میں قرات کے ساتھ کسی قدر تیز آواز میں پڑھا کرتا تھا۔ میری صدا فلورا کے قصر میں تک جاتی تھی۔ مجھے یہ معاملہ عقب ظاہر ہوا کہ اُسنے کسی اپنے ملازم یا پہرہ دار سے پوچھا کون شخص عربی پڑھا کرتا ہے۔ دوسرے دن فلورا کے ایما سے پہرہ دار میرے پاس آیا میں نے اپنی غم آلود داستان سُنا دی وہ بہت ہی متاثر ہوا اور افسوس کرنے لگا۔ جب پہرہ دار نے جا کر میرا قصہ اُس رحیم بیبی کو سُنایا۔ وہ چھپ کر میری کیفیت دیکھ گئی۔ مجھے اس روز چوتھا فاقہ تھا۔ بھوک سے مضمحل پڑا ہوا تھا۔ حواس درست نہ تھے۔ خدا خدا کرکے وہ روز آخر ہوا۔ شام کو جب کچھ ہوش آیا اور میں نے دھیان سے دیکھا معلوم ہوا یہ قیدخانہ نہیں ہے بلکہ کوئی دوسرا مکان ہے۔

مرشد۔ یہ اور بھی عجیب بات ہے۔ شاید گورنر نے دوسرے مکان میں بند کرا دیا۔

صائب بک۔ نہیں جناب۔ بھلا قسی القلب گورنر مجھے اذیت دینے سے چوکتا۔ مجھے سخت ترین آزار پہنچائے جا رہے تھے۔ بیچاری فلورا نے رحم کھا کر چوری چوری قید سے اُٹھوا منگایا۔ غرض میں فلورا کے آراستہ کمرے میں ایک کوچ پر لیٹا ہوا تھا۔ بائیں کوچ کرسی ڈالے فلورا بھی بیٹھی ہوئی تھی۔

مرشد۔ کیا میں کوئی گڑھا ہوا قصہ سُن رہا ہوں۔ یہ بتاؤ تم نے اپنا دین حق کیوں کھو دیا۔

صائب بک۔ سُنیے۔ اسی فلورا نے مجھے دین سے بے دین کیا۔ میری غفلت میں اس نے مجھے ناجائز گوشت کھلا دیا۔ دوا کے بہانے شراب لائی۔ دو روز کے بعد مجھے معلوم ہوا اور میں ہاتھ مل کے رہ گیا۔

معلوم ہوتا ہے اسی فلورا سے تمہارا نکاح بھی ہوگیا۔

مرشد - معلوم ہوتا ہے اسی فلورا سے تمہارا نکاح بھی ہوگیا-

صائب - جناب! مجبور تھا - مرتا کیا نہ کرتا - چھٹے روز بپتسمہ پایا اور ساتویں روز فلورا سے شادی ہوگئی - کیونکہ وہ زیادہ تر اسی بات پر مصر تھی میرے ساتھ شادی کرلو - جب یہ خبر گورنر کے کان تک پہونچی - وہ بہت خوش ہوا اور میری وابستگی کے لیے بہت کچھ تحفہ جات بھیجے - فلورا سے کہا تم نے بہت بڑا کام کیا - رفتہ رفتہ مجھے فوج میں ملازمت ملگئی - اسوقت میں فوج کا کرنل ہوں - مسلمانوں کا خون گرانے کے لیے ہر وقت میری تلوار میان سے نکلی رہتی ہے - کیونکہ گورنر نے یہی خدمت میرے سپرد کی ہے-

مرشد - خیر - ایک بات تم سے دریافت کرتا ہوں - کیا اب تم عیسائی دین ترک نہیں کر سکتے - کیا ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ تمہیں عیسائی مذہب سے نجات نہیں دلاسکتا - اب بھی مسلمان ہوسکتے ہو کیوں اسلامی بھائیوں کا خون بہاؤ گے - خدا تعالیٰ اسمیں ناخوش ہوگا - ہمارے پاک مذہب کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے - جب چاہے چلے آؤ-

صائب بک - جناب اب مشکل امر ہے - جسنے مذہب ترک کیا - جو بے دین ہوگیا - اوس سے بڑھ کے دنیا میں اور کون مکار ہوگا - ایک پھر اس مذہب کو ترک کرکے پھر اسلامی مذہب کو قبول کروں یہ سراسر حمق ہے - نادانی ہے - یہاں بھی خدا ہے وہاں بھی خدا - ممکن ہے یہاں بھی نجات ملجائے ورنہ ؏

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوکر

گئے دونوں جہان سے ہم خدا نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوکر

دل چاہتا ہے خدا ہمیں موت دیدے - دنیا میں منہ دکھانے کی قابلیت نہیں رہی - آپ بھی میرے حق میں دعا کیجیے - اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے - یہ کہکے زار زار رونے لگا-

---

باب دسواں

پتہ

مرشد کے سمجھانے بجھانے سے صائب بک کو کچھ تسکین ہوئی - بےچینی دفع ہوئی پوچھا - کیا آپ کو رامز کی خبر ہے - وہ کہاں ہے کیا کام کرتا ہے -

مرشد - کیونکر جان سکتا ہوں - آج چار پانچ سال ہوئے جب سے حمیدہ گم ہوئی ہے اپنے وطن اناطولیہ کی طرف نہیں گیا - وہاں کا نام لے دینے سے میرے قلب پر کوئی نشتر مار دیتا ہے -

صائب بک - ہائیں - کیا حمیدہ کھو گئی -

مرشد - زندہ ہے یا مر گئی - یہ تو عالم الغیب جانے - مگر میری نگاہ سے اوجھل ہے -

صائب بک - کیا اپنی سسرال گئی -

مرشد - نہیں بیٹا! حمیدہ کی اب تک شادی ہی نہیں ہوئی - زندہ ہوتی تو اس کا نکاح رامز کے ساتھ کر دیتا -

صائب بک - کیا بات ہوئی کیا کوئی مکان سے نکال لے گیا -

مرشد - یہ بھی عجیب و غریب داستان ہے - میں کعبہ شریف حج کرنے جا رہا تھا حمیدہ کی ماں اور حمیدہ بھی ساتھ تھیں - جب حج کر کے واپس ہوئے راستہ میں عرب کے بدوؤں نے گھیر لیا - جو کچھ مال متاع کپڑے لتے تھے چھین لیے - اندھیری رات تھی قزاقوں کے خوف سے میرا قدم رک نہ سکا جنگل میں چھپ کر جان بچائی اپنی جان تو بچ گئی مگر حمیدہ جو ایک رتن تھا ہاتھ سے جاتا رہا - یا تو قزاقوں نے اسے ہلاک کر دیا ہوگا - یا وہ اسے اپنے ساتھ لے گئے ہونگے -

صائب بک - ایسی قبول صورت لڑکی کو قزاقوں نے کبھی ہلاک کیا نہ ہوگا - آپ کی غفلت سے بیچاری کی یہ کیفیت ہوئی - اگر دو چار سپاہی چوکیدار ساتھ لیے ہوتے یا کسی قافلے کے ہمراہ رہتے تو یہ ہرگز نوبت آتی - کیا ہمراہی میں ایک سپاہی بھی نہ تھا -

مرشد - دو سپاہی اور ایک چوکیدار ساتھ تھے - پہلے انھیں کے سر تینوں وہ

ہوئے سے لگے۔ عمر ابھی کم تھی۔ صاحب بیٹا بیوی کی بھی ساتھ تھی۔ وہ بھی خوف سے ہماری طرح کسی جگہ مستور ہو کر پوشیدہ ہوئی ہے۔ اور ان کا بھی اسباب لوٹا گیا۔

صاحب بیگ۔ آپ نے حمیدہ کی بھی تلاش کی؟

مرشد۔ بہت کچھ خاک چھانی۔ کہیں سراغ نہ لگا۔ مدتوں در بدر حمیدہ کی جستجو میں شہر بشہر قریہ بقریہ گشت لگاتا رہا مگر کہیں وہ لعل بے بہا ہاتھ آیا نہ۔ کئی سال سے جنون کی طرح خاک بسر ہوں۔ ایک دن بیت المقدس کے قاضی سے ملاقات ہوئی۔ اوسکی زبانی معلوم ہوا۔ اسلونیک کے قریب کسی موضع میں ایک لڑکا تاجر نے گرفتار رکھی ہے۔ شاید کسی تاجر نے اوسے اپنے مکان میں رکھ لیا ہے۔ اسنے جو کچھ اوسکی کیفیت اور اوسکا حلیہ بتایا اوس سے تو ظاہر ہوتا ہے ہو نہو میری لڑکی حمیدہ ہی ہے۔

صاحب بیگ۔ پھر آپ وہاں کیوں نہیں گئے۔

مرشد۔ بیشک جانا چاہیے تھا مگر تنہا ہمت نہیں پڑتی۔ حمیدہ کی والدہ سڑن ہو گئی ہے جس وقت سے حمیدہ گم ہوئی ہے آجتک اوسکی آنکھوں کا سوتا بند نہیں ہوا۔ کھانا پینا ترک ہے۔ رات دن رونے سے کام۔ مکان میں گھر سے ہونے کو دل نہیں چاہتا۔ پریشان ہوکر ادھر ادھر دل بہلایا کرتا ہوں۔

صاحب بیگ۔ گو مجھے بھی وطن چھوڑے آج کئی سال ہو گئے۔ وہاں کے نقش و نگار بھی اب یاد نہیں۔ مگر راعز اور حمیدہ کا خیال اب تک دل سے نہیں مٹا۔ اوس کی بھولی بھالی باتیں اب بھی یاد آجاتی ہیں۔

راعز کا نام نکلتے ہی صاحب بیگ کا گلا بھر آیا چشم پر نم سے قطرات اشک جاری ہو گئے۔ جب اس جوش میں کمی ہوئی۔ مرشد سے عرض کیا۔

پیر مرشد۔ میں اپنے والد مغفور کی ناخلف اولاد ہوں۔ راعز ایسا وفادار بھائی پاکر اوسکی عقیدت کی قدر نہ کرسکا۔

مرشد۔ اس میں تمہارا قصور نہیں۔ یہ اللہ کی مرضی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

صاحب بیگ۔ کیا مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔ یا یہاں آنے کی کوئی اور بھی غرض تھی۔

مرشد۔ اور کوئی غرض نہیں صرف تمہیں سے ملنا چاہتا تھا۔ سن رکھا تھا تم ابھی

زندہ ہو - خیال کیا پہلے تم سے مل لوں بعد ازین ساتھ ہی مسجد اقصے کے مجاورون سے ملون شاید وہان حمیدہ کا پتہ لگ جائے -

صائب بک - بہت بہتر چلے مسجد اقصے - اور دیگر زیارت گاہون مین تلاش کرین -

مرشد - بھئی - اب تم معمولی شخص نہین بڑے آدمی ہو - اتنے بڑے جلیل عہدہ پہ کام کرتے ہوے تمہین تکلیف دینا میری انسانیت قبول نہین کرتی -

صائب بک - یہ گمان غلط ہے مین اسی طرح آپ کی خدمت بجا لانے کو مستعد ہون جسطرح تعلیمی حالت مین - بہرحال مین خود بھی مسجد اقصے جانے والا ہون -

مرشد - کیون وہان جاکے کیا کام کروگے - دیکھتے ہو ترکی کی رعایا شورش پہ آمادہ ہے - ایسا نہو غدر ہوجائے - کیا اوس کے روکنے کی کوئی سبیل نکال چکے ہو -

صائب بک - بیت المقدس - بغداد استنبول اور دوسرے کئی مقامات پر سرکاری قبضہ ہو ہی چکا ہے مسجد اقصے اور مسجد حرام جسکا رتبہ کعبہ کے برابر ہے مسجد نبوی ان مقامات پرحملہ کرنے کا ارادہ ہے چنانچہ یہ تحریک پاس ہوگئی ہے - اور ہفتہ ہی دو ہفتہ مین کثیر لشکر ان پر گولہ باری کرے گا اور عیسائی ان پر قابض ہوجائین گے -

مرشد - یہ کیا بک رہے ہو - کیا مسلمانون کے جلیل القدر پیغمبر کا ادب و احترام بھی چھوڑ دیا - کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہزارون کی بھی تقدیس بھی دی -

صائب بک - جناب مین اب انسان نہین ایک دین فروش ہو کے اسلام کا قطعی دشمن بنگیا ہون جسمین نک میری رگون مین پیوست ہے اس لیے انکی توہین کرنا میرا فرض ہے -

مرشد - خبردار ایسی نیت نہ باندھنا مسلمان تمہارے بھائی ہین ان کے دلون کو دکھی نا کرنا تمہین خدا ہرگز نہین بخشے گا - اسکے تم میرے شاگرد ہو - قرآن حدیث کل علم

بانی ہے - میرا حکم ماننا شاگرد پر فرض ہے - اس لیے میں تمھیں حکم دیتا ہوں مذہب
کی توہین سے باز رہو -

صائب بک - جناب اگر آج میں برسر حکومت نہ ہوتا - غریب سید ہی ہوتا
تو آپکا حکم بجا لاتا - میرا باطن زنگ آلود ہے میرا دل سیاہ ہے روحانی طاقت
ہے نہیں کیونکہ اس حکم کو مان لوں - جب طاقت نہیں - بھائیوں کے خون کی
پروا نہیں - جب وطنی بھائی ہو نہیں - ماں - بھائی - بہن کی صورت دیکھنے کا روادار
نہیں تب اس ناچیز سے کیا ہو سکتا ہے -

مرشد - خیر ان باتوں سے کوئی نتیجہ نہیں - یہ بتاؤ کب تک چڑھائی ہوگی اور تم
کب اُدھر کوچ کرو گے -

صائب بک - عرض تو کیا - ہفتہ ہی عشرہ میں گولہ باری شروع ہوگی - اور
کل تک میں بھی لشکر کے ہمراہ جاؤنگا - میری درخواست ہے جناب بھی میرے
ساتھ چلیں - انشاء اللہ میں دختر حمیدہ کو سرگرمی سے تلاش کراؤنگا - اگر اسکا نخل
حیات سرسبز ہے تو لامحالہ مل ہی جائیگی -

مرشد - تمھارے ساتھ چلنا بہت ہی انسب ہے لیکن بات یہ ہے کہ میں
ایک بوڑھا سید ہوں - تم عیسائی ٹھہرے - تمھارے ہمراہ چلنا کیونکر ممکن ہے -

صائب - اسکی آپ پروا نہ کریں - مسیحی حکومت میں کون ایسا شخص ہے
جو فوجی کرنل صائب بک کے حکم سے گردن تابی کرے - آپ ایک فنس پر
سوار ہو جائیے گا وہ آپ کو بہت جلد پہنچا دیگی اور میرے چند مسلمان خدمتی
خدمت پر متعین رہینگے - آپکا خیمہ علیحدہ نصب ہوگا - آپ ہمیشہ عیسائیوں کے
ڈیرے سے علیحدہ رہینگے - ہر نوع آپ مطمئن رہیں کسی قسم کی تکلیف آپکو
نہیں پہنچ سکتی -

مرشد - بہتر بہتر - بہت خاصی بات ہے - دعا دیتا ہوں رب العزت
اس سے تمھاری زیادہ حرمت کرے -

صائب - ایک بات اور پوچھنا چاہتا ہوں - اُس روز آپنے میری صورت
دیکھ کر فرمایا تھا - صاحبزادے تم پر کوئی آفت آنے والی ہے - کیا یہ

درست ہے۔

مرشد۔ نہیں جی۔ وہ کوئی بات نہیں ہے۔ آجکل کچھ میرا دماغ پھر گیا ہے۔ ہر وقت افسردگی چھائی رہتی ہے۔ جسے دیکھتا ہوں سمجھتا ہوں۔ یہ بھی ہماری طرح سرگرداں ہوگا۔ یہ بھی کسی مصیبت میں مبتلا ہونے والا ہے۔ اسی سے کبھی کبھی خرافات کلمے نکل جاتے ہیں عقلمند لوگ کچھ خیال نہیں کرتے۔

صائب بک۔ خیر۔ چلیے۔ صرف گھڑی دو گھڑی رات اور باقی ہوگی اگر مجھ کو گنہگار سمجھ کے خیمہ میں چلنے سے نفرت ہو تو رات وہیں بسر کیجئے علی الصباح غسل کر کے پاک ہو جائیے گا۔

مرشد۔ بہتر۔ دیکھا جائیگا۔ ایک بات تو بتاؤ تم کہتے ہو فلسطین میں جنگ ہونے والی ہے۔ قسطنطینیہ مسیحی دائرہ حکومت میں آجائیگا۔ تم جانتے ہو مجھ سے اپنے بھائیوں کی خونریزی کب دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ منظر بہت خطرناک ہوگا ابھی سے میرے حواس گم ہوئے جاتے ہیں۔

صائب بک۔ اسکی آپ فکر نہ کریں جب تک میں آپکے پاس رہوں گا آپکے روبرو یہ منظر پیش نہیں ہو سکتا اور نہ آپکے جسم میں ایک سوئی چبھ سکتی ہے۔ اب دیر کرنا فضول ہے۔ اٹھیے۔ میرے ساتھ چلیے۔

مرشد۔ یہ بتا دو۔ مجھے لے جا کر کہاں رکھو گے۔ کیا اپنی لیڈی مس فلورا کے کمرے میں لے جاؤ گے۔ جب اوس لیڈی کے قصر میں اس حیثیت سے جاؤنگا لوگ مجھے روکیں گے اور آپ بھی خفیف ہونگے۔

صائب بک۔ جناب وہاں میرا حکم چلتا ہے بھلا ممکن ہے کوئی شخص آپ کو روک سکے۔ لیڈی فلورا بھی آپ کی خدمت کرے گی۔

اس کے بعد صائب بک کرنل فوج وہاں سے اٹھا مرشد کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے کیمپ کی طرف راہی ہوا۔ چاروں طرف مہتاب کا نورانی فرش بچھا ہوا تھا۔ نسیم سحری کے جھونکے دل و دماغ کو تازہ کر رہے تھے۔ مرشد اور چلتے باغیچہ کی سڑک سے ہوتے ہوئے اپنے کیمپ میں آئے۔ پہرے دار سپاہیوں نے جو وردی پہنے تھے سلامی کی۔ صائب بک نے مرشد کو اپنے خیمہ تک

پہونچا دیا۔ مرشد نے باقی رات کھانے پینے گذار دی۔ مسلط بجری گئی نیند نہیں آئی۔

باب گیارھوان

سلطانی قلعہ

لیلۃ القدر کے دوسرے روز ہمارا دوست یا زعلی یوسف کے ہمراہ سعید پاشا سے ملنے گیا۔ علی یوسف نے پاشا سے ملکر رامز کا انٹروڈیوس کرایا۔ سعید بک رامز کو وطن کا فرمانبردار سمجھ کر بہت خوش ہوا اس سے ہاتھ ملا کر بولا۔

رامز! شاباش! شاباش!! خداوند تعالی تمہارے جوش اور حمیت میں برکت دے جس انجمن میں تم جیسے پرجوش اور بہادر نوجوان ہون وہ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی اور اپنے مقصد کو حاصل کریگی۔

رامز۔ طلب حریت اور اپنے اماکن مقدسہ پر جان قربان کرنے کے لیے مکان سے نکلا ہون۔ مجھے امید بلکہ یقین واثق ہے خدا ہماری ضرور مدد کرے گا اور ہمارے قومی شیرازہ کو ٹوٹنے نہ دیگا۔ اگر ہم مین ایک دو۔ دس۔ بیس۔ سو دو سو آدمی مارے بھی جائین تب بھی مقصد اعظم کو خطرہ نہیں پہونچے گا۔ بلکہ ہماری دینی اخوت زمانہ کے ساتھ ترقی کرتی رہے گی اور ایک دن ہم اپنے مقصد کو حاصل کرلین گے مشرک عیسائیون کو ملک سے نکال دین گے۔ اگر ثابت قدمی سے کوشش کیے گئے اور اپنے استقلال مین ضعف نہ آنے دیا۔

سعید بک۔ بیشک ہماری کوششین اُسوقت کارگر ہوسکتی ہے۔ جب ہم یکدلی سے اس آئی ہوئی بلا کی مدافعت کرین حکومت کا ظلم کسی مذہب سے دیکھا نہین جاتا۔ عیسائیون کے ظلم وستم مقدسہ مقامات پر دیکھے نہین جا سکتے۔ اس لیے ہم سب کو یکدل ہوکر متحد ہوجانا چاہیئے۔ ہم تم سب سینہ سپر ہوکے لڑین۔ ہماری کامیابی کا بہترین ذریعہ تلوار ہے۔ ہماری تلوار شان سے ہماری حریت کو استحکام پہونچیگا ظالم حکمرانون سے اگر نجات ہوسکتی ہے تو ہمارے بہادر سپاہیون کے ہاتھون سے یہی ایک ایسی قوت ہے جو ملک کو جبر وظلم سے بچا سکتی ہے۔ اگر بیابان کے تمام مسلمان ہمارے ہمنوا ہوگئے تو کامیابی سامنے ہے ہم اپنی قومی فوج کی محبت

ہین آسانی خواہشون کو پورا کرسکتے ہین اور کامیابی کی منزل تک پہونچ سکتے ہین ہم آپکو قومی حریت کا دلدادہ سمجھتے ہین - اس لیے ہم اپنی فوج کا عہدہ کمانڈر خیال کرتے ہین - آج آپ ہماری فوج کے کمانڈر مقرر ہوئے -

یہ کہکر اُسوقت شہر مین نقارہ پٹوادیا کہ مسلمانون کے متبرک مقامات - اور زیارت گاہون کو مشرکون کے ہاتھون سے بچانے والا رامز فوجی کمانڈر ہے - یہ بہادر جوان جس وقت جسکو جو حکم دے اُسے ماننا پڑے گا - اور جو گردن تابی کرے گا اُسے سزادی جائے گی "

سعید بک پاشا نے اپنی کمر کی تلوار رامز کو دی اور وہ سلطانی قلعہ مین اُسی روز سے رہنے لگا -

ایک دن رامز نے سعید بک پاشا سے کہا - دوروز کی رخصت دیجیے - تاکہ سالونیک جاکر وہان کے امراؤن سے مل لون اور اُنھین جنگ پر آمادہ کرون -

سعید بک پاشا نے اجازت دیدی - دوسرے روز رامز سالونیک سوار ہوگیا - سالونیک مین پہونچنے کے کئی روز بعد بیت المقدس سے ایک مخبر نے آکر خبر دی -

اسوقت گورنر جرجیس بہت بیمار ہے - جب تک گورنر کی صحت درست نہوگی - جنگ ملتوی رہے گی - لیکن لڑائی برسات کے قبل ضرور شروع ہوجائیگی پہلے سالونیک پر دھاوا ہوگا -

سعید بک پاشا نے فوراً آدمی بھیجکر رامز کو طلب کرلیا - اسکا دل حمیدہ کا مشتاق تھا وہ چاہتا تھا کسی دن علی یوسف کے مکان پر جاکر حمیدہ کی زیارت سے آنکھیں سینک لون - مگر سعید بک کے اصرار سے پلٹ آنا پڑا -

فوج کو باقاعدہ ترتیب دینے قواعد سکھانے قلعون کی مرمت کرانے مین دن گذرنے لگے - شب کو سیکڑون سپاہی رامز کے پاس آتے - رامز اُنھین صلح و اتفاق سے باہم رہنے کی ہدایت کیا کرتا اکثر مختلف دیہات و قصبات دورہ کرکے وہان کے باشندون کو جمع کرتا اور ان کو جنگ کے واقعات سے

آگاہ کرکے فوج مین بھرتی ہو جانے کی ترغیب دیتا - خبر رسانی کا انتظام کیا ڈاک کی سڑکین درست کین اور سرکارے متعین کیے -

سعید پاشا کے کانون تک جب رامز کی خوش انتظامی کی خبر پہونچی تو اوسکی ہمت اور بڑھ گئی - سوچا واقعی یہ جوان محب وطن اور قوم کا سچا خیر خواہ ہے دیہات و قصبات مین دورہ کرکے وہان کی رعایا کی ہمتون کو بڑھا رہا ہے -

الغرض رامز کی تحریک استحکام عہد اور استقلال پر کل رعایا نے حلف اُٹھا لیا اور اسکی قوت روز بروز بڑہتی تھی تمام فرقے کے لوگ اُس کے ساتھ تھے اور جوق جوق مسلم اوسکے شریک ہوتے جاتے تھے - کچھ عرصہ بعد رامز کی شوکت نمایان ہونے لگی - وہ جسطرف نکل جاتا لوگ اسکا استقبال کرتے اور خدا سے دعا مانگتے کہ وہ اُسکو کامیاب فرمائے - اور قوم کے مقاصد حاصل ہون - لوگ اس کے قائل ہو گئے - رامز تمام ملک مسیحی مظالم سے آزاد کرانا چاہتا ہے - یکایک اوسے کوئی اور ہی خیال دامنگیر ہو گیا - دل کوچہ جانان کی خاک چھاننے لگا - اوسنے رنج و ہم مین سعید کو دیکھا کہ وہ گھبرائی ہوئی اُسکے خانہ دل سے اسطرح نکل رہی ہے جسطرح جانکنی کے وقت روح - خدا جانے کیا ایسا صدمہ اسوقت اسکے قلب پر ہوا کہ بے اختیار اوسکی آنکھین بند ہو گئین - سر ایک ہاتھ سے اور کلیجہ دوسرے ہاتھ سے تھام کر رہ گیا - اور جب تھوڑی دیر مین طبیعت کچھ سنبھلی تو جوش جنون کا زور ہوا - حمیدہ کا خوبصورت چہرہ آنکھون کے سامنے پھرنے لگا - رامز تنہائی مین خدا جانے کیا کیا باتین سوچا کرتا اسکا تو پتہ نہین - مگر یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ جو شخص جسے پیار کرتا ہے وہ اُسے اپنی آنکھون کے پردے ہی مین رکھنا چاہتا ہے اس لیے رامز کی یہ غرض ضرور ہوگی جسطرح ہو حمیدہ کو نگاہ کے روبرو رکھے - رامز اپنے جسم کا مختار ہے آزاد بھی ہے اگر وہ چاہے تو ابھی حمیدہ کے مکان پر جا سکتا ہے اور اُس سے اپنے درد کی حکایت بیان کر سکتا ہے - رامز نے دل مین ان باتون پر بارہا غور کیا لیکن ملکی اور قومی فرض کی ادائگی کے سامنے حمیدہ کی محبت اوسے بالکل ہیچ معلوم ہوئی - اسی لیے رامز نے اپنی منچلی طبیعت حمیدہ کے خیال سے ملوث ہونے دی - اور اُسکا دھیان غست ربود کر دینے کی کوشش

مین اکثر اُلجھا دے سے کام لینا پڑا شام کو جب ٹہلنے کسی باغ ... جا نکلتا تو حمیدہ کی محبت اور چاہت اپنا زور باندھ دیتی اور خیال یار کی گلیوں کی خاک چھاننے لگتا۔ معاً اُسے اس بات کی تقویت ہوجاتی کہ اپنے اس آئی ہوئی مہم کے دفعیہ کی کوشش کرنی چاہیے جب اس سے نجات ہوگی اسوقت دیکھا جائیگا حمیدہ اپنی ہے اور مین حمیدہ کا۔

جولائی کا مہینہ۔ برسات کا موسم۔ سطح آسمان کالے کالے بادلون سے ڈھکی ہوئی ہے مخبرون نے اسی موسم مین دشمن کے حملہ آور ہونے کی خبر دی ہے۔ بہادر ترک میدان کارزار دیکھنے کے شائق ہو رہے ہین۔ رامز نے سعید بک پاشا سے سالونیک جانے کی درخواست کی۔ درخواست پر منظوری مل گئی۔ رامز نے اسباب سفر درست کیا۔ چلتے وقت سعید بک پاشا نے کہدیا۔ دیکھو رامز وقت بہت خراب ہے دیر نہ کرنا اسی ہفتہ کے اندر پلٹ آنا۔

بہت جلد پلٹ آؤنگا کہکر رامز وہان سے رخصت ہوا۔ سعید بک پاشا کی اجازت سے بارہ سپاہی مسلح ہروقت ساتھ رہنے لگے۔

باب ۱۲ بارھوان

دریا کا ساحل

آجکل حمیدہ سے اچھی طرح کھانا بھی نہین کھایا جاتا۔ بیٹھتی ہے تو بیٹھی ہی رہتی ہے لیٹتی ہے تو بستر پر گھنٹون لیٹی ہی رہتی ہے۔ رامز کی محبت بے طرح اوس کے دل کو مسل رہی ہے اوس کے دماغ مین رامز کا خیال ہے اور خیال کے ساتھ اسکی یاد۔ رامز کی آواز اُسکے کانون مین بھری ہے رامز کی صورت اُسکی آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے اوسکے چہرے سے ظاہر ہورہا ہے کہ کسی پیدا ہونے والے سوچ اور غور نے بلاے ناگہانی کی طرح اوسکے خون کو منھ لگا کر چوس لیا ہے اوسکا بدن نحیف و لاغر ہوگیا ہے۔ آنکھون مین حلقے پڑ گئے ہین۔ ہڈیان نکل آئی ہین۔

حمیدہ دوپٹے کے کونے مین خدا جانے کیا باندھے ہوئے ہے اوسے دو

سیکڑون بار کھولتی ہے دیکھتی ہے اور پھر باندھ لیتی ہے۔کسی دوسرے کو نہین دکھلاتی - خدا جانے حمیدہ کو کون ایسی بے بہا شے ملگئی ہے جیسے وہ جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہے -

آج چار یا پانچ سال حمیدہ کو روتے ہوگذرے - پہلے تو وہ اپنے والدین کی یاد کر کے سب کے سامنے رو لیتی تھی اور اب دو چار آنسو بہانے کے لیے تنہائی کی خواستگار ہے - جہان کسی آدمی کا نام نہو - وہ چاہتی ہے ایسا نہو کوئی آنسو گراتے دیکھ لے - کوئی پوچھ بیٹھے تو اُسے کیا جواب دونگی روتے وقت کوئی آجاتا تو وہ بہت ہی بیتابی سے اشکون کی تری دوپٹے سے پوچھ لیتی اور کسی غیر کی نظر نہ پڑنے دیتی - کیا اوسنے کسی کا کچھ چُرایا ہے جس سے وہ اسقدر خوف کھا رہی ہے - کیا اوسکو کسی نے کچھ کہا ہے جس سے وہ اتنا روتی ہے کہ دوپٹے کے آنچل تر ہوے جاتے ہین -

زہرہ حمیدہ کی سہیلی ہے۔کسی وقت حمیدہ زہرہ سے دل کی کیفیت کہہ ڈالتی تھی - لیکن اب وہ اوس سے بولتی بھی نہین - اُسکے سامنے اگر کوئی رامز کا ذکر کرتا تو وہ دور دھڑے ٹکڑے رامز کا ذکر سُنا کرتی - رامز کے اعلیٰ خصائل اور اُسکی نیک چلنی کے تعریفون سے حمیدہ کا دل بہت خوش ہوتا - لیکن جب زہرہ رامز کا تذکرہ کرتی اور اُس کے صفات کی خوبیان بیان کرتی تو یہ اُسکو مارنے دوڑتی - کون کہہ سکتا ہے اسکا سبب کیا ہے - زہرہ حمیدہ کو بہت پیار کرتی تھی - حمیدہ کی ایسی حالت دیکھکر ایک روز اوسنے اپنے باپ علی یوسف سے کہا - ابّا جان حمیدہ بہت بیمار ہے - کسی حکیم طبیب کو دکھلاؤ - زہرہ کا باپ علی یوسف آجکل آجکل کہہ کر ٹالدیا کرتا تھا - باپ کے اس مایوس بخش جواب سے زہرہ کچھ کبیدہ ہو جاتی - حمیدہ کے پاس آکر پوچھتی - حمیدہ بہن! تمھارے قدم لیتی ہون سچ بتاؤ تمھین کون مرض ہے - حمیدہ کہتی - کہان - کچھ بھی نہین -

اس جواب سے زہرہ پر جھلاہٹ سوار ہو جاتی - تیوریان چڑھ جاتین - تاہم وہ حمیدہ سے علیحدہ ہونا گوارا نہین کرتی - سایہ کی طرح ہمیشہ ساتھ رہتی -

جون کے مہینے مین زہرہ اپنی سُسرال گئی - حمیدہ کو رونے کا اچھا موقع ملا

اوسے اپنے جسم کی بھی پروا نہین - بال چلکٹ گئے ہین - مہینون سے کنگھی چوٹی نہین ہوئی - چہرہ صاف کرنے کا بھی اوسے شوق نہین - نہ آنکھون کو کاجل سے سروکار ہے - ان سب باتون کی تاک زہرہ رے لیا کرتی تھی - اب کون اوس کے چہرے کی صفائی کرے - جب کبھی وہ غسل کرتی - تر بالون کا جوڑا باندھ لیتی - ایک دن اوسنے غسل کیا - دوران سر ہوا - تر بتر کھڑے ہوئے وہان سے زمین پر گر پڑی - لرزہ آگیا - پندرہ بیس دن ہوگئے - لرزہ چھوڑتا نہین جسم اور بھی لاغر ہوگیا - علی یوسف نے طبیب کو دکھلایا لیکن حمیدہ نے نسخہ نہین پیا - پاس پڑوسیون کو حمیدہ کی زندگی مین شک ہوگیا - اب چارپائی سے بیٹھ لگ گئی - اُٹھا نہین جاتا بستر پر پڑے پڑے رویا کرتی ہے - زہرہ کی والدہ حمیدہ سے اکثر پوچھتی ہے - بیٹی تجھے کس چیز کی حاجت ہو کون شے کھانے کی مرغوب ہے منگا دون - وہ کچھ جواب نہ دیتی - صرف یہ کہہ کر ٹال دیتی ہے اماں ! اب مجھے شفا نہوگی - دس پندرہ یوم کی اور مہمان ہون -

حمیدہ کی علالت سنکر زہرہ دیکھنے کے لیے آئی - حمیدہ سے گلے ملکر بیٹھی تو دیر تک رویا کی - پھر بولی -

"بہن ! تجھے میرے سر کی قسم ہون - خدا کے لیے بتا تجھے کیا روگ ہو کون بیماری ہے -

حمیدہ - مجھے تو کوئی بیماری ہی نہین - تم آگئی ہو - ساری اذیتین دفع ہوجائنگی کل چلو سید اقبت چلکر منت مانگ آوین -

زہرہ - تم تو نحیف الجثہ اسقدر ہو کیونکر چلوگی -

حمیدہ - نہین بہن ! پہلے سے اب تو بہت اچھی ہون - اتنی دور چلنا کوئی بڑی بات نہین -

زہرہ - اچھی ہوجانا - چلنا - یہین لیٹے لیٹے منت نہ مانگ لو -

حمیدہ - نہین - تمھین میرے سر کی قسم - کل شام کو مجھے وہین لے چلو - مین تمھارے شانے کا سہارا لیے آہستہ آہستہ چلونگی - وہان چلکر اُسی کھجور کے درخت کے نیچے کچھ دیر ٹھہرین گے - وہ کیسی ٹھنڈی جگہ ہے - روح خوش

ہوجاتی ہے۔
زہرہ۔ اچھا۔
زہرہ مریضہ کو تسکین دے کر وہان سے اُٹھ کر اپنی مان کے پاس آئی اور یون
مخن سرا ہوئی۔
مادر! کل مریضہ کو مسجد اقصے تک لے جاؤنگی۔ ذرا ہوا کھا آئے گی۔
مان۔ یہ نہین ہو سکتا۔
اس دلشکن جواب سے زہرہ فکر مین پڑگئی۔
دوسرے دن حمیدہ نے زہرہ کو بلایا۔
زہرہ کسی دوسرے حجرے مین بیٹھی تھی۔ حمیدہ کی آواز سُنکر پاس آئی اور
اُس سے بولی۔
"کیا کہتی ہو؟"
حمیدہ۔ چلو صبح صبح ہو آئین۔
زہرہ۔ لے تو چلون مگر اتان منع کرتی ہین۔
حمیدہ۔ نہین وہ منع نہین کرینگی۔ جاؤ بلا لاؤ۔ مین سمجھا دون گی۔
زہرہ۔ اسوقت اتان جان مکان مین نہین۔ مسجد اقصے دعا مانگنے کو
گئی ہین۔
حمیدہ۔ پھر کیون اسقدر فکر دامنگیر ہے۔ چلو ہم تم بھی چلین۔ بہت ہوگا خفا
ہوئین گی۔ مین خوشامد کر لونگی۔ آپ مان جائینگی۔
زہرہ۔ نہین۔ نہین۔ مان کے خلاف قدم رکھنا کس نے کہا ہے۔ تم اونکے
غصہ کا حال جانتی ہی ہو ذرا صبر کرو۔ آتی ہی ہونگی۔ اُنسے پوچھکر چلین گے۔
حمیدہ۔ اگر اُنھون نے منع کر دیا تو جانا محال ہوجائیگا۔ اور میرے دل کی
تمنا دل ہی مین رہ جائے گی۔ اور مین تم سے چھپاؤن کیون۔ وہان چلنے مین
میری ایک مراد ہے۔
زہرہ۔ کونسی مراد ہے۔ بتاؤ تو سہی۔
حمیدہ۔ جب تم سسرال مین تھین۔ مین نے ایک مراد مانگی تھی جسکو پالنا

اب کی نوچندی کو خدا کہین راست لائے تو زہرہ کے ساتھ مسجد اقصےٰ جاؤنگی - اور صحابہ کرام رضؓ کے مزارون کی زیارت کرونگی -

زہرہ - مزارون کی زیارت کروگی - یہ کیون -

حمیدہ - تم جانتی نہین - میرے پاس ایک گوٹے کا ہار ہے - لیکن میلا ہوگیا ہے - مین چاہتی ہون ساتھ چلکر وہ ہار کسی مزار کے طاق پر نذر کردون - کیونکہ مجھے اپنی زیست کی امید منقطع ہوگئی ہے - اور یہ پرائی امانت کہان تک ودیعت رکھون -

یہ کہہ کر حمیدہ نے چادر سے منھ بند کر لیا - گفتگو کے سلسلے مین جو قطرات اشک حدقہ چشم مین ڈبڈبا آئے تھے - گو حمیدہ نے انھین سُرعت سے پونچھ ڈالے تھے - مگر زہرہ کی نگاہ پڑ گئی تھی اُسنے پوچھا -

"ہائین بہن روتی کیون ہو؟ کاہے کی فکر ہے - سچ سچ کہو کیا بات ہے - کیا مین کسی سے کہنے بیٹھونگی"

حمیدہ - بہن! حقیقت مین مین اچھی نہونگی - یہ مرض جان لیوا ہے - اور مجھے مرنے کا کچھ غم بھی نہین اگر آج یہ ہار مزار پر چڑھایا نہ جائے گا تو فضول ہی ہو جائیگا

زہرہ - وہ ہار ہے کہان؟

حمیدہ - گم ہو جانے کے خیال سے آنچل مین باندھ رکھا ہے -

یہ کہکر آنچل زہرہ کی طرف بڑھا دیا - زہرہ نے گرہ کھولی - دیکھا گوٹے کا ہار خراب ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے -

زہرہ - کیا آج ہی یہ ہار مزار پر چڑھانے کا قصد ہے -

حمیدہ - ہان آج تو نوچندی کا دن ہے اس سے بہتر اور کون دن ہوگا -

زہرہ - اچھا چلو - ہاتھ کے سہارے سے تھین لیے چلتی ہون - اللہ کی مرضی ہوگی تو امان جان سے پہلے لوٹ آئین گے -

لاغر اندام حمیدہ گو ناطاقت ہے مگر کسی اندرونی کشش کے زور دینے پر وہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور زہرہ کے شانے کا سہارا دیتی ہوئی چل کھڑی ہوئی جس خوشی اور مسرت کے ساتھ اُس کے قدم پڑتے تھے معلوم ہوتا اوسے کوئی مرض ہی

نہین ہے۔

آج مسجد اقصےٰ مین نوچندی کا بہت بڑا میلہ ہے۔ عُرس کی دھوم دھام ہے قوّال قوّالی گا رہے ہین۔ زائرین کا ٹھٹ جمع ہے۔ وہ بھیڑ ہے کہ الامان کان پڑی بات سُنائی دیتی نہین۔

زہرہ حمیدہ کو ساتھ لیے ہوئے اُسکے بتائے ہوئے مقام پر آئی۔ مسجد اقصےٰ کے پائین باغ کے اندر کھجور کا درخت تھا۔ زیر درخت دونون خورتین جاکے کھڑی ہوگئین۔

حمیدہ نے کہا زہرہ سے۔

"دیکھو یہ جگہ کیسی فرحت دینے والی ہے۔ اُسدن چاندنی رات مین اسکی جیسی بہار تھی آج دن کے اُجالے مین بھی ویسی ہی چھپا بیٹھی ہے۔ جی چاہتا ہے یہین جھونپڑی ڈال کر رہیئے۔ ہم اور تم امان جان کے ساتھ اُسدن بھی یہین آئی تھین۔ کتنی دیر تک یہان کی بہار دیکھتی رہین۔"

زہرہ کا دھیان کسی اور طرف تھا اُسنے حمیدہ کی باتون کا کچھ خیال نہ کیا۔

حمیدہ نے پھر چھیڑا۔

"اُسدن تو یہان بہت آدمی جمع تھے آج ایک بھی نظر نہین آتا"

یکایک درختون کے کُنج سے کوئی پچاس ساٹھ آدمیون کا غول نکلا۔ جن کے ساتھ بہت گھوڑے تھے اور وہ اسی طرف کو بڑھے جسطرف یہ دونون دختران ماہ سیما زیر نخل ایستادہ تھین۔ یہ لوگ آلات حرب سے بالکل مسلح تھے۔ اور اُنکی ظاہری وضع بتا رہی تھی کہ یہ لوگ ترکمانی خاص ٹرکی کے باشندے ہین۔

اسقدر دیکھنے کے بعد ہماری نظر ایک سوار پر پڑی جسکا گھوڑا سب سواروں کے حلقے مین تھا۔ مگر کس چستی کے ساتھ زین پر بیٹھا ہوا ہے کہ بدن کو ذرا جنبش نہین یہ سب مسجد اقصےٰ کے پھاٹک پر آکے ٹھہر گئے۔ باگین روک لی گئین۔ ان مین اُس سوار کی نگاہ خدا جانے کس کی تلاش کر رہی تھی جو اپنے باڈی گارڈ سوارون کے حلقے مین تھا۔ اتفاق سے اُسکی نظر ان دونون لڑکیون زہرہ اور حمیدہ پر پڑی اسکا وہ خیال جو ابھی تک کشمکش مین تھا ہر طرف سے منہ موڑ کر اشتیاق سے

ہاتھ پھیلا سے بڑی بیتابی سے ساتھ حمیدہ اور زہرہ کی طرف چلا۔ شوق نے کچھ دل سے کہا۔ دل نے اُس سے اور جسطرح سینے کے اندر کلیجہ خوشی سے اُچھل رہا تھا اُسی طرح خود بخود شوق میں بڑھتے ہوئے اُسکے قدم اُٹھنے لگے۔

جسطرف زہرہ اور حمیدہ کھڑی ہوئی تھیں حمیدہ اپنی تقدیر کی طرف سے کچھ ایسی بدگمان تھی کہ یہ منظر اُسے خواب وخیال سا معلوم ہو رہا تھا کیا یہ وہی رام ہے جس کے لیے دل اسقدر بے چین ہے۔ کیا کشش محبت رام کو اسطرف کھینچ لائی ہے۔ تقدیر دھوکا تو نہیں دیتی۔ صورت شکل سے تو رام ہی معلوم ہوتا ہے وہی چہرہ مہرہ وہی انداز اور وہی چال ڈھال ہے۔ خدا کرے وہی ہو جسکو میرا دل کہہ رہا ہے اس کے سر کے پریشان بالوں سے اُڑتے ہوئے غبار اور خس وخاشاک کو بہت اُلفت سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر چہرے پر انتہائی درجہ کی حسرت برس رہی ہے۔

حمیدہ کو ان خیالوں نے بے قابو کر رکھا تھا۔ رام کو اپنی طرف آتے دیکھ کر بھی چند قدم چلی۔ نہیں نہیں دوڑی۔ اس کے ضعف ونقاہت نے تھوڑی ہی دور تک ساتھ دیا تھا کہ آنکھوں کے نیچے اندھیرا آگیا۔ سر نے چکر کھایا اور حمیدہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر بیٹھ گئی۔ پھر اٹھی۔ پھر چلی۔ پھر بیٹھی۔ اور رام بھی اپنی محبوبہ کی بیقراری دیکھکر قریب ہی تھا کہ اس مسافت سے تنگ آکے بیخودی کے عالم میں وہیں گر پڑے۔ مگر دل میں بڑھتے ہوئے شوق نے بہت بڑی دستگیری کی کہ یہ گرتا پڑتا حمیدہ اور زہرہ کے پاس پہونچ ہی گیا۔ حمیدہ نے پہلے شوق بھری نظر سے دیکھا پھر پر درد آواز سے چیخ بھر کر روئی۔ سینہ میں کلیجہ اوچھل رہا تھا۔ اور ٹھنڈی سانس لینے کی آواز بھی کچھ یونہیں سی نکل رہی تھی کہ بیخودی نے دھر دبایا۔ یکبارگی حمیدہ کے اعضا میں جنبش ہوئی۔ پانوں ڈگمگائے۔ ہاتھ تھرائے۔ اور وہ بیہوش ہوکے تڑاق سے زمین پہ دھڑا گر پڑی۔

رام نے جب اوسے غش کھاتے اور زمین پر گرتے دیکھا بیتابی کے ساتھ قریب آیا اور حمیدہ کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا اور رومال سے اس کے چہرے کا پسینہ پونچھنے لگا۔ جو لوگ اُس کے سامنے کھڑے تھے آنکھوں نے دیکھا کہ رام کے چشم سے بھی اشکوں کی لڑیاں ٹوٹ رہی ہیں۔

زہرہ روتے روتے بولی۔
"پیارے رامز! بڑی قباحت ہے حمیدہ بہت ہی نقیہ ہے اتنی دور چلکر یہاں آئی۔ ضعف نے دبا لیا۔ اور وہ غش کھا کے زمین پر گر پڑی ناک پر ہاتھ رکھ کر ذرا دیکھو سانس کی آمدورفت مین تو کمی نہین ہوگئی۔
رامز نے بھی حمیدہ کی ناک پر ہاتھ رکھا دیکھا سانس مین کسی طرح کا فتور نہین۔
زہرہ سے کہا۔
ڈرو نہین۔ ابھی طبیعت بحال ہوئی جاتی ہے۔ ذرا چہرے کو ہوا دو۔
زہرہ دوپٹہ کے آنچل سے ہوا دینے لگی۔ رامز نے ہاتھ پاؤن سہلائے جس سے تھوڑی دیر مین حمیدہ نے آنکھین کھولدین۔ مگر نظر ٹھکانے نہ تھی۔ پڑے پڑے آنکھین پھرا کر ادھر ادھر دیکھا اور گھبرا کر کہا۔ رامز! پیارے رامز! جس کے جواب مین رامز ایسی رکتی ہوئی آواز مین بولا۔
"ہان مین حاضر ہون میرے چہرے پر نگاہ ڈالو"۔
حمیدہ یہ سنکر اٹھ بیٹھی اور بولی۔ پیارے اچھے تو ہو۔ تم کہان تھے۔
رامز اس کے جواب مین کچھ کہنا چاہتا تھا کہ جوش گریہ اور گذری ہوئی مصیبتون نے یاد آکر اوسکی زبان تھام لی اور یہ زار و قطار رونے لگا۔
زہرہ نے رامز کا ہاتھ تھام لیا اور تسکین دینے لگی۔
"یہ رونے کا وقت نہین۔ خوشی کا وقت ہے۔ اب آرام سے بیٹھکر ہنسو بولو خدا کا شکر کرو کہ اسنے حمیدہ کی ودیعت حیات تلف نہ ہونے دی۔ وہ زندہ پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ اس تپتی ہوئی زمین اور جلتی ہوئی دھوپ مین پیادہ پا تھا رے سامنے بیہوشی مین یہان آئی ہین اب کسی سایہ دار درخت کے نیچے چلکر بیٹھو۔ اور وہان بھی اپنی بپتی سناؤ۔
دونون اٹھکر ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور اپنی غمگین داستان کے طولانی قصے بیان کرنا شروع کر دیے۔

باب تیرھوان

سالونیک پر حملہ

موسم برشکال کے آخری حصے مین، گورنرجیبس کے لشکر نے سالونیک کا محاصرہ کیا فوجی جرنیل یا بڑے کمانڈر نے اپنی فوج کو دو حصون مین تقسیم کرکے کچھ پلٹنون کو سالونیک پر دھاوا کرنے کا حکم دیا اور کچھ رسالون کی معیت مین مسجد اقصےٰ مسجد حرام اور دیگر اماکن مقدسہ کو محاصرہ کرنے کا حکم دیا ادھر جاسوس نے آکے خبردی کہ مسیحیون کے سپہ سالار صائب بک پہلے یہان کی زیارتگاہون پہ حملہ کرینگے یہان کے متبرک مقامات کو غارت کرکے بیت المال پہ قسطنطینیہ پہ یورش بولین گے۔

اس صبر شکن خبر سے باشندگان شہر کے حواس خطا ہوئے مگر سعید بک پاشا کے تقویت دینے سے رعایا کے دل مین جوش وخروش کا دریا امنڈ پڑا۔ اور سینہ سپر ہوا اپنی زیارتگاہون کے محافظ بن گئے۔

سعید بک پاشا نے پانچ ہزار بہادر ترکون کی باقاعدہ فوج رامز کے حوالے کی اور حکم دیا کہ مسیحیون کی تقدیم روکدین۔ اور چھ ہزار جوانون کے رسالے مین مسجد اقصےٰ مسجد نبوی مسجد حرام کی حفاظت پر کمربستہ ہوگئے۔

ادھر مسیحیون کا عظیم الشان لشکر بحر مواج کی طرح جوش مارتا ہوا چلا آرہا تھا اس کے آگے جو افسر ہے وہ تو کچھ شنا سا معلوم ہوتا ہے۔ ناظرین آپ بھی پہچان گئے ہونگے یہ صائب بک ہے۔ سالونیک کے قریب ایک وسیع میدان مین پہنچکر اس کے حکم سے خیمے استادہ کردیے گئے۔ فوجیون اور ترون لشکریون کی مجمع سے دور دور تک آدمی ہی آدمی نظر آرہے تھے۔

برسات کا موسم ختم ہوچکا تھا۔ سفید بادلون کی بجای نیلگین آسمان نظر آنے لگا۔ رات کے وقت ایک بہادر جوان سالونیک کے قلعہ کی چھت پر کھڑا ہوا۔ غنیم کی فوج کا حساب کر رہا ہے۔ سناٹا چارون طرف چھایا ہوا ہے۔ کبھی کبھی سپاہیون کے گانے کی آواز اس سناٹے کو توڑ دیتی ہے۔ کئی سپاہی مسلح قلعہ کے پھاٹک پر کھڑے ہوئے پہرا دے رہے ہین۔ دفعتہً دنا دن توپ کی آواز آنے لگی اور

آسمان کی فضا میں بل گئیں - ہمارا شیر دل بہادر رامز توپ کی آواز سنکر بام سقف سے نیچے اوترآیا اور کسی طرف جانے کا ارادہ کیا -

اتنے میں پھر دناتا ہوا - توپ کی مہیب آواز سے زمین کانپ اٹھی - رامز زیر نخل کھڑا ہوا کسی غور میں پڑ گیا - ناگہان ایک سوار گھوڑا پھینکا ہوا اُس کی جانب آیا اور خبر دی کہ دشمن کے کثیر لشکر نے قلعہ پر دھاوا بول دیا ہے - قلعہ شکن توپوں کی خوفناک آوازوں سے ہمارے لشکر میں تہلکہ پڑ گیا ہے - لوگوں کو یقین ہے غنیم کی پیشقدمی اگر روک نہ دی گئی تو لامحالہ سالونیک پر دشمن قابض ہو جائیگا - لوگوں کو پیام اجل پہونچ گیا ہے غنیم کے لشکر سے متواتر گولے چلنے لگے ہیں اور بڑی تیزی اور مستعدی سے گولہ باری ہو رہی ہے - ظاہر ہے دشمن کے پاس کثیر لشکر ہے اور ادھر صرف چھ ہزار جوان - کسی طرح حریف کو روک دینا چاہیے تاکہ ہمارے افسر سعید بک پاشا چاق و چوبند ہو رہیں - ورنہ قلعہ ہاتھ سے نکل جانے کا احتمال ہے - اس دلشکن خبر کے سنتے ہی رامز کی چشم سے قہر کی چنگاریاں چھوٹ نکلیں وہ پیچ و تاب کی حالت میں قلعہ کے اندر آیا اور آتے ہی بگل دیا بگل کی آواز سے پانچ ہزار فوجی جوان میدان میں نکل کھڑے ہوے - رامز نے بھی نہنگانہ دلیرانہ فوج عدو میں گھس پڑنے کے ارادہ سے تند و تیز اسپ پر سوار ہوا اور پانچ ہزار ترکوں کی جماعت میں دشمن کی طرف رخ کر دیا -

گو رامز اپنے رسالے کے ساتھ غنیم کو روک لینے پر مستعد ہو گیا ہے تاہم راستہ کی خرابیوں کی وجہ سے حریف کے پڑاو تک نہ پہونچ سکا وجہ یہ تھی آگے دلدل تھی گھوڑوں کے پاؤں دھنسنے لگے تھے - اکثر سوار جھونکا کھا کر گر پڑے - صفیں بالکل ابتر ہو گئیں اور گھوڑوں نے جب زور کر کے نکلنا چاہا تو اُن کے سموں سے کیچڑ اوڑ اوڑ کر تمام سپاہیوں کی وردی پر پڑنے لگی - بمشکل تمام وہ سب دلدل سے نکلے - ادھر غنیم کا لشکر سالونیک کے متصل پہونچ گیا ہے - کرنل فوج نے گولہ باری کا حکم دیدیا ہے - گولہ انداز چاہتے تھے کہ ہم جلد اس لڑائی کا خاتمہ کر دیں اور قلعہ سالونیک پر ہمارے جنرل کا پھریرا لہرائے -

سعید بک پاشا کے کچھ رسالے غنیم کی فوج کے مدمقابل بنے - دونوں فوجیں لڑنے

لگین - لاشون کی تعداد لمحہ بلمحہ زیادہ ہونے لگی - زخمیون کے کراہنے سے دونون طرف کے سپاہی بدلہ لینے کے لیے دل توڑ توڑ کے دادِ مردی دے رہے تھے - گولون کی بوچھار کی یہ حالت تھی کہ ہر مرتبہ صف کی صف غارت ہوجاتی تھی - کوئی تو مرگیا تھا اور کوئی موت سے مغلوب ہوکر زمین پر تڑپ رہا تھا -

عین گرمی جنگ مین ایک نوجوان شدید تند و تیز گرد کا تا بجلی کی طرح وار کر رہا ہے اوسکی تلوار کی ضرب سے سیکڑون مسیحی افسر زمین کے پیوند ہو رہے ہین - وہ نوجوان کون ہے - رامز عین گرمی جنگ مین مع اپنے جانثار سپاہیون کے حریف کی فوج سے دوچار ہوگیا تھا - اسوقت وہ لاشون کے انبار کے قریب کھڑا ہوا ہے چارون طرف غضب کی تاریکی پھیلی ہوئی ہے - دوست دشمن کی تمیز نہین جو جس کے سامنے آجاتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے - کبھی کبھی توپ کا چلتا ہوا گولہ میدان کارزار مین پھٹ کر سیکڑون آدمیون کو فنا کر دیتا ہے - ترکون کی ثابت قدمی اور بہادری سے دشمنون کے دل مین ہراس پیدا ہونے لگا اور اُن کے ہاتھ سست پڑنے لگے - غنیم کے لشکر کا فوجی کمانڈر فوج کی یہ بیدلی دیکھ کر گھبرا گیا اور سوچنے لگا ان شیدائیان وطن کی فوج کا سامنا ہماری فوج کر نہین سکتی - بھاگا ہی چاہتی ہے - اُسنے رامز کو دیکھا وہ کسطرح بڑھتا چلا آتا ہے اُسکے منھ سے یہ جملہ نکل رہا ہے - بہادرو! قوم کا پاس کرو - جنت الفردوس زیر سایہ شمشیر ہست -

اُس کے اس جملے پر ترک دیوانے ہو ہو کر حملہ کر رہے ہین اور غضب کا جوش پیدا ہوتا جاتا ہے - ایک دفعہ بہادر رامز ننگا نہ و بلنگانہ فوج عدو مین گھس گیا اور مسیحی لشکر کے کسی میجر کی چھاتی مین سنگین بھونک کر ضیغم وار نعرہ مارا بھائیو! فتح بستہ خنجر ایست - ثابت قدمی سے لڑو - مسیحیون کا طبقہ ہماری کوششونکو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے - اس سے تمھاری تلوارون کو حریف کے لشکر کی طرف توجہ کرنی چاہیے -

اسوقت جنگ مین پھر ہل چل ہوگئی - رامز کی حیرت انگیز شجاعت سے ہر ترک کے خون مین گرمی آگئی - دو دستی تلوار چلنے لگی - کشتون کے پشتے لگ گئے - خون کا

دکھانے لگا۔

اب تک مسیحی فوج کے سرفروش سپاہیوں کے بڑھتے ارادوں کو بہادر رامز کے جوانوں کی خونخوار گولیوں نے روک رکھا تھا۔ قدم اکھڑ گئے۔ ترکوں نے دشمن کے رسالوں کو تلواروں کی دھار پر رکھ لیا تھا۔ یکایک مسیحی لشکر میں پھر جوش بڑھا۔ تلواریں پاشپ چلنے لگیں۔ اور سر گیند کی طرح میدان میں لڑھکنے لگے۔ گولیوں کی وہ بوچھاڑ ہوئی کہ کان دیے آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ توپوں سے گولی کھا کھا کر لڑھکتے ہوئے چلے جاتے تھے اور بار بار ترک گر کر گھوڑوں کی ٹاپوں سے کچلے رہتے تھے۔ بالآخر سعید بیگ پاشا کی فوج کی ہمتیں اور رامز کے لشکر کے حوصلے بالکل پست ہو گئے۔ قریب ہی تھا کہ ان کے قدم اکھڑ جائیں کہ رامز فوج کے درمیان سے اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا نکلا اور اپنے پست ارادے والے لشکریوں سے بہت ہی پرجوش لہجہ میں کہنے لگا۔

شاباش شاباش!!! کیا خوب داد شجاعت دے رہے ہو گھبراؤ نہیں بس ایک ہی دفعہ کی دیر ہے۔

ترکوں میں پھر جوش و خروش بڑھا۔ مسیحیوں کے دانت کھٹے کر دیے۔ دفعتہً ایک قہار لشکر دریا کی طرح شمال جانب سے امنڈتا ہوا نظر آیا۔ ترکی فوج سینہ سپر ہو کر نئی تازہ دم فوج کو روکنے پر مستعد ہوئی۔ سنگینیں ہاتھوں میں تھیں جو بہت ہی صفائی سے ملعون دشمنوں کے سرد سینے میں گھس گھس کر لہو پی رہی تھیں مگر اس نئی تازہ دم فوج کو دیکھ کر ترک بدحواس و منتشر ہو گئے۔ قدم اکھڑ گئے۔ بہادر رامز سے میدان جنگ چھوڑا نہ گیا۔ افسوس ہے اس دلیری اور اس شجاعت پر۔ پانچ ہزار سوار ترکوں میں صرف سو سوار بھی مارتے کاٹتے کسی طرف چل دیئے۔ میدان جنگ مسیحیوں کے ہاتھ آیا۔ سالونیک کے قلعہ پر مسیحیوں کا نشان لہرانے لگا۔

وہ دیکھو مسیحی لوگ قلعہ کی پشت پر کا پھاٹک توڑ کر اندر گھس آئے ہیں۔ توپوں کے گولوں سے قلعہ کی دیواریں ٹکڑے ٹکڑے ہوئی جاتی ہیں۔ مسیحیوں کی تلواریں بچوں بوڑھوں اور وہاں کے باشندوں کو بھیڑ بکری کی طرح کاٹ رہی ہیں۔ سعید بیگ دو ہزار رضاکاروں کی جماعت سے مسجد نبی بیت الحرام اور مسجد نبوی کی حفاظت پر تھے۔ ترکوں کی

پسپائی شکست مسیحیوں کے مقابلے پر آ گئے - چونکہ جوانمردی دکھلانی تھی - خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا تاب مقاومت نہ لا سکے انجام نا امید ہو بیٹھے گئے -

باب چودھوان

رامز بادل شکستہ میدان عمان سے چند سواروں کی جماعت میں نکل کھڑا ہوا - اب فکر لاحق ہوئی ہے کسی طرح مسجد اقصے اور مسجد نبوی اور دیگر مقدس مقامات کو مسیحیوں کے دست برد سے بچائیں - راستے میں خبر سنی گو نر جر صلیبی کالونی جرنل کثیر لشکر لے آیا ہے - ہفتہ دو ہفتہ میں اماکن مقدسہ پر حملہ ہونے والا ہے - لا بد اپنے راہوار کی باگ مسجد اقصے کی طرف منعطف کر دی - جسم پر بیکڑوں خون کے دھبے پڑے ہوئے ہیں - مگر میں تیغ اصفہانی لٹک رہی ہے - غروب آفتاب قبل مسجد اقصے کی پاک سرزمین میں پہونچ گیا - وہاں آ کے دیکھا ہزاروں کی تعداد میں دین نبوی کے قائل اسلامی اخوت کے پیرو - مسجد نبوی کا احترام قائم رکھنے کے لیے جمع ہو چکے ہیں - جسے دیکھو نشۂ جرأت سے سرشار اور حق کی حمایت اور باطل کی بیخکنی کے لیے تلوار نکال چکا ہے - ہر فرد بشر کے لبوں سے یہی کلمہ نکل رہا ہے - ہم اپنی جانوں کا اتلاف نہیں چاہتے لاکھوں کی تعداد میں ضایع ہو جائیں گے مگر اپنے دینی تقدس پر آنچ نہ آنے دیں گے - اپنے معبدوں میں غیر مسلم کے قدم نہ پڑنے پائیں گے -

راستے میں علی یوسف کے ہمنوا نادر آغا سے ملاقات ہو گئی - رامز کی خون آلود پوشاک دیکھ کر اسے سخت رنج ہوا - آنسو بھر آئے - پوچھا

صاحبزادے! تمھاری پوشاک پہ یہ خون کے دھبے کیسے - سالونیکا کیا حال ہے - کیا جنگ میں تم نے بھی حصہ لیا تھا -

رامز - کل شب کو دشمنوں نے قلعہ پر دھاوا کیا تھا - حالانکہ ہمارے جنگجو ترک اس وقت غفلت میں تھے - ہتھیار زیب تن نہ تھے اور نہ باقاعدہ صفیں مرتب تھیں پھر بھی مردانگی کے جوہر دکھائے اور اپنے نصب العین کو مستقلاں اور بے

یقین کے ساتھ برقرار رکھنے کی کوشش کی مگر افسوس - قدرت کو منظور ہی نہ تھا
صبح ہوتے ہی اسلامی حریت پر پانی پڑ گیا - حریفون نے قلعہ مین آگ لگا دی
مسلمانون کی خواہشات کی تکمیل نہو سکی -

نادر آغا - سعید بک پاشا کی کیا خبر ہے -

رامز - وہ قید ہوگئے ہونگے یا جنگ مین کام آگئے ہونگے - دس ہزار ترکون مین صرف دو ہزار ترک باقی رہ گئے تھے - مسیحیون کی کثیر التعداد فوج کے سامنے وہ کیا کر سکتے ہین - قلعہ سالونیک پر ضرور دشمن قابض ہوگئے ہونگے اور غضب کی قتل و خونریزی ہوئی ہوگی -

نادر آغا - کیا سعید بک پاشا سے تمہاری ملاقات نہین ہوئی -

رامز - کل مغرب کے وقت ہوئی تھی - وہین یہ تشکن خبر سننے مین آئی جزیرہ کور میں کاؤن فوجی افسر مسجد نبوی - بیت الحرام اور مسجد اقصےٰ کی طرف کثیر لشکر لیے آرہا ہے - اسی وجہ سے سعید بک صاحب نے پانچہزار فوج میرے ساتھ کر دی اور فرمایا ان بدخواہان مذہب کو ادھر آنے سے روکو - مین نے تعمیل ارشاد کی - مسیحیون نے شب کو اپنا ارادہ فسخ کرکے پہلے قلعہ سالونیک پر یورش بولا - چنانچہ سرفروش ترک کثیر تعداد کے ساتھ اس محاذ پر مین کام آگئے - مین نے دیکھا دشمنون سے سر بر ہونا محال ہے چند نفوس کو لیکر مجبت مین ادھر نکل آیا - اوس روز سے پھر ملاقات نہو سکی -

نادر آغا - (پیشانی پر ہاتھ مار کر) رامز! مین سمجھ گیا - ہاے دار السرور قسطنطنیہ پر بھی آفت آنے والی ہے - مسلمانون کی آزادی اور حریت تشریف لے گئی افسوس دین نبوی پر قیامت آئی جاتی ہے - ہماری متفقہ کوششین ناکام ہو رہی ہین - عجب نہین سعید بک پاشا قتل کر دیے گئے ہون - تمہارے کوئی ضرب نہین لگی -

رامز - نہین - یہان تو فضل خدا سے جسم چوٹون سے محفوظ رہا ہے - صرف مسیحیون کے خون سے میرے کپڑے تر ہوگئے ہین -

نادر آغا - مجھے بھی پہلے خبر ہوچکی تھی - صائب بک پاشا فوجی کمانڈر ایک لاکھ

فوج کی جماعت سے ادھر آنے والا ہے - آج مغرب کے وقت جاسوسون نے خبر دی کہ

مسیحی لشکر مسجد اقصیٰ کے قریب پڑاؤ ڈال چکا ہے -

راشد - ممکن ہے کل تک گولہ باری شروع ہو جائے -

نادر آغا - افسوس - ہمارے پاس باقاعدہ فوج نہیں - جسقدر انبوہ آپ کے پیش نظر

ہے ان میں ایک بھی فنون جنگ سے واقف نہیں - کوئی سوداگر - کوئی مجاور - کوئی

کاشتکار یا کوئی صاحب ہے - جنگی قابلیت سے بالکل کورے ہیں - سعید پاشا کی باقاعدہ

فوج شکست کھا گئی تو ان بیچارون سے کیا ہو سکتا ہے -

راشد - اسکی فکر نہ کرین یہی لوگ تیغ آزمائی کے جوہر دکھائین گے - سعید بیگ کی

فوج روپیہ کے خاطر جنگ کرتی تھی اور یہ لوگ دین نبوی کے جوش مین اور قومی

اخوت کو قائم رکھنے کے لئے سینہ سپر ہو کے لڑ رہے ہین - دشمنون کے خون کی نہرین

بہائین گے - مین دیکھتا ہون بہت بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے - اسکا اثر برقی

قوت کی طرح تمام جسم مین پہونچ چکا ہے - یہ اُس برگزیدہ قوم کے فرزندان رشید ہین

جنکی تلوارون نے تمام دُنیا مین ہلچل ڈالدی تھی - میری دانست مین یہ لڑائی بہت

ہی خطرناک ہوگی مگر ایک بات کا خیال رکھنا چاہیئے اُس شکست کی خبر جو ہمین سیاہ کوٹ

قلعہ مین مل چکی ہے - کسی کے کانون تک نہ پہونچ سکے ممکن ہے یہ لوگ سُنکر خوف کھاکر

بھاگ کھڑے ہون -

نادر آغا - بہتر ہے - جہانتک ہوگا اس خبر کو طشت ازبام نہ ہونے دونگا - تھکے ہوئے

کچھ دیر آرام کرو - ایک بات ذہن نشین رہے - مسیحیون کا سایہ مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی پر

نہ پڑنے پائے -

راشد - ہم قتل کرین گے اور شہید ہونگے بغیر اسلامی جانین قربان ہوئے ہمارے

معبدون کا بچنا محال ہے -

یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور سنگین پہرے پر بستر جماکے آنے والی مہم پر غور کرنے لگا

جو مالک کو منظور ہوگا وہ ہوگا - فتح اپنے اختیار مین نہین - لڑکر شہید ہوجانا اپنے

اختیار مین ہے جو بہادرون مین نام ہو جائے گا - چونکہ رات زیادہ آگئی تھی اور

دن بھر کا تھکا بھی تھا - آنکھین جھپک گئین - بستر پر لیٹ رہا اور بہت جلد

نیند کا مزہ لینے لگا۔

ادھر صائب بک آزمودہ کار سپاہیوں نے نیند بھر کر آرام نہ لیا تھا نہ تیاری کے بگل نے آنکھیں چونکا دیا اور دُنیا کی طرف رخصتی نگاہوں سے دیکھنے لگے کیونکہ آج ان سب کے دلوں میں بھی یہ جوش بھرا ہوا تھا کہ جس طرح ممکن ہو ان ترکوں کی بوٹیاں نوچ کھائیں جو ہمارے مقابلے پر جانفروشی دکھانے آئے ہیں۔

اسوقت سپاہیوں کی مستعدی اور ان کے تمتماتے ہوئے چہروں سے جو غصہ میں سُرخ ہو رہے تھے معلوم ہوتا تھا کہ ان میں انتہائی درجہ کا جوش بھرا ہوا ہے موت کا ذرا بھی خوف نہیں۔

صائب بک بھی غصہ میں بھرا ہوا ہے اس کے حرکات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اسنے قصد کیا ہے اُسپر جان گنوا دینا کوئی بات نہیں ہے۔ اسکی چڑھی ہوئی تیوریاں غصہ سے سرخ چہرہ غضبناک آنکھیں اور ساتھ ہی تند نظر سے بار بار قلعہ کو دیکھنا یہ بتلا رہا ہے کہ آج اسنے فتح کی قسم کھائی ہے۔ اسنے اپنی فوج کا رُخ مسجد اقصےٰ بیت الحرام اور مسجد نبویؐ کی طرف کر دیا۔ گولہ باری شروع ہو گئی لڑائی ہونے لگی۔ تمام میدان توپوں کی گرج سے گونج اُٹھا۔ ہر طرف دھواں چھا گیا۔ تھوڑی دیر میں مسجد اقصےٰ کی جماعت میں بیدلی ظاہر ہونے لگی۔ اور وہ رُک رُک کر وار کرنے لگے کیونکہ وہ فنون جنگ سے آگاہ نہ تھے۔ رامز نے جو یہ کیفیت دیکھی وہ فوج کے آگے کھڑا ہو کر پرزور لفظوں میں اسطرح گویا ہوا۔

ہاں بہادرو! دین اسلام کے سچے پیرو۔ کئی روز سے تم یہاں جمع ہو۔ دیکھو خدا کے سامنے شرمندگی نہ حاصل ہو۔ بڑھتے چلو اور ان بدخواہان ملت و مذہب کو آگے بڑھنے سے روک دو۔ تمہاری تلوار کی آنچ نہ سہکر وہ خود بھاگ جائیں گے تمہاری بہادری دیکھ کر اُن کے دلوں میں خوف چھا گیا ہے صرف ایک حملہ کی ضرورت ہے۔ فتحیاب ہو جاؤ گے سرفروشی کا تمغہ تمہارے شایان ہو گا تمہارا خدا حافظ ہے وہ تمہاری جانبازی کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے یہی وقت تمہیں بہادری کے دکھلانے کا ہے۔

اتنا سنتے ہی ترکی رگوں میں دوبارہ جوش پیدا ہو گیا۔ رامز کی دل ہلانے والی

تقریر سنکر کل فوج مین بے چینی پھیل گئی - اور سپاہیانہ خون اونکی رگون مین جوش مارنے لگا - چہرے آگ کی طرح لال ہو گئے اور اللہ اکبر کے نعرے کرتے گولے مارتے غنیم کی پیشقدمی روکتے رہے - اور نہایت تیزی سے مسجد کے پھاٹک پر آہنی دیوار قائم کر دی -

مور و ملخ کی طرح مسیحیون کا لشکر میدان مین پھیلا ہوا تھا - کون شمار لگا سکتا ہے برسات کے بادلون کی طرح فوج مخالف نے چارون طرف سے ان فدائیان قوم اور جان نثاران وطن کو محصور کر لیا - دس ہزار سوارون کے فوجی دستون کو ہمراہ لے کر جنرل صائب بک آگے بڑھا - اور جیون جیون وہ قریب ہوتا جاتا تھا اوسکا جوش اور ترقی پذیر ہوتا تھا -

ادھر قومی احترام پر مٹے ہوئے غازیان اسلام کٹ مرنے کو جنگ کے بحر بیکران مین کود پڑے - جانبین کے سرفروش سپاہی ایک دوسرے سے گتھ گئے - لڑائی بہت خوفناک صورت پکڑ گئی - مسیحیون کا پہلا دھاوا بیکار گیا - مسجد اقصے کا پھاٹک نہین ٹوٹا -

دوسری مرتبہ پھر یورش ہوئی - صائب بک جانباز سپاہی اپنی جانین بیچکر فصیل کے پاس آ گئے فوراً سیڑھیان لگا کر اوپر چڑھنا شروع کیا جسے دیکھ کر بقیہ فوج بھی سمٹ کر فصیل کے نیچے آ گئی اور گولہ باری کا موقع نہ رہا تھوڑے ہی عرصہ مین صائب بک کے فوجی افسر فتحمندون کی طرح مسجد اقصے کے وسیع صحن مین داخل ہو گئے اسوقت دن کے چار پانچ بج چکے تھے جب یہ فوج مسجد اقصے اور بیت احترام مین داخل ہوئی - آفتاب اس خوفناک جنگ دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا اور اسی وجہ سے اُس مین حرارت اور تیزی کا نام [illegible] کچھ دیر تھی جسوقت جنرل صائب بک پھاٹک توڑ کر مسجد مین داخل ہوا اور نعرہ لگایا اوسکی [illegible] آواز نے ہمارے شیر مرد اعظم کے کان کھڑے کر دیے - وہ شمشیر برہنہ [illegible] صائب بک پر جھپٹا - اس بہادر شیر نے صائب بک جنرل کے حواس کھو دیے دونون نے [illegible] حملہ کرتے ہیں دونون کی تلوارون سے آگ کی چنگاریان نکل رہی ہیں [illegible] دونون شجاعون نے ایک دوسرے کو بھر نظر دیکھا صائب بک نے گھوڑے کی باگ دوسری جانب پھیری اور اعظم کی خون آشام تلوار

نیزے مین بجنے لگی دشمنون کا خون چاٹنے لگی - اوس کے خالی نہ جانے والے برچھے کی ضرب سے سیکڑون مسیحیون کے سینے شگاف ہوگئے -

لڑتے لڑتے رامز غنیم کے دل مین گھس گیا - اُس کے شانے پر دو جگہ تلوارون کے زخم پڑ گئے ہین - لیکن اوسے کچھ پروا نہین اوسی طرح جوش وخروش کے ساتھ اسکی اصفہانی تیغ حریفون کا خون پی رہی ہے - ناگہان کسی حریف کی پھینکی ہوئی برچھی اوس کے گھوڑے کے شکم مین لگی - رامز نے پلٹ کر دیکھا ایک مسیحی اوسکے دنبال مین برچھا تانے چلا آ رہا ہے وہ چاہتا تھا رامز کو زمین کا پیوند بنا دے - اتنے مین اس بہادر ترک سے ایک ایسا ہاتھ پڑا ہوا تھا کہ اوس مسیحی سپاہی کا برچھا ٹکڑے ہوکر دور جا گرا - اب کیا تھا مسیحیون کا خون اوبل اٹھا - کوئی پچاس جوان یکدم سے رامز پر ٹوٹ پڑے چاہتے ہین اس کے جسم کو قیمہ کر ڈالین - اتنے مین مسیحیون کا سپہ سالار صائب بک فوراً زور سے چلا اوٹھا -

" خبردار اس ترک پر کوئی شخص ہتھیار نہ چلائے - بلکہ عزت وحرمت کے ساتھ اس بہادر کو زیر حراست کرلو - اسی وقت عزرائیل کی طرح چار بلغاری سپاہیون نے رامز کی گردن مین پھندا ڈالکر حراست مین کرلیا -

اب مسجد نبوی کے احترام کا خیال کس مین ہے کون دشمنون کو روک سکتا ہے رامز کی گرفتاری کی خبر نادر آغا کے کانون تک پہونچی سنتے ہی گویا اونکا بازو ٹوٹ گیا آنکھون تلے اندھیرا چھا گیا - پلٹ کر دیکھا مسجد اقصٰے کے زینے پر جنرل صائب کا کھڑا ہے - نادر آغا نے بڑھ کے صائب بک کے سر کو نشانہ بنایا - مگر صائب بک کا گھوڑا پیچھے ہٹ چکا تھا بال بال بچ گیا - ادھر صائب بک نے طیش مین آکر پستول کی گولی سے نادر آغا کو زمین پر گرا دیا - اور قریب جاکر ایک ہی وار مین اسکا رشتہ حیات قطع کر دیا -

مسجد کے محافظین اور دینی تقدس پر فدا ہونے والے ترک اپنے افسر کی حالت دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے - مسیحیون نے چاہا مسجد اقصٰے بیت المقدس کی فضیلت پر پانی پھیر کر وہان کے اشیاء پر اپنا تصرف کرین - مگر جنرل صائب بک نے منع کردینے سے اوسکا احترام اور فضیلت بدستور قائم

مسیحیون کے قدم مسجد کے اندر نہ جاسکے۔

اس وقت مسجد اقصلے کے وسیع میدان مین بجز شور و بکا اور آہ و زاری کے اور کچھ سنائی نہین دیتا تھا۔ آفتاب غروب ہو گیا تھا ٹھنڈی ہوا میدان مصاف مین مردون کے شانون کو ہلاتی ہوئی چارون طرف بہ رہی ہے مگر وہ کچھ ایسے شرط بد کر سوئے ہین کہ جاگنے کی قسم کھا چکے ہین۔ اس عالم تیرہ و تار مین ایک دوشیزہ چیختی ہوئی ادھر ادھر گھوم رہی ہے۔ ہر ایک مُردے کا منھ دیکھتی پھرتی ہے۔ ہائے اُس سے کسی دشمن نے کہہ دیا ہے تیرا شوہر رامز اس جنگ مین مارا گیا ہے اوسکے چشم چشمہ سار سے آنسوؤن کا دریا جاری ہے جو کسی طرح بند نہین ہوتا۔ اُسکا دشمن کون ہے۔ کس نے اختتام جنگ پر رامز کے مرنے کی جھوٹی خبر اڑا دی۔ خدا جانے وہ کون ایسا قسی القلب ہے جسنے اس گلفام نازنین کے نازک کلیجے پر ایسا گہرا چرکا دیا کہ وہ بیتاب ہوکر میدان جنگ مین آئی اور مردون کے انبار مین اپنے جانباز عاشق کی لاش تلاش کرنے لگی۔ انجام یہ ہوا کہ زخمی کبوتری کی طرح ایک مُردے کی میت پر گر پڑی اور بیہوش ہوگئی۔ جب آنکھ کھلی بیتاب ہوکر اُٹھ کھڑی ہوئی ادھر اُدھر گھومنے لگی۔ گلابی رخسارون پر اشک بہ رہے ہین۔ کھلے ہوے بال ماہتابی چہرے پر بکھرے ہوے ہین کبھی آسمان سے مخاطب ہوتی ہے۔ اے آسمانی فرشتے تو نے دیکھا ہو تو بتا دے رامز کی نعش کہان پڑی ہے۔ حمیدہ اُسے سینے سے لگا ایکبار دل بھر کے روئے گی۔ اور پھر تو دیکھ لیگا حمیدہ بھی دنیا سے کوچ کر جائے گی اور راحت دلبر کے پاس قبر مین چین کر سوئے گی۔

اتنے مین دو مسیحی رجمنٹ کے سوار وہان آئے۔ بیکس و بدنصیب ہرنی صیاد کے پنجے مین پڑ گئی۔ ناترس اور بے مروت سوارون نے اس غریب کے حال پر مطلق رحم نہ کھایا اور نہ اسکے دلی رقت کو تاڑ سکے۔ اوس بیکس لڑکی کو گھوڑے پر سوار کیا اور اپنے کیمپ کی جانب گھوڑے ڈالدیے۔ راستہ بھر بدنصیب لڑکی روتی چلاتی رہی مگر ان کمبختون کا دل

پتھر کا تھا کیونکر ترس کھاتا۔

باب ۱۵ پندرھواں

وسیع وکشادہ میدان مین ایک خیمہ کے اندر صائب بک کا مرشد ترک بیٹھا ہوا مسجد اقصےٰ کے ایک مجاور سے ہمکلام ہے۔

ترک - (صائب بک کا مرشد) قاضی صاحب! آپ کا نام کیا ہے۔

مجاور - مسجد اقصےٰ کا مجاور ہون - خرلسیتو نام ہے - آپکو ان ملک وملت کے دشمنون کے ساتھ دیکھکر مجھے سخت حیرت ہے - آپ ان کے یہان کیونکر آئے۔

مرشد - آپسے کیا کہون - افسوس! مین خود اپنی خواہش سے ان کے ساتھ نہین آیا - بلکہ کسی مجبوری سے آنا پڑا ہے۔

خرلسیتو - شاید آپ گرفتار کریے گئے ہین -

مرشد - جی - گرفتار تو نہین ہوا بلکہ اپنی خوشی سے چلا آیا ہون - صائب بک بادشاہ کا نام سُنا ہوگا - یہ مسیحی لشکر کا کرنل ہے - کسی وقت اسنے مجھسے دینی مسائل یاد کیے تھے -

خرلسیتو - آپ ہین اسلام کے سچے معتقد - توحید کے قائل اور وہ عیسائی غیر مشرک تثلیث کا پیرو - اوسنے دینی مسائل کیسے یاد کیے -

مرشد - دراصل وہ عیسائی نسل سے نہین ایک معزز ترک کا لڑکا تھا مدت تک وہ ہمارے زیر تعلیم رہا - اسلیے ہمین اپنا مرشد گردانتا ہے -

خرلسیتو - ہائین کیا وہ مسلمان تھا اب عیسائی ہوگیا -

مرشد - یہ تو بہت بڑا قصہ ہے - کہانتک کہونگا صرف اسقدر کہہ کے تمھارا شک رفع کیے دیتا ہون - تم جانتے نہین مین ان لوگون کے ساتھ کس لیے آیا - آج کئی سال ہوے مین حج کرنے گیا تھا - اتفاق سے وہان میری لڑکی گم ہوگئی - مین اوسی کے تلاش مین چند شاگردون کے ساتھ ادھر آنکلا - صائب بک سے ملاقات ہوگئی اپنے ساتھ لے آیا - اور اطمینان دلایا

تمھاری لڑکی کا سراغ لگاؤنگا۔ اسی سے ساتھ چلا آیا۔

خرسیتو۔ آپ کی دختر کا نام کیا ہے۔؟

مرشد۔ حمیدہ۔

خرسیتو۔ عمر کتنی ہوگی۔

مرشد۔ اگر زندہ ہوتی تو اسوقت چودہ سال کی ہوتی۔

خرسیتو۔ مسجد اقصےٰ کے مجاور علی یوسف ہین اون کے یہان حمیدہ نام کی ایک دختر رہتی ہے۔ اوسکی زبانی معلوم ہوا اسکا مکان اناطولیہ مین ہے۔ آج کوئی چار پانچ برس ہوئے وہ اُن کے یہان رہتی ہے وہ کہتی تھی میرے مان باپ حج کرنے گئے تھے راستے مین بدوؤن نے اُنھین لوٹ لیا وہ چھوڑ کے مجھے کہین چلدیے ہین علی یوسف کے بہنوئی نادر آغا بھی حمیدہ کو جانتے تھے۔ اُن سے پورا پتہ ملسکتا تھا۔ افسوس وہ اس جنگ مین کام آگئے۔

مرشد۔ قاضی جی! اگر حمیدہ نام ہے تو میری ہی لڑکی ہے۔ کیا آپ نے اُسے دیکھا ہے۔

خرسیتو۔ ہان جناب! بارہا دیکھنے کا اتفاق رہا ہے۔ بڑی قبول صورت لڑکی ہے۔

مرشد۔ میرا دل بول رہا ہے وہ میری ہی نور نظر ہے۔ مگر مین بدقسمت ہون اُمید نہین میرا گم شدہ لعل میرے ہاتھ آجائے۔ قاضی صاحب! تکلیف ہوگی اسی وقت چلیے دیکھین تو سہی۔ خدا کرے میری حمیدہ ہی ہو۔

خرسیتو۔ گھبرائیے نہین اور نہ کسی قسم کی فکر کو پاس آنے دیجئے علی یوسف اور اونکی بیوی نے اپنی اولاد کی طرح اوسکی داشت کی ہے۔

مرشد۔ خدا اُنکا بھلا کرے۔ لیکن قاضی جی! میرا مقدر اس قابل نہین کہ میری آرزو پوری ہو۔ آپ جانتے ہی ہین مسیحی لوگ مسلمانون کے پکے دشمن ہین۔ جنگ کا اختتام ہوگیا ہے۔ زیارت گاہون اور پاک مسجدون کو بیرام مسیح نے خوب لوٹا ہوگا تعجب نہین میری دختر حمیدہ پر کسی ظالم کا ہاتھ صاف ہوا ہو۔

خرسیتو۔ آپ مطمئن رہین۔ مسجدین اور زیارتگاہین بدستور قائم ہین اُن کے احترام مین فرق نہین آنے پایا اور نہ مسیحیون کے قدم اون مین جا سکے۔ نہ وہان باشندون پر کسی نے جبر کیا اور خاصکر عورتون پر کسی حالت مین تشدد روا نہین رکھا گیا۔ مسیحیون کی طرف سے ایک شخص ڈھول پیٹتا جاتا تھا رعیت پر کسی طرح کا جبر نہوگا اور نہ اُن کے بال بچون اور عورتون پر کوئی بے رحمی کا برتاؤ کیا جائے گا۔

مرشد۔ اسے بھی شان خدا سمجھنا چاہیئے۔

اتنے مین ایک بلغاری سپاہی نے خیمہ کے دروازے پر آواز دی۔ پیر مرشد۔

مرشد۔ کون ہے۔ کیا غرض ہے۔

سپاہی۔ جناب افسر صاحب نے آپکو سلام دیا ہے

مرشد۔ کیا میری طلبی ہے۔

سپاہی۔ جی ہان! اسوقت حضور سخت بیمار ہین کسی بڈھے ترک نے اُن کے شانے پر برچھی ماری تھی۔ ابھی تک خون بند نہین ہوا ہے۔ آپ سے کچھ استفسار کرنا ہے اسی لیے آپکو یاد کیا ہے۔

مرشد۔ کیا بات ہے ہمین کچھ معلوم ہے۔

سپاہی۔ بات کوئی نہین صرف کل علی الصباح چند سوار تمھاری شاہزادی کی تلاش مین جانے والے ہین۔ اسی واسطے شاید آپ سے کچھ استفسار کرین۔ یا تو آپ اوسکا حلیہ بتادین یا خود سوارون کے ہمراہ جائین۔

مرشد۔ (خرسیتو کی طرف نگاہ اٹھاکر) معلوم ہوتا ہے ہمارے حال پر خدا کی رحمت نازل ہونے والی ہے۔ اچھے دن آئے ہیں آپ جب تک آرام کیجئے مین اُنسے ملکر ابھی آتا ہون۔

یہ کہکر وہ ترک خیمے سے باہر نکلا اور صائب بک کرنل کے ڈیرے پر مغیلانی کے ساتھ قدم اُٹھاتے ہوے چلدیے۔

باب سولھواں

رات کے وقت۔ عالم تیرہ و تار ہے۔ زنجیر کی ہو دو بلغاری سپاہی بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔

ایک۔ شمسی چچا! تم نے یہ کام اچھا نہیں کیا۔ اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو ابھی سے اپنا بوریا سنبھالو۔

دوسرا۔ کیوں ہم صاف صاف کہو۔ ایسا شکار نہیں چھوٹ سکتا ہے۔ بڑے بڑے امیروں کے محل میں بھی ایسی خوبصورت بیویاں نہ ہوں گی۔

پہلا۔ میں مانتا ہوں لیکن اپنی جونیار صاحب کا مزاج بگڑا ہوا ہے اُن کا حکم ہے جو عورتوں پر ہاتھ لگائے گا۔ الٹا پھانسی پر چڑھا دیا جائے گا۔

شمسی۔ یہ حکم کب جاری ہوا۔

آج دو روز ہوئے حکم جاری ہوا ہے۔ آپ نے سنا ہوگا ایک ترکی عورت نے شہزادہ آرام کو مار دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے اسی نے جونیار صاحب کے دماغ کو پھیر دیا ہے۔ کئی بڑی خاص بات ہوئی۔ شہزادہ آرتھر کا قتل ہوا۔ مگر خیال غنیمت سمجھے چڑھا نہ گیا جیسے ابھی دستیاب ہوئی ہیں سے ہو کر لپٹی ہوئی۔

بلغاری۔ میں خوب جانتا ہوں۔ مجھے تو یہ بات ناپسند ہے۔ میری جان اسی عورت کی بھوکی ہے۔ کچھ بھی ہو اسے چھوڑ نہیں سکتا۔

شمسی۔ آپ کو بنتا ہے یہ پوچھتے جائیے۔ مگر اتنا سمجھ لیجئے کہ جس وقت سیٹھی کو پتہ لگ جائے گا۔ وہ ہم لوگوں سے خفا ہو گیا ہے۔ صاف ہے کہ اس عورت کو چھوڑ دیا جائے جب وقت شیروں کے قیامت اٹھ کھڑی ہوگی یا ان کو صاف ہے کہ خوشی نہ ہو جیسا ان کی خواہش ہے۔ ہمارا ... عورت کی شکل صاحب کے شوہر کے حوالے کر دیا جائے۔

بلغاری۔ اس بات کو میں بھی مانتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ میں اسے

چھوڑ نہین سکتا - تم جانتے نہین - یہ لیڈی خود ہی مجھپر مرتی ہے - جسکا ثبوت یہ ہے کہ جب مین اس بوستان کو گھوڑے پر سوار کرکے لایا تھا راستے بھر وہ مجھے کنکھیون سے گھورتی رہی - اب تو خدا کے فضل سے سالونیک کی جنگ بھی ختم ہو گئی - کل کچھ نہ کچھ انعام ملے گا - مسیح چاہے گا تو اُس عورت کو کرنل سے انعام کے صلے مین مانگ لونگا -

شمسی - بہتر ہے - اس رائے کی مین تائید کرتا ہون - کرنل صاحب انعام صلے مین دیدین تو کوئی عیب نہین ہے - مگر آج تو کسی صورت سے اپنی جان بچاؤ -

بلغاری - جان کیونکر بچ سکتی ہے - اس کے واسطے تو کوئی بات سوچئے جنگ مین مرجانے کا خوف نہین - البتہ سولی پر چڑھنے سے دل گھبراتا ہے جب مین صدر پھاٹک پر پہرہ دے رہا تھا - بخدا ساٹھ مسلمانون کو سنگین سے چھید کر رکھدیا تھا - وہ تڑپ رہے تھے اور مین کھڑے کھڑے مزے لے رہا تھا -

شمسی - خیر سنو - ایک کام کرو - کل کی لڑائی مین ایک ترک قید کیا گیا مگر ہے بہت ہی شجاع - جنگ مین اُسکے ہاتھ کی صفائی دیکھکر کرنل صاحب بہت ہی خوش ہوے - اسی سے کرنل صاحب نے اُسے جلادون کے سپرد نہین کیا - سنتا ہون کل علی الصباح پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا - جس خیمے مین وہ قید ہے اُسی مین اس عورت کو بھی ڈالدو -

بلغاری - اگر کوئی پوچھے تو جواب کیا دو گے -

شمسی - کہدینگے اُسکی عورت ہے - خود بخود وہان گئی -

بلغاری - اچھی بات ہے - یہ بھی خدا کے کارخانے ہین - مگر خبردار رہنا عقب سے کوئی فتنہ یا جھگڑا ہوا - تو مذمت کا الزام میرے سر ہی ہوگا -

چونکہ اُسنے ایک سرد آہ کھینچی -

جس جگہ یہ شور ہو رہا تھا - وہین پر عالم تیرہ و تار مین ایک نوخیز دوشیزہ کوئی پندرہ برس کا سن زمین پر بیہوش پڑی ہوئی ہے - آہستہ آہستہ

سانس چل رہی ہے - دوشیزہ کے بے حس و حرکت جسم کو اُٹھا کر وہ دونوں تلنگے وہاں سے روانہ ہوئے -

باب سترھوان

قید خانہ

ناظرین جس عالم تیرہ و تار میں زیر محل مجبور کھڑے ہوئے اُن دو تلنگوں کی باتیں سُن رہے تھے اُس سے بھی زیادہ بند مکان میں چلئے اور یہاں کی تاریکی ملاحظہ فرمایئے - دیکھئے کس غضب کا اندھیرا ہے - آنکھ بند کیجئے اندھیرا آنکھ کھولیئے اندھیرا - کچھ نظر ہی نہیں آتا - البتہ ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لینے کی آواز کبھی کبھی سُنائی دے جاتی ہے - اسی مکان کے اندر ہمارا بہادر دوست رامز قید کیا گیا ہے - اُس کے بائیں پہلو میں خون سے لت پت اوسکی تلوار رکھی ہوئی ہے - دُنیا کی مادی چیزوں سے اوسے نفرت سی ہوتی جاتی ہے - مگر گلفام حمیدہ کا خیال اسوقت بھی سدا بہار روح ہو رہا ہے - اتنے میں کسی کے پاؤں کی آہٹ سُنائی دی - رامز سمجھا جلاد آیا ہے - دل کو مضبوط کر مرنے کے لیے مستعد ہو گیا -

کچھ عرصے بعد دو شخصوں کے باتیں کرنے کی آواز محسوس ہوئی - رامز غور میں پڑ گیا - یہ دونوں کون ہیں - جو یہاں آئے - درحقیقت یہ لوگ جلاد ہیں تو اس طرح چوری سے کیوں آئے - میں قیدی ہوں مجھ سے پردہ رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے -

اتنے میں ان آنے والوں کے پاؤں کی آواز بہت ہی قریب سُنائی دی اور اندھیرے میں کچھ سایہ بھی نظر آیا - معلوم ہوا وہ دونوں شخص کوئی چیز رکھ کے چل دیئے - اس کیفیت سے رامز کی پریشان خاطری بڑھ گئی وہ اس فکر میں پڑ گیا آخر یہ دونوں شخص جو کیا رکھ گئے ہیں -

رامز کی بے چینی حسب زیادہ ترقی کر اُٹھ بیٹھا - ہاتھ بڑھا کر ٹٹولنے لگا - جب اُسکے ہاتھ میں ایک شے محسوس ہوئی اوسکا قلب دھڑکنے لگا - فوراً خشک

ہو گیا۔ اُسے معلوم ہوا کسی مردے کا بدن پڑا ہوا ہے - اتنے میں ٹھنڈی
سانس کی ہوا حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوئی - راز چونک پڑا - یہ تو کوئی زندہ شخص ہے
تم کون ہو - کیا تم بھی مجھ بد نصیب کی طرح دشمنوں کے آزار میں پھنس گئے
راز کے لبوں سے ابھی یہ فقرے نکل رہے تھے کہ اس مردہ شکل انسان
سے اک آہ نکلی اور آہ کے ساتھ لب بند ہو گئے -

راز نے پھر پوچھا - تم کوئی کیوں نہ ہو - تمہاری حالت دیکھنے سے
ظاہر ہوتا ہے کہ مجھ گرفتار آلام و مصیبت کی طرح تم بھی کسی بیداد میں پڑ گئے
ہو۔ اس تاریک خانے میں تم اور ہم ایک ہی حالت میں پڑے ہوئے
ہیں۔ اس لیے اسوقت ہم تم دونوں دوست ہیں اگر کچھ اطمینان ہو تو
اپنا پتہ دو - کون ہو - اور کیوں اس قیدخانہ میں ڈالے گئے -

اس مرتبہ بھی اس مردہ بدن سے کوئی جواب نہ نکلا - راز کا دل بیٹھنے لگا
طرح طرح فکر و آلام کی گھٹائیں اور بھی چاروں طرف محیط ہو گئیں - ایک طرف
تو ترکی پر تباہی آنے کی فکر اور دوسری طرف اپنی طرح اس نو گرفتار مصیبت
کے خیال نے اور بھی نشتر مارنا شروع کیے - اس نے مسجد اقصیٰ کا احترام اور
اسلامی اخوت قائم رکھنے کا جو عہد کیا تھا وہ بھی فضول ثابت ہوا - آزادی
تشریف لے گئی - غیر قوم کا طوق غلامی گلے میں پڑتا نظر آیا - ایک نیا دور
شروع ہو گیا - اسلامی انجمن کے ممبروں کی سرگرمی کا مزہ [illegible] بیچاری
حمیدہ! تم کہاں ہو میری زندگی سے نا امید ہو جاؤ - میری دنیا ستم کی امید
منقطع کر دو -

یہ ایک ایسا خیال تھا جس سے راز کا دل اور بھی ٹوٹ گیا - آنکھ کا [illegible]
بار [illegible] رہی جا سکے اس [illegible] اسوقت [illegible]
حالت میں تھا - دل [illegible] کہیں [illegible] زبان سے نکلتا تھا -

ڈھائی پہر رات جا چکی ہو گی - سناٹا چھایا ہوا ہے - تمام دنیا نیند کے
عرصے سے [illegible] ہے - مگر راز اسی طرح اٹھ کر بیٹھا ہوا آنسو بہا رہا ہے
دوسرے قیدی کے منہ سے [illegible] ہچکیوں سے [illegible] دیا -

راجو [illegible] اور دل شکستہ [illegible] چھوڑ کے چلا جاتا - رامو کو اس فقرے سے اور بھی تکلیف [illegible] دیا - یہ تو ہر گھر کی کہانی ہوتی ہے - یہ لاکھوں عورتوں کی [illegible] اس قید [illegible] ستیاناس کر ڈالا یا - اس قید خانے میں رامو [illegible] کیسے پکارا [illegible] سوا سنجیدہ کے اور کون اس کی [illegible] بات سن سکتا ہے - کون [illegible] آنسو بہا سکتا ہے - یہاں سنجیدہ کہاں - سنجیدہ پٹھان [illegible] میں ہوگی [illegible] مجھے [illegible] کرنے سے پہلے [illegible] چھوڑ [illegible] وقفہ تھا [illegible] چھوڑ [illegible] خوا [illegible] [illegible] سے [illegible] کے پہلے اس [illegible] کو [illegible] سے [illegible] رامو [illegible] [illegible] سے [illegible] رامو کی [illegible] حالت ہے [illegible] اس کو پریشان کر دیا ہے - اور [illegible] کہ اس [illegible] دونوں ہاتھوں سے کوئی [illegible]

[illegible]

[illegible] جیسے [illegible] رامو کی [illegible] تلوار سر پر ناچ رہی ہے اور سعد [illegible] کی طرح [illegible] خوشامد کر رہی ہے - خدا اس کی جان چھوڑ دے اور اس سے [illegible]

اس وحشت [illegible] آنکھ کھل گئی - دیکھا سویرا ہو [illegible] میں اجالا پھیلا ہوا ہے - ایک گوشے میں [illegible]

دونوں کی چار آنکھیں ہوئیں - دونوں کی آنکھوں سے [illegible] آنسو [illegible] آنکھوں [illegible]

[illegible] لفظ [illegible] -

رامو ایک تحریک کے عالم میں [illegible] [illegible] جیسے [illegible] - [illegible] بے قابو ہو کے [illegible] دیا -

حمیدہ!

حمیدہ صدمات اور رنج و غم اٹھاتے اٹھاتے بالکل نحیف ہو گئی تھی نہ اوسکا پہلا سُرخ رنگ رہا تھا اور نہ وہ اگلی سی چہرے کی شادابی باقی تھی مگر اسوقت رامز کی شکل دیکھکر اوسکے چہرے پر سپید پلید کے نیچے کسی قدر خون نے گلابی سرخی کی ایک تہ دیدی۔ اسوقت موجودہ خوشی نے اپنی انبساطی حرکت سے اس کے پہلو میں بیٹھے والے دل کو آہستہ آہستہ گدگدایا اور زبان کو گویا کیا معاً اوسکے منہ سے نکلا۔

رامز! تم کہاں۔

اس کے بعد پھر کوئی لفظ نہ نکلا۔

اتنے میں دو مسلح تلنگے اُس حجرے میں آئے اور رامز کی طرف دیکھکر بولے چلئے بہت بیٹھ چکے۔ ان بیوی کی محبت چھوڑئیے۔ وقت بالکل تمام ہو گیا۔

رامز اوٹھ کھڑا ہوا حمیدہ سے مخاطب ہو کر بولا۔

حمیدہ! بہت سی باتیں کرنا تھیں۔ افسوس کچھ نہ ہو سکا۔ میری زندگی کا آخری پیام ہے ایک بار ان پھر سے دیکھ لو۔ مگر پیاری صبر کرنا گھبرانا نہیں۔ انشاءاللہ حشر کے دن پھر ملونگا۔ اب چلتا ہوں۔ حمیدہ کا بے قابو دل کہاں تک تاب لا سکتا تھا۔ بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ پیارے رامز میری وجہ سے تم نے بہت مصیبتیں اٹھائی ہیں۔ تمہاری حمیدہ کی بھی یہی کیفیت ہے۔ بدنصیب زبان رُکی تھی شاید یہ آخری باتیں ہیں۔ خدانخواستہ تمہاری جان پر کچھ آفت پہنچی تو حمیدہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ وہ بھی تمہاری طرح قبر کا کونہ لیا لے گی۔

یہ کہکر اوس نے پیار سے رامز کے پاؤں پکڑ لئے۔ کہا اور اس کے ہاتھ پاؤں تھرتھرا سارے بدن میں ایک بے قاعدہ جنبش ہوئی اور وہ دھم سے زمین پر گر پڑی۔ —

باب اٹھارھوان

ملاقات

صبح کا وقت ہے - آفتاب کی کرنین ہر چیز پر سنہرا پانی پھیر رہی ہین [illegible]
تالاب کی صاف اور چمکدار موجین نسیم سحر کے جھکولون سے اپنی پانی کی روانی
دکھاتی ہوئی پھر رہی ہین - فوجی سپاہیون کا شور سرسبز میدان مین گونج رہا ہے -
ایک دریا کے کنارے دبیر اقوا سے سرگروہ لشکر جناب بابک پاشا کرسی پر
بیٹھا ہوا ہے - خونی جلاد قیدی کے آنے کی راہ دیکھ رہا ہے - صاحب بابک کی
جسمانی حالت بہت کمزور پڑ گئی ہے - نادر آغا کے خونفشان برچھے کا زخم جو اسکے
شانے پر تھا ابھی اچھا نہین ہوا - خون کی روانی بند نہین ہوئی - اس کمزوری
کی حالت مین بھی کسی قیدی کا فیصلہ کرنے کی نیت سے کرسی پر آکر بیٹھ گیا ہے
ابھی تک قیدی نہین آیا اسی انتظار مین دس منٹ گذر گئے -

یکایک اس مقام سے کچھ فاصلے پر کچھ غوغا ہونے لگا - جوق جوق سپاہی
جمع ہو گئے - ایک کمسن دوشیزہ لڑکی کی آہ دلگداز نے جو [illegible]
بڑے افسرون کو چونکا دیا ہے - [illegible] کشان کشان قیدی رافع کو لیے آرہے
ہین - اور حمیدہ کے لبون سے شدت گریہ مین یہ فقرے نکل رہے ہین -
ہائے مین ایسی سخت جان اور بے حیا زندگی کی ہون - ہائے مجھے موت بھی
نہین پوچھتی - پیارے رافع مجھے تنہا چھوڑ کے کہان چلے جاتے ہو - وہ
بے اختیاری کے ساتھ دوڑی اور رافع کے قدمون پر ٹھوکر کھا کے گر پڑی -

کرنل صائب بابک کے حکم سے کسی مین مجال نہین جو اس دوشیزہ کے ہاتھ لگاسکے
دوشیزہ اپنے نازک ہاتھون سے رافع کے پانون پکڑے ہوئے ہے جو بیڑی
کی طرح معلوم ہوتے ہین - دنیا مین کون ایسا [illegible] آنسو سے
اس بیڑی کو توڑ سکتا ہو - ایسا پتھر کا کلیجہ کس کا ہے جو ان غمزدون کی حالت
پر رو نہ دیتا ہو - رافع کی آنکھون سے اسوقت آگ کی چنگاریان نکل رہی ہین
اسکے ہاتھ مین تلوار ہوتی تو ان ظالمون سے سمجھ لیتا یا تو جان دیدیتا یا حمیدہ کو

[illegible] پر [illegible] میں [illegible] رہا تھا۔

[illegible] تھا [illegible] کا آغاز کر رہا تھا اور یہ [illegible] قلب ہو گئے کے
کر لیے گئے [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible]
اپنے [illegible] حمیدہ کی خواہش کی جائے تو کیوں نہ
کی جائے۔

کرنل صاحب [illegible] کی [illegible] ہر وقت [illegible] میں رہتے ہیں
حمیدہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ [illegible]
ایک [illegible] نے پوچھا۔ [illegible] آگاہ [illegible] کا شہزادی
[illegible] اور [illegible] ہو گا۔
مرض [illegible] پہلے [illegible] اور جب [illegible] زیادہ [illegible]
میرا نام [illegible] کر دیا [illegible] حمیدہ کے [illegible]
نہیں ہوا۔

اسی میں حمیدہ کے [illegible] آواز [illegible] کان میں پڑی۔ اس
[illegible] کس [illegible] دل [illegible]
[illegible] حمیدہ [illegible]
[illegible]
دل کو تھام [illegible] آواز کی طرف [illegible]
[illegible] پاس [illegible]
[illegible]

اس حالت [illegible]
ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رفیق محمد کو جواب دینے کی بھی طاقت نہ تھی۔ دونوں پاؤں کانپنے لگے۔ شرابی کی طرح لڑکھڑاتے ہوئے ننگے کے ساتھ ساتھ چلے جب مظلومہ کے پاس پہونچے پھر وہی فقرہ ان کے دل میں پیوست ہو گیا۔ مظلومہ رو رہی تھی۔

"اول میری گردن پر چھری پھیرنا۔ پھر قیدی کی بیڑیاں کاٹ چلانا۔ میرا کوئی رونے والا نہیں دنیا میں نہ باپ۔ مجھے ہلاک کر دینے سے کسی کی کچھ خرابی نہ ہوگی اور نہ نقصان ہی ہوگا"

رفیق محمد ننگے کے ہاتھ کا سہارا لیے ہوئے سکتے کے عالم میں چپ کھڑے ہوئے تھے۔ دل اندر سے بول رہا ہے یہ آواز پہچانی ہوئی ہے اور فقرہ بھی کیسا دردناک ہے اب سنے نہ رہا گیا۔ بیقراری سے چلا اٹھے۔

"کون رو رہی ہے بیٹی! کیا تو بدقسمت کی آنکھوں کی تارا حمیدہ ہے"

یہ جملہ آج چار پانچ سال کے بعد حمیدہ کے کانوں میں پہونچا ہے۔ اسوقت اوسے اپنا جانا پہچانا طرز بیٹی کہہ کے پکارا۔ تعجب کی نظر سے ایکبار حمیدہ نے رفیق محمد کی طرف دیکھا۔ پھر بلبلا اٹھی اور رسی تڑا کر ابا جی ابا جی کہتی ہوئی بے تحاشا دوڑی اور اپنے باپ سے لپٹ گئی۔ علی یوسف جو اور بھی رفیق محمد کے پیچھے پیچھے چلا آیا تھا کچھ حیرت اور کچھ خوشی سے اس عجیب ماجرا کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ اوس میں بھی اس پر اضطرار سے تماشے کے دیکھنے کی تاب نہ رہی بول اٹھا۔

"قاضی صاحب! کیا حمیدہ آپ کی صاحبزادی ہیں۔ میری حمیدہ بھی یہی ہے۔ حمیدہ تو یہاں کیونکر آئی"

حمیدہ کو جواب دینے کی طاقت نہ تھی۔ آج کتنے دنوں کے بعد اوسے اپنے باپ کی آغوش محبت میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ آج کتنے روز کے بعد اوسے دل کھول کے رونے کا موقع ملا ہے۔

ادھر ننگوں نے رفیق محمد کو کھینچ کر کرنل صاحب کے پاس کھڑا کر دیا۔

باب ۱۹ اُنیسواں

کرنل صاحب بیک کے روبرو قیدی لایا گیا۔ کرنل صاحب دیر تک اوس قیدی کی صورت عمیق نظر سے گھورتے رہے۔ کوئی خلقی جوش سینے سے دماغ تک اثر کر گیا ہے۔ دل بیتاب ہو کر سینے سے نکلا پڑتا ہے جگر خون ہو کر آنکھوں کی راہ سے بہنے کو طیار ہے۔ حسرت اور تمنا الگ ہاتھ پاؤں پھیلائے ہیں چاہتے ہین ایک بار اس قیدی سے چمٹ جائیے۔ بدقت ان آنجنون کو دبایا اور پوچھا۔

"بہادر قیدی! تمھارا چہرہ مُہرہ دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے تمھارا وطن یہان نہین ہے۔ شاید اناطولیا کے باشندے ہو۔ حیرت ہے غیر کفون مین آ کر جان دینے پر تُل گئے۔

قیدی۔ (راغب) جہان اسلام کا ڈنکا بج رہا ہو۔ جہان دینداروں کا مسکن ہو جہان متبرک زیارت گاہین ہون۔ جہان صحابہ کرام کے مقدس مزار ہون۔ وہی ایک سچے مسلمان کا وطن ہے۔ مسلمان دینی اخوت کے قائل ہین اپنے برادران سے ہمدردی و اخلاص اونکا شیوہ ہے۔ اس لیئے ہر مسلمان کا اپنی قومی سطوت و جبروت قائم رکھنا فرض ہے۔ قومی حریت و آزادی پہ پانی پھیرنے کا نام اسلام نہین ہے۔ مین مسلمان ہو کر کیونکر بندگان خدا کا ساتھ چھوڑ دیتا۔ کیا اپنی قوم کی عظمت مٹا دیتا۔ مجھے دین فروش بننا گوارا نہ تھا۔ بلکہ دین پرست ہو کے اسلام کے نام پہ تصدق ہو جانا چاہتا تھا۔

صاحب بیک۔ موت کا سامنا دیکھ کر کیا تمھین اس وقت خوف معلوم ہوتا ہے۔

راغب۔ جی نہین۔ موت سے ڈرنا کیا معنی۔ فرشتہ اجل ہر وقت تاک مین ہے جب چاہے اپنی امانت لے لے۔ یہ آپ کی غلطی ہے جو ایسا خیال کرتے ہین۔

صاحب بک - ہان میری غلطی ہو سکتی ہے - اچھا یہ بتاؤ تمھاری ولادت کس خاندان مین ہوئی -

راقم - مین اس برگزیدہ قوم کے فرزندان رشید مین سے ہون جسنے حق کی حمایت اور باطل کی بیخکنی کے لیے تلوار میان سے نکالی تھی -

صاحب بک - کیا تم عذاب و ثواب کو جانتے ہو کیا شے ہین -

راقم - ان جھگڑون سے مجھے واسطہ نہین اور نہ غیر مسلم کے سامنے ان کا ذکر کرنا چاہتا ہون -

صاحب بک - کیا تم غیر مسلم کو حقارت سے دیکھتے ہو -

راقم - ہمارا مذہب توحید کا قائل ہے وہ شرک کو نہین مانتا اور غیر مسلم شرک کے پیرو ہین اس لیے ہم اُنسے جدا رہنا چاہتے ہین -

صاحب بک - اگر تمھارا کوئی بھائی اسلام سے تارک ہو گیا ہو تو اس سے بھی نفرت کرو گے -

اتنا کہہ کر خدا جانے کس خیال سے کرنل صاحب بک نے اپنے چہرے پر رومال رکھ لیا - راقم کو رفتہ رفتہ پچھلی باتین یاد آ گئین وہ نہایت غور اور دھیان سے صاحب بک کو دیکھنے لگا -

کچھ منٹ عالم تحیر مین کاٹے کچھ سے گذر گئے - اسکے بعد سردار جماعت نے یکایک چہرے سے رومال ہٹا لیا - حاضرین کی نگاہین حیرت و استعجاب مین ڈوبی ہوئی صاحب بک کا منہ دیکھنے لگین - رخسارون پر آنسوؤن کے قطرے جاری تھے آنکھیں سرخ ہو گئین - یکایک وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور راقم کی جانب دونون ہاتھ پھیلا کر چلا -

"راقم! غیر مسلم اقوام سے جو مستقل نفرت ہے آج کچھ دیر کے لیے بھول جاؤ اور مجھ [illegible] باتون [illegible] ایک بڑا بھائی تھا اور اس کی محبت کو یاد کرو [illegible] جب تمھین میدان جنگ مین دیکھا ہے اس وقت سے یہی شک کا دریا سینے مین موجزن ہے - تمھارا جنگ مین حصہ لینا زیادہ تر میری بدگمانیون کا سبب تھا - آج وہ شکوک زائل ہو گئے - پیارے بھائی!

عالم طفولیت میں جس بھائی کے ساتھ تمہیں محبت تھی جس بھائی سے تمہارا جوش
بڑھ جاتا تھا - ہر وقت جسکے ساتھ رہتے تھے - جو تمہارا ہم مکتب و ہم سبق تھا جسکے
ساتھ کھانے پینے اور سوتے تھے آج وہی تمہارا حقیقی بھائی بے دین ہو کر کسی
دوسری ہی دنیا کی سیر کر رہا ہے - اُسمین اسلامی جذبات نہیں رہے - اسکے
دل سے دینی تقدس ہٹ گیا - وہ ننگ قوم ہے - اپنے بھائیوں کا دشمن
ہو رہا ہے - تم سمجھے ہونگے اسی کی وجہ سے مسلمانوں میں شورش بھی ہوئی ہے
اسی نے ہمارے قومی شیرازے کو توڑ دیا ہے - اسی نے سلطنت عثمانیہ میں
تفرقہ ڈلوایا - ان سب فسادوں کا موجب کون ہے - میں ہوں - آہ میری وجہ سے
اسلامی دنیا میں تماشا ہو گیا - میں خود کش ہوں - قوم کی ہڈی پلید کرنے والا میرے
سوا دنیا میں کوئی نہوگا - مگر آہ بھائی اپنے ارادے سے ہٹ جاؤ - سوچو
ہماری تمہاری رگوں میں ایک ہی خون گردش کر رہا ہے - تم مسلمان ہو - میں
عیسائی اسکی کچھ پرواہ نکرو - عیسائی مسلمان دونوں تو ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں آدم
کی اولاد دونوں میں پھر کاہے کا تفرقہ - اگر میں عیسائی ہو گیا یا بعد صوم و صلوۃ
نہیں رہا - جب کہ وہ قوم بدل گیا - مگر اسوقت تک جذبات مجبور کر رہے ہیں
والدین کی صورت آنکھوں کے سامنے پھر رہی ہے - بھائی پیارے دیرینہ کرو
پاس آؤ تمہیں کلیجے سے لگا لوں -

کرنل صاحب کی ان باتوں سے راغب کا دل پاش پاش ہو گیا - اُسکی نظر میں
آسمان کے پرچے اڑ گئے تھے - اُن کی ایسی [illegible] گویا راغب دنیا میں ہی
نہیں کسی اور طبعی کی سیر کر رہا ہے - [illegible] آنکھ کھولکر دیکھا بے تابی دلکو
سنبھالا - کیا یہ وہی بچپن کا ساتھی میرا حقیقی بھائی ہے جو ہر وقت مجھے
چھاتی سے لگائے رہتا تھا - راغب کرنل صاحب کے بشرے اور
اسکے چشم و ابرو کو [illegible] کے ساتھ آسکے لبوں کی حرکت
کی [illegible] راغب صاحب کی محبت آمیز باتوں کا کان میں پڑنا
تھا کہ راغب محو حیرت میں ہو گیا - اپنے بھائی کی صورت شکل - مزاج - عادات
اخلاق - طرز گفتگو وغیرہ جملہ باتیں موجود پائیں - دل میں جو پردہ پڑا ہوا تھا

ایک بار رہبت گیا بڑے جوش سے پکارا - بھائی صاحب

اتنا کہنا تھا کہ دونوں کی آنکھوں سے مسرت و شادمانی کے آنسو نکل پڑے دونوں نے اپنے ساحل کی کشتی ساحل مراد پر پہونچی دیکھی - دونوں کا تیر نظر صورتوں سے گذر کر سیرتوں تک پہونچ گیا - دونوں بھائی کچھ دیر ایک دوسرے کی جانب دیکھتے اور روتے رہے - کچھ دیر بعد راہر نے دلی جوش کو روک کر آواز دی -

برادر نواز! مجھے خواب میں بھی یہ امید نہ تھی کہ اس زندگی کا ماحصل آج مل جائیگا اپنے پیارے بھائی کی صورت دیکھ سکونگا - [illegible] آپ ایسے محسن بھائی کی زیارت ہو گئی - لیکن آج یہ کیا کہ [illegible] ایک ہی خواہ قوم کے جسم پر عیسائیوں کا لباس ایک دین پرست مسلمان غیر مسلم کا تابعدار -

صاحب [illegible] - راہر! قسمت کا عجیب چکر ہے - نوشتہ تقدیر بدل نہیں سکتا - ہم دونوں ایک والدہ کے شکم سے پیدا ہوئے - میں قوم [illegible] خاندان کا نام ڈبونے والا اور تم قوم پرست خاندانی اعزاز قائم رکھنے والے تم میں روحانیت اور الہیات کے لطیف اور پاک مباحث سمجھنے کا مادہ اور ادھر میں تمہارے خیال میں ایک بہت راستے سے بادیہ کی جانب تحت الثرے کو چلا - واقعی میں نے ظلمت جہل میں گرفتار ہو کر انسان کی شرافت اور روح کی پوری قوت کا صحیح اندازہ کرنے کی قابلیت ہی ضائع کردی - جان برادر! تم شیدائے وطن ہو کر اپنے وطن کے سپوت ہو گئے اور [illegible] قومی حقیقت کا غارتگر دینی اخلاق و عبادات کا دشمن ہو کر نکلا - قدرت نے بے مروتی کے خمیر سے میرا جسم بنایا ہے - پھر بھی [illegible] نہیں - گو میں دین فروش اور قوم کش ہوں - پھر بھی ایک ہی [illegible] لخت جگر ہیں - مجھ سے نفرت نہ کرو - [illegible] دیکھ لو - کس قدر غیرت [illegible] جوش [illegible]

راہر - بھائی صاحب! راہر ہمیشہ سے آپکا غلام ہے -

یہ کہکر رامز کا گلا بھر آیا۔ بچپن مین جس طرح سے دوڑ کر دونون شانون سے
چمٹ جاتا تھا اسی طرح بے تحاشا دوڑ لگا کر کرنل صاحب بک کے قدمون سے
لپٹ گیا۔ فوج کے تلنگے سپاہی مبہوت ہو گئے۔ جلاد کی تلوار ہاتھ سے
گر پڑی۔ لوگ بھائی بھائی کے مل جانے کا تماشا حیرت اور استعجاب کی
نظرون سے دیکھنے لگے۔

اسی وقت حمیدہ کو ساتھ لیے ہوے کرنل صاحب بک کے مرشد رفیق محمد
گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ مین منتشر و پریشان ایک گوشے مین آ کے
کھڑے ہو رہے۔ دیکھا دونون بھائی محبت کی زنجیر مین بندھے ہوے ہین
انھین کب تاب تھی۔ بیتاب ہو کے دوڑے دونون کو گلے سے لگا لیا۔ اور
کہا آج نخل مراد ہرا ہوا آج کاشانۂ دل مین شمع آرزو روشن ہوئی۔ دیدۂ دل مین
بصیرت کی ضیا پھوٹ نکلی۔ اللہ تیرے بڑے کارخانے ہین تجھے اختیار ہے
جو چاہے کر۔

اپنے مرشد کی آواز سن کے کرنل بہادر رامز کے گلے سے علیحدہ ہو کر
مرشد کے قدمون پر لوٹنے لگا اور بولا۔

کہ پیر مرشد امین نے اپنے دین کی وقعت کچھ نہ سمجھی۔ مگر جو کچھ تماشا
دیکھا۔ جناب آج مجھکو [illegible] ملگیا۔ آج اپنے بھائی کے دیدار سے
آنکھین شاد ہوئین۔ اسی بھائی کے لیے [illegible] پشیمان ہون۔ [illegible]
[illegible] خاموش ہو رہتا تھا۔ [illegible]
[illegible] اسکا سبب [illegible] کیا ہے [illegible]
[illegible] شمع ہے کس کا [illegible]

مرشد۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
صاحب بک۔ حمیدہ کہان ہین۔ کیا مجھے تم پہچان سکتی ہو۔

یہ کہہ کے کرنل صاحب بک نے اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اوتار کر حمیدہ کے ہاتھ پر رکھ دی۔ حمیدہ تعجب کے ساتھ صاحب بک کے چہرے کو غور دیکھنے لگی۔ کچھ دیر شادمانی و بہجت کی ہوا چلتی رہی ہر طرف سے تحسین آفرین اور مبارک سلامت کے نعروں کی بوچھار ہونے لگی۔ چونکہ کرنل صاحب بک کے شانے کا زخم آلہ تھا دیر تک کھڑے رہنے سے زخم بھر آیا۔ خون نکلا۔ کمزوری زیادہ بڑھ گئی۔ کھڑا رہنا محال ہوا۔ پاس کھڑے ہوئے آدمیوں نے بڑھ کر انھیں اٹھا لیا اور خیمہ میں لے آئے۔

صاحب بک کی خواہش سے مرشد رفیق محمد۔ راھز اور دوشیزہ حمیدہ کو ساتھ لے کر ان کے پیچھے پیچھے آئے۔

باب بیسوان

بستر مرگ

تمام لشکر میں خبر پھیل گئی سردار جماعت کرنل صاحب بک بستر مرگ پر پڑے ہوئے کچھ دن کے مہمان نظر آتے ہیں۔ زخم بہت گہرا ہو گیا ہے۔ خون کسی طرح بند نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے ڈاکٹر معالج ہیں کسی کی دوا کارگر نہیں ہوتی۔ راھز اور مرشد رفیق محمد حمیدہ کو خیمے میں چھوڑ کر کرنل صاحب کو دیکھنے گئے۔ کرنل صاحب کی حالت بہت ردی ہو رہی تھی آنکھیں نیم باز تھیں چہرے پر سیاہی دوڑی ہوئی کنپٹیاں بیٹھی ہوئیں۔ ان علامتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ کرنل صاحب کا چراغ زندگی عنقریب [illegible] ہونے والا ہے۔ راھز نے آواز دی۔

بھائی صاحب مزاج کیسا ہے؟

صاحب بک نے آنکھیں کھول دیں۔ راھز کی صورت دیکھا کیے۔ اشک [illegible] بستر [illegible] بہت [illegible] آواز سے پوچھا

بیٹا۔ آؤ۔ میرے سینے سے چمٹ جاؤ۔ میری تمام زندگی ختم ہو چکی اب دیر ہے۔ مجھے اس کا ذرا سا بھی خیال نہ تھا کہ تم تم آخر میرے

بستر مرگ کے قریب کھڑے ہو جاؤ گے - بھائی کچھ دیر کا مہمان ہوں اجل کا نقارہ
بج رہا ہے - دنیا سے رحلت کا وقت قریب آ گیا۔

رامز کے حدقۂ چشم سے اشک غم ٹپکنے لگا - آہ سرد بھر کر جواب دیا۔

قبلہ! اس بدنصیب کی قسمت پر نفرین ہے - اس کی زندگی پر زدف ہو
آپ کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی - کون ترکیب کروں - کسی طرح آپ کا گل حیات
مرجھانے نہ پائے -

صاحب بک - نہیں بھائی جان تکلیف مجھے کوئی نہیں صرف تمہارا
خیال پیش نظر ہے - آہ - میں نے اپنے بھائی کی کچھ بھی داشت نہ کی -
تم سے توقع ہے کہ میری تمام آرزوئیں حسرتیں بکمال خندہ روی سے برگشتہ
ہو گئیں ہیں - دنیا میں میرا کوئی نہیں سفر آخرت پر کمر کس چکا ہوں - بس میرا
آخری سلام قبول ہو -

رفیق محمد - صاحبزادے خدائے وحدہٗ لاشریک کو یاد کرو - رسول مقبول
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پاک کلمہ زبان سے نکالو - وہی تمہیں نجات دلائیگا۔
دوسری بات یہ ہے کہ ایسی حالت میں کچھ گھبرانا نہ چاہیے - رامز کی
فکر نہ کرو - اسکا انجام بہتر ہی ہوگا -

صاحب بک نے رفیق محمد پر نگاہ ڈالی اور آہستہ آہستہ دونوں ہاتھ اٹھا کر
سلام کیا اور پھر ایک آہ زمین پکڑا -

"مجھے زندگی کی پروا نہیں ہے - اور نہ میں اچھا ہونا چاہتا ہوں -
قبلہ میں چاہتا ہے کسی طرح مرغ دل اس قفس جسم سے نکل جائے - مجھے
زیادہ تر خوشی اسی بات کی ہے کہ اپنے پیارے بھائی رامز کے دیدار سے
آنکھیں خوش ہو گئیں - یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے -

ابھی جملہ کا خاتمہ کرنے سے پہلے ہی رفیق محمد اپنی چشم دریا بار کی سیلابی کو روک
نہ سکے آخرکار رومال سے آنسو پونچھنے لگے -

محمد شفیق - پیارے صاحب بک آخرش عیسائی بھی تو ہیں خدا جانے کون سے
کام ایسے مشکل کی بہبودی کے کرتے - تیری قسمت کا لکھا تھا پورا ہوا اب

تمھاری حالت دیکھکر مجھے سخت افسوس ہے - خیر میں دل سے دعا دیتا ہوں - کہ رب العالمین تمھاری مغفرت کرے -

صائب بک - جناب سے ایک التماس ہے - آج میں نے ایک سپاہی کے ہاتھ گورنر جنرل صاحب کے نام ایک خط بھیجا ہے - مجھے امید ہے جسوقت رامز آئینگے بہت بڑی قدر ہوگی اور بہت کچھ بل رہیگا - میں نے لکھدیا ہے جسقدر میری جائداد روپیہ پیسہ ہے - میرے چھوٹے بھائی رامز کے سپرد کردی جائے اور دوسری درخواست آپسے ہے کہ حمیدہ خواہر کی شادی اگر خلاف طبع نہو تو میرے بھائی رامز کے ساتھ کردی جائے -

رفیق محمد - اس معاملہ میں کہنے کی ضرورت نہیں ہے - آپ کی آرزو پوری ہوگی -

صائب بک - بڑی خوشی کی بات ہے - حمیدہ کا عقد رامز سے ہوگا - افسوس یہ حسرت اپنے دل میں لیے جاتا ہوں - کیا کروں خدا کو منظور یہی ہے - (رامز کی جانب نگاہ اٹھا کر) تم کو ایک وصیت کرتا ہوں - برٹش حکومت کے ساتھ خبردار کسی طرح کی بے عنوانیاں یا جھگڑا فساد نہ کرنا سلطنت عثمانیہ کا زور ٹوٹ چکا ہے - ٹرکی میں اب کچھ بھی دم خم باقی نہیں ہے - تم سمجھتے ہو اسلامی حکومت کا بول بالا ہو - یہ غیر ممکن ہے - عیسائی سلطنتوں نے باہم مشورہ کرلیا ہے دنیا میں سوائے دول یورپ کے دوسری قوم میں حکومت کرنے کا مادہ نہیں - وہ پولیٹکل - سیاسی - اور تمدنی کے روح روان ہیں - وہ حکومت کے فرض کو نہایت مستعدی سے انجام دے رہے ہیں - ان میں قومیت متحدہ کی طاقت کا کلی اعتراف ہے اور یہ وہ شے ہے کہ جب ایک دفعہ پیدا ہوجائے تو پھر کوئی طاقت اس کے نشو ونما کو نہیں روک سکتی - قانونی مجالس اور قانونی کونسلوں کے انعقاد کے لیے پارلیمنٹری تجربہ کی شرط لگادی ہے اور اس سے حق انتخاب کی طرف ایک معقول قدم بڑھ رہا ہے تعلیم اور صنعت کے صیغوں میں بے حد ترقی ہو رہی ہے - ان باتوں سے دیکھتے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسقدر جن سلطنتوں میں استحکام ہے وہ غارت ہو سکتی ہے - اور اسلامی حکومت

پھران کے ہوتے ہوئے حکومت کا نقارہ پیٹ سکتی ہے - اور اس کے علاوہ ایک بات اور بھی تو ہے -

اتنا کہہ کر سردار جماعت نے کروٹ بدلی - خدمتگار پنکھے سے ہوا دینے لگا راہزن سمجھا اب وقت واپسین ہے - گھبرا کر پوچھا - فرمایئے آپ اور کیا کہنا چاہتے تھے -

صائب بک - (بہت ہی باریک آواز میں) بھائی اب سلطنت عثمانیہ میں طاقت نہیں قسطنطنیہ کی حکومت برقرار رکھنا بہت مشکل امر ہے - کیا کہوں زیادہ بولنے کی طاقت نہیں - میں نے اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیدیا ہے - گورنر جو جیسے آجکل بغداد میں ہیں - میں جانتا ہوں وہاں بھی بہت بڑی خونریزی ہوگی اور تعجب نہیں بغداد برٹش حکومت سے نکل جائے - تم ترکوں کے گورنر کمال پاشا - انور بے وغیرہ سے ملو - وہ بہت دور اندیش ہیں جہانتک ہوگا تمہارے فطرتی اور قدرتی حقوق کو پامالی سے بچائیں گے - یہاں جسقدر فوج ہمارے ہمراہ ہے تم اسکو اپنی نگرانی میں رکھو تا وقتیکہ کوئی دوسرا حکم نہ آوے یہاں کی حکومت تمہارے ہاتھ میں دیتا ہوں -

راہزن - آج معظم! آپ کا ارشاد بسر و چشم منظور ہے مگر اس حکم کی بجا آوری مجھ سے ممکن نہیں میں عیسائیوں کے لشکر کی کمان اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا - میں قومی کام کا بیڑہ اٹھا چکا ہوں - اسلام کی حریت قائم رکھنے کے لیے اپنی جان تصدق کر دینا منظور ہے - آزادی کی وہ نعمت جس پر سلطنت برطانیہ کو ناز ہے ترکوں کو بھی اس سے بہرہ یاب کیا جائے مگر یہ ہوتے دکھائی نہیں دیتا اور اس کے لیے ضرور کشت و خون ہوگا - گو ترکی کی طاقت توڑ دی گئی ہے مگر دنیا بھر کے مسلمانوں میں قومی جذبات بھڑک اٹھیں تو تعجب نہیں -

صائب بک - میں سمجھ گیا - تمہارا دل - جگر - جسم - جان سب کچھ قوم کے لیے وقف ہے - اچھا اس باب میں اب کچھ کہنا نہیں چاہتا - بولنے کی طاقت سلب ہوئی جاتی ہے - دم رکتا ہے - سانس بھی جواب دے رہی ہے -

صائب بک میں بات کرنے کی طاقت زائل ہوگئی - زخم سے خون کی دھار

بھنے لگی - یکایک ٹھنڈا ٹھنڈا پڑ گیا - صائب بک دنیا مین نہین - مٹی پڑی ہوئی ہے - روح جسد خاکی سے نکلکر خدا جانے کدھر چلدی - رامز رونے لگا - رفیق محمد مرشد میجر - کرنل اور دیگر معززین کی اشکباری سے تمام خیمہ گونج اٹھا - دوسرے دن کوئی پہر بھر دن چڑھے میت اٹھائی گئی اور وہین قریب ہی کسی قبرستان مین دفن کردی گئی -

باب ۲۱ اکیسوان

شادی

سعید بک پاشا اتحادیون کے قید مین پھنس کر جلا وطن ہو گئے - رامز اور حمیدہ کو ساتھ لے کر رفیق محمد اپنے اناطولیہ آئے - حمیدہ اپنی مان اور اپنی بہن زہرہ سے ملی - حمیدہ کو دیکھکر زہرہ اپنے باپ کی یاد کرکے رو دیائی -

ایک دن زہرہ نے بہن حمیدہ کے کان مین کہا - تم نے دیکھا جو مین نے کہا تھا وہی ہوا - حمیدہ نے مسکرا کر اسکا جواب دیدیا - ہان خدا کی مرضی ایسی تھی -

دو ہفتہ بعد رفیق محمد نے تزک و احتشام کے ساتھ حمیدہ اور رامز کی شادی کردی - گل و بلبل کی یکجائی ہوگئی - اور دونون چین اڑانے لگے - اور ہمارا قصہ بھی ختم ہوگیا -

---

دلچسپ ناول

سیلاب خون — غدر ۱۸۵۷ء کی ہولناک داستان۔ کمپنی اور ارکان کمپنی کے جدید قوانین جنہیں سے بعض ہندوستانیوں اہل ہند کی تشویش کے جذبات کے خلاف تھے اور جن کے باعث ہندوستانی فوج میں ہیجان پیدا ہوگیا۔ میکر نامی فرانسیسی عیار کا انگریز بنکر انگریزی فوج میں داخل ہونا اور موقع پاکر انگریزوں کے خلاف ملک میں بغاوت پھیلانا۔ نانا راؤ اور تانتیا ٹوپی کا انگریزوں سے برسرجنگ ہونا۔ دیگر ہندوستانی سردار و ملک کی حمایت میں لڑنا۔ باقر خان سردار کا خفیہ انسپکٹری پر تقرر اور اسکی حیرت انگیز عیاریاں۔ میکر کی جانبازیاں۔ خفیہ اور باغیوں کے جنگ و جدل فتح و شکست کے عجیب و غریب کارنامے۔ مسٹر گارڈن کی لڑکی ہیلنا اور میکر کے عشق کی داستان۔ ہیلنا کا قتل۔ عبدل نامی باغی کی عیاری خفیہ پولیس کا قتل۔ باقر خان کی گرفتاری اور فرار۔ باغیوں کا قلع قمع۔ قیمت عمر

محاصرہ پیرس — پیرس کا محاصرہ۔ اہل فرانس کا انداز مدافعت قیصر جرمن کی پولیٹیکل چالیں۔ اور انکا جواب اتحادیوں کی طرف سے۔ غنیم پر محصورین کے جان توڑ حملے۔ ہندوستانی افواج کی مدد اور اہل فرانس کی گلو خلاصی۔ جنگ یورپ کے حیرت انگیز حالات۔ جدید آلات جنگ کا استعمال۔ پیرس کی تباہی۔ تاریخ کی تاریخ قصہ کا قصہ۔ ایک شیریں محبوبہ کا جذبہ وطن پرستی۔ اور اس کے نتائج بہت ہی دل آویز پیرایہ میں

قیمت ۱۲/

پتہ

صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

دیکھئے ۔ اس زمانہ کے طریق جنگ اور رسم و رواج پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے ۔ ترجمہ کی خوبی کے لیے سید ظہور احمد ندوی سب اڈیٹر ہمدم کا نام کافی ہے ۔ کاغذ سفید دبیز قیمت عمہ

عیار فقیر

مکار فقیرون کی [illegible] ظلم و ستم [illegible] دغا فریب کا پردہ فاش کیا گیا ہے ۔ ان بدمعاشون کی چالا[illegible] [illegible] کے لیے اس کتاب کو ایک بار پڑھ جائیے ۔ حبیبہ نامی ایک لڑکی کا ایک [illegible] [illegible] گرفتار ہوتا ۔ اور مصائب مین مبتلا ہونے پر بھی اپنی عصمت کی حفاظت کرنا [illegible] بچ نکلنا ۔ اور لڑکی کو نجات ملنا بہت ہی درد انگیز ناول ہے ۔ [illegible] اشاعت سے مقصود صرف پیسہ کمانا نہین ہے ۔ بلکہ اہل ملک کو ان حرام خورون کی عیاریون سے باخبر کرنا ہے قیمت ۱۲ ر

محاصرہ پیرس

پیرس [illegible] محاصرہ ۔ [illegible] کا اندازہ شکست ۔ قیصر جرمن کی پولٹیکل چالین ۔ اور انکا جواب اتحادیون [illegible] سے [illegible] پر [illegible] کے جان توڑ حملے ۔ ہندوستانی افواج کی مدد [illegible] [illegible] ۔ جنگ یورپ کے حیرت انگیز حالات ۔ جدید آلات جنگ کا استعمال ۔ پیرس [illegible] تاریخ کی تاریخ قصر کا قصہ ۔ ایک حسین محبوبہ کا جذبہ وطن پرستی ۔ اور اس کے [illegible] پیرایہ مین قیمت ۱۲ ر

حیرت انگیز شہر

[illegible] نوجوان [illegible] ایک حسینہ کے رحم [illegible] گرفتار ہونا ۔ [illegible] مصائب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گئے ہین [illegible] [illegible] [illegible] خود غرضی اور [illegible] پارٹیون کی خود غرضی اور [illegible]

مجموعہ کلام مظہری

جناب مولانا مولوی شفیع احمد صاحب مظہری - ایم اے علیگ کی قومی - اخلاقی اور سیاسی نظموں کا قابل قدر مجموعہ اگر شاعری سے قطع نظر کرکے دیکھا جائے تو اپنی قسم میں بے نظیر ہیں - الگ الگ کتاب کی صورت میں چھپی ہوئی رنگین دلفریب ٹائٹل سے مزین - ہر ایک کی یکجائی قیمت ۶ /

اجتماع ضدین

جناب رشید تھانوی کے قلم سے ایک اخلاقی ناول جسکا پلاٹ بہت دلچسپ ہونے کے علاوہ جذبات فطرت سے معمور ہے۔ عشق کی لگاوٹیں اور حسن کی فسون سازیاں عجیب دلفریب انداز میں الفاظ سحر و نشتر کا اثر رکھتے ہیں۔ کتاب کی ہر ہر سطر کچھ نہ کچھ دل آویزی رکھتی ہے اور ہر ہر جملہ میں کوئی نہ کوئی نئی تراش خراش ہے - یہ فسانہ اصلاح معاشرت کی غرض سے لکھا گیا ہے - اسمیں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اتحاد خیال مرد و عورت کی آئندہ خوشحال زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے لیکن والدین اکثر اس بات کو نظر انداز کر جاتے ہیں اور غریب دولہا دولھن تمام عمر بدمزگی سے گذارتے ہیں۔ شادی کرنے سے پیشتر اگر اس کتاب پر نظر ڈال لی جائے تو یقیناً پڑھنے والا نفع میں رہیگا۔

کیا بلحاظ زبان اور کیا بلحاظ خیالات کتاب ہر طرح قابل قدر ہے - لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور ٹائٹل دلفریب قیمت ۶ /

حجاج بن یوسف

جرجی زیدان اڈیٹر الہلال مصر کے ایک معرکۃ الآرا ناول کا ترجمہ جسمیں خلیفہ عبدالملک کی پالیسی حجاج بن یوسف کے مظالم حجاج اور عبداللہ ابن زبیرؓ کا معرکہ - کعبہ کا محاصرہ - عبداللہ ابن زبیرؓ کی شہادت - خلافت کے مدعی اور انکے جوڑ توڑ - حسن نامی ایک نوجوان کا عرب کی ایک مشہور لڑکی پر عاشق ہونا - اور اس عشق کی بدولت خطرات میں مبتلا ہونا - ہجر و وصال کے ذکرے - رزم و بزم کے سین - دلچسپ انداز اور سلیس عبارت میں بیان کیے گئے ہیں - اس کتاب

چھپا - صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

Library Agents, Publishers & Suppliers

17 ... Road